انجکشن بُک باتصویر

جس میں

سیمپل - ہائپوڈرمک ویکسین انجکشن کی ادویات نیز علاج

باتصویر تحریر کیا گیا ہے

مصنفہ و مؤلفہ

ڈاکٹر رگھبیر سہائے بھارگو - ایم - ڈی - ہومیو

و

ڈاکٹر رگھناتھ سہائے بھارگو - ایم - ایس - سی وایم - ڈی ہومیو

جس کو

ڈاکٹر شیو سہائے بھارگو - ایم ڈی ہومیوپیتھ نے نظر ثانی کیا اور

الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ میں چھپوایا

فرسٹ ایڈیشن

قیمت عہ

فہرست مضامین انجکشن بک باتصویر

اوم

حمد

اے میرے جگدیشور پرمیشور پرماتما
تیری قدرتِ پاک کی کیا کر سکے خامہ ثنا

سرو بیاپک سرو شکتی مان ہو تم بے شبہ
بے عدیل و بے شریک و ہیں صنعت مرحبا

ہے دیانند وہ نام تیرا کہتے ہیں مشکل کشا
ہو بدھاتا جگت رچتا سب کے تم روزی رسا

نام لیکر آپ کا باندھی گئی ہے ابتدا
اب تمہارے ہاتھ میں پہنچانا اسکا انتہا

جو پڑھے اسکو جہان میں اسکو لبش ہو بے شبہا
کامل ہو اپنے کام میں دنیا کو پہنچا دے نفع

بن اطبا مرض پر تجویز کر دے جو دوا
جسم کے جاتے ہی اندر ایکدم بخشے شفا

ہر دوا میں آپ وہ تاثیر کر دیجئے عطا
جس کا زیر چرخ میں ہو جائے چرچا جابجا

دیباچہ

یہہ امر آجکل کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے اردگرد ہوا - پانی - غرضکہ
ہر مقام پر خورد کیڑے جن کو ہم جراثیم کے نام سے موسوم کرتے ہیں موجود رہتے ہیں
انسان اپنی حفاظت اور آرام کے واسطے عرصہ دراز سے طرح طرح کے انتظامات
کرتا رہا ہے - اگر جنگل میں روشنی کا استعمال جنگلی جانوروں سے محفوظگی کی غرض
سے کرتا ہے تو مکان میں جالی کی الماریاں کھانے کو حفاظت سے قائم
رکھنے کیواسطے تیار کراتا ہے - غرضکہ جو نقصان دہ صورت نظر پڑتی ہے اسکو
فوراً علیحدہ کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے - لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے کہ
انیسویں صدی میں چند سائنس داں نے خوردبین کی نظر سے چند جراثیم کی شناخت
کی ہے اور یہہ امر ہر خاص و عام پر روشن کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہہ جراثیم
ہماری زندگی کی فکر میں گھومتے رہتے ہیں اور ذرا موقع پاتے پر حاوی ہوجاتے ہیں
ان سے رہائی پانے کے طرائق بھی معلوم کرنے کی انہوں نے کوشش کی ہے - انکی
کوشش میں ویکسین علاج کی بنیاد پڑی ہے - اگر انسان کسی وجہ سے احتیاط
رکھتے ہوئے بھی ان امراض کا شکار ہوجاوے تو ان سے شفا حاصل کرنیکے لئے
نئے طرائق بھی بتلائے ہیں - ان میں سے ایک علاج انجیکشن ہے - اس علاج
کا رواج آجکل معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں تھا -

غرضکہ ان جرائم کا علم اُن کو بخوبی تھا جس کی بربادی کے واسطے وہ ہون نیز بکیہ کرا یا کرتے تھے۔ خواہ کچھ ہی ہو آجکل اہل یورپ کی ترقی نے اُن کی معلومات کو شک کے قابل بنا رکھا ہے۔ ہم کو تو کامل اُمید ہے کہ ہمارے اہل ملک پھر قدم آگے بڑھا کر اُسکی گذشتہ روشنی کو ترقی دینگے۔ لیکن یہہ ہمارا ہمیشہ خیال رہا ہے کہ یہہ ترقی بغیر اپنی زبان میں کتابیں اور بغیر اپنی زبان میں تعلیم قائم کئے ہوئے مشکل ہے۔ حالانکہ دیگر زبان میں تعلیم پاتے ہوئے بھی ہمارے ملک کے سائنس داں مانند سی۔ وی۔ رمن دنیا میں نوبل انعام یعنی تقریباً نوے ہزار روپیہ پاکر ہندوستان کی اپنی لیاقت اور علمی طاقت کا اظہار دے رہے ہیں۔ اس پر بھی اگر اپنی زبان میں تعلیم ہو تو ایک کیا ہزار رمن پیدا ہو سکتے ہیں

اسی خیال پر یقین رکھتے ہوئے ہمنے چند کتابیں بزبان اردو اور ہندی پبلک کے روبرو پیش کری ہیں اور اس علم پر یعنی انجکشن نیز ویکسین پر کوئی کتاب نہ ہونے ہوئے بڑی جانفشانی سے اسکو پورا کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں اور کامل اُمید رکھتے ہیں کہ اس مرتبہ بھی پبلک ہماری حوصلہ افزائی کریگی جس طریقہ سے کرتی آئی ہے۔ ہم التجا کرتے ہیں کہ۔ اگر کوئی فروگذاشت ہو تو ضرور مطلع کریں گے تاکہ سیکنڈ اڈیشن میں اس کا لحاظ رکھا جاوے۔

خادم طب
ڈاکٹر رگھبیر سہائے بھارگو
ایم۔ ڈی۔ ہومیو

باب اول

سمپل انجیکشن

سمپل انجکشن

Simple Injection

یہ امر ہر شخص پر روشن ہے کہ ادویات عام طور پر انسان کے حلق کے ذریعہ اندر پہنچاتے ہیں۔ قدرت نے یہ سوراخ ایسے ہی کاموں کے واسطے عطا کیا ہے لیکن چند موقعوں پر اس کے علاوہ دیگر جسمانی سوراخوں کو بھی اس کام کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔ دیگر سوراخوں کے ذریعہ کسی رقیق صورت کی دوا کو جسم کے اندر پہنچانے کو سمپل انجکشن کہتے ہیں سمپل انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آسان ہیں۔ چونکہ بمقابلہ دیگر انجکشن کے یہ سب سے آسان ہے اسواسطے سمپل انجکشن کہلاتا ہے۔ اس تعریف کے بموجب کان۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ میں دوا پہنچانا بھی سمپل انجکشن کرنا ہوا۔ اسمیں کوئی بھی شک نہیں۔ لیکن عام رواج یہ ہو گیا ہے کہ مقعد۔ اعضائے تناسل (پیشاب خارج کرنیوالا عضو) و فرج کے ذریعہ ادویات پہنچانے کو سمپل انجکشن کہتے ہیں سمپل انجکشن کی چار قسمیں ہیں جو ذیل میں درج ہیں

(۱)	ریکٹل	*Rectal.*
(۲)	یوریتھرل	*Urethral.*
(۳)	ویجائنل	*Vaginal.*
(۴)	یوریٹرائن	*Uretrine.*

ریکٹل انجیکشن
Rectal Injection.

ریکٹل انجیکشن اُس قسم کے سپیل انجیکشن کو کہتے ہیں جسمیں دوا مقعد کے ذریعہ انسان کے جسم میں پہنچائی جاتی ہے۔ اس انجیکشن کی ادویات چند قسم کی ہیں جو مختلف طریقہ سے مختلف امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ اُن میں خاص سیلائن سولیوشن ہے جس کے ریکٹل انجیکشن کی ضرورت مرض ہیضہ میں محسوس ہوتی ہے جبکہ بوجہ زیادتی دست وقے خون میں پانی ونمک کا جزکم ہوجاتا ہے۔ خون میں پانی کا حصہ کم ہونے پردل اور نبض کی رفتار میں فرق پیدا ہوجاتا ہے۔ نبض کبھی چلتی ہے۔ چلتے چلتے رُک جاتی ہے۔ تھوڑے عرصہ رُک کر پھر چلنے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ امراض پلیگ۔ نمونیا۔ لولگنا۔ ٹائیفائڈ بخار میں جبکہ آنتوں سے خون گرنے لگتا ہے یہہ انجیکشن کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ اس انجیکشن کی ترکیب باب سیلائن انجیکشن میں بالتفصیل دی گئی ہے۔ یہاں پر ترتیب میں صرف اس کا ذکر کرنا ہی کافی خیال کرتے ہیں مفصل حالات کے واسطے باب سیلائن انجیکشن ملاحظہ ہو۔

علاوہ اس کے ریکٹل انجیکشن اُس وقت بھی عمل میں لایا جاتا ہے جبکہ

انتڑیوں کو دھونا منظور ہوتا ہے۔ اس طریقے سے انتڑیوں کے زیرین حصوں کو پانی یا دوا سے دھونے کو انیما (Enema) لگانا بھی کہتے ہیں
انیما مختلف طور پر مختلف نتائج حاصل کرنیکی غرض سے استعمال کرایا جاتا ہے۔ ان نتائج کے نام پر اسکی چار مختلف قسمیں بنائی گئی ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) اویکیونٹ Evacuant.
(۲) نیوٹرینٹ Nutrient.
(۳) اسٹومیلنٹ Stimulant.
(۴) میڈیکیٹڈ Medicated.

اویکیونٹ انیما
Evacuant Enema.

مریض کے جسم میں بذریعہ مقعد دوا پہنچا کر دست کرانیکو اویکیونٹ انیما لگانا یا دینا کہتے ہیں۔ اس انیما کی ضرورت اُس وقت محسوس ہوتی ہے جبکہ مریض کو سخت قبض ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے جس وقت درد قولنج یا درد گردہ کا سخت دورہ ہوتا ہے جس میں مریض کو نہایت بیتابی اور اسقدر عجلت ہوتی ہے کہ مسہل کی ادویات کے نتائج کا انتظار کرنا غیر ممکن ہوتا ہے۔ اُسوقت اویکیونٹ انیما لگا کر پاخانہ اُتار دیا جاتا ہے جس کے خارج ہونے پر مریض کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اکثر بچوں پر جب مرض پیودستی یعنی ٹسکا چلنا سکہ جما لیتا ہے۔ کمزوری کے باعث مسہل کا برداشت کرنا غیر ممکن نظر آتا ہے اسوقت اویکیونٹ انیما دیکر پاخانہ خارج

کرا دیتے ہیں- اِس اینما کے واسطے ہم کو چند اوزار کی ضرورت ہوتی ہے جنمیں خاص ذیل میں لکھے جاتے ہیں

(۱) ڈوش Douche.

(۲) انیما سرنج Enema Syringe.

(۳) گلیسرن سرنج Glycerine Syringe.

ڈوش Douche.
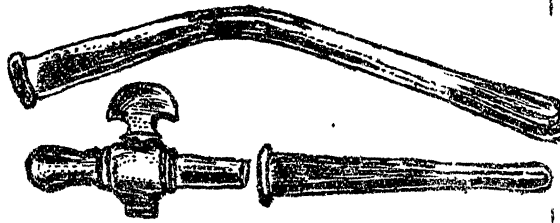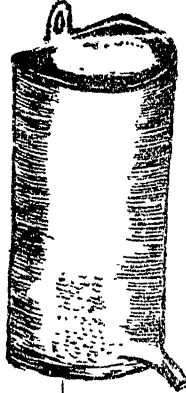
یہ ایک ٹن یا لوہے کا برتن ہوتا ہے جس پر چینی چڑھی رہتی ہے - اس برتن کے اوپر والے حصّہ میں ایک کنڈا لگا رہتا ہے جسکی مدد سے اس کو کیل یا کھونٹی پر لٹکا سکتے ہیں - نیچے والے حصّہ میں ایک اُبھری ہوئی ٹونٹی ہوتی ہے جس پر تقریباً ۶ فٹ لمبی ربڑ کی نلی جو اندر سے خالی ہوتی ہے چڑھا دیتے ہیں- اس ربڑ کے چڑھانے میں اکثر دقت ہوتی ہے جسکی آسان ترکیب یہ ہے کہ ربڑ کے سوراخ میں گاؤدم اسٹیل یا پینسل پھنسا لیتے ہیں- پھر ربڑ کو انگلی اور انگوٹھے کے اشارہ سے اسی اسٹیل یا پینسل پر لوٹ لیتے ہیں اور بعد ازاں اسی لوٹی ہوئی ربڑ کو ڈوش کی ٹونٹی کے منہ پر رکھ کر اتار لیتے ہیں- اس ربڑ کے دوسرے منہ پر ایک ٹیب جس کو اسکرو Screw

کہتے ہیں چڑھا دیتے ہیں۔ اس اسکریو کے اگلے حصّہ پر ایک منال جسکو نوزل
Nozel کہتے ہیں لگا لیتے ہیں۔ اتنا کرنے سے ہمارا دوش مکمل
ہو جاتا ہے جو اویکیونٹ انیما کے واسطے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہہ تینوں حصّہ
صفحہ ۱۳ کی تصویریں دکھلائے ہیں۔ جن کے علاوہ اوپر ایک مڑا ہوا نازل اور ہے
جو عورتوں کے ویجائنل انجیکشن میں کام آتا ہے۔

Enema Syringe. انیما سرنج

یہہ ایک لمبی ربڑ کی خالی نلی ہوتی ہے جس کے درمیان میں ایک گول گیند ہوتا
ہے جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہوتا ہے۔
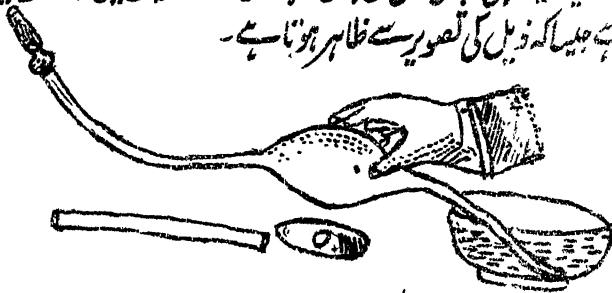
اس نلی کا ایک سرا ٹن یا کسی دیگر دھات سے منڈھا رہتا ہے جس سے سرے
کی حفاظت رہتی ہے۔ یہہ سرا اُس برتن میں رکھدیا جاتا ہے جسمیں انیما کی دوا رہتی
ہے۔ اس نلی کے دوسرے سرے پر ایک سینگ یا ہاتھی دانت کا نازل رہتا ہے
جو مقعد کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے۔ درمیان کی گیند گول کو انیما کرتے وقت دباتے
ہیں۔ دبانے پر گیند اور نوزل کے درمیان والی دوا اندر چلی جاتی ہے اور وہ حصّہ
خالی ہو جاتا ہے۔ دبانے کے بعد اس کو پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ چھوڑنے پر دوا پھر برتن
میں سے خالی حصّہ میں چلی آتی ہے اسی طریقہ سے دبانے اور چھوڑنے پر دوا اندر

داخل ہوتی رہتی ہے۔

Glycerine Syringe. گلیسرن سرنج
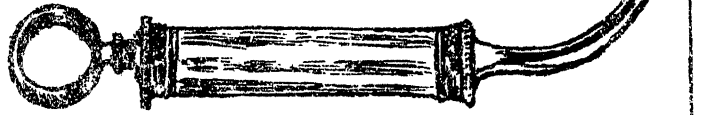
اس پچکاری کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ تین حصّوں میں علیحدہ کی جاسکتی ہے
اوّلین۔ ایک گول لمبی کانچ کی نلی۔ دوئم پسٹن۔ سوئم نوزل۔ کانچ کی نلی درمیان میں
رہتی ہے جس کے اِدھر اُدھر نازل اور پسٹن بذریعہ پیچ لگادئے جاتے ہیں۔ نازل
برنگ سیاہ۔ مڑی ہوئی۔ تقریباً ۳ انچ لمبی نلی ہوتی ہے۔ بروقت اینیما یہ نازل مقعد
کے اندر داخل کردیا جاتا ہے۔ پسٹن ایک قسم کا کانچ کی نلی کا ڈھکن ہوتا ہے جس کے
درمیان میں ایک سوراخ رہتا ہے۔ اس سوراخ میں ہوکر ایک جڑ یا دھات کی نلی پھنسی
ہوتی ہے جو اوپر اور نیچے کی جاسکتی ہے اس کی نلی کے باہر والے منہ پر تین گول
کنڈے لگے ہوتے ہیں جن انگوٹھے نیز انگلیاں لگا کر نلی کو بآسانی اوپر اور نیچے
کرسکتے ہیں یا صرف ایک کنڈہ رہتا ہے جیسا کہ اوپر والی تصویر سے ظاہر ہوتا ہے
لیکن پہلے نمونہ کی پچکاری میں آسانی رہتی ہے۔ اس کے اندر والے منہ پر ربڑ
کا ایک گول ٹکڑا لگا رہتا ہے۔ اس ٹکڑے پر تھوڑا کپڑا لپٹا رہتا ہے جس کی مدد
سے دوا عمدہ طریقہ سے آگے پھینکی جاسکتی ہے۔ دوا بھرنے کے واسطے اس
پسٹن کو مکمل حالت میں علیحدہ کر لیتے ہیں اور سرنج میں دوا کو بھر کر اس حصّہ
کو پھر لگا دیتے ہیں۔ نلی کو پھر نیچے دباتے ہیں۔ نیچے دبانے سے دوا نازل

میں سے باہر نکلنے لگتی ہے۔

ڈوش کو ترجیح

اوپر ہم اینما کے واسطے جن اوزار کی خاص ضرورت رہتی ہے بیان کر آئے ہیں یہ تعداد میں تین ہیں۔ ڈوش، اینما سرنج اور گلیسرین سرنج۔ لیکن انہیں سے عام طور پر ڈوش کو ترجیح دیتے ہیں جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس اوزار کے ذریعہ دوا قاعدہ سے گذرتی ہے دوسرے اوزاروں کی طرح سے جھٹکے سے نہیں پہنچتی ہے جس سے کمزور آنتوں میں زخم ہونیکا اندیشہ رہتا ہے۔ علاوہ اسکے اس اوزار کو ڈاکٹر سے چند ہدایات ملنے پر مریض خود بخود تنہا ہی میں استعمال کر سکتا ہے۔ یہ خوبیاں موجود ہونے پر بھی چند موقعوں پر جب مریض نہایت کمزور ہوتا ہے جس میں سانس لینے کی طاقت کافی نہیں ہوتی ہے اس کو چھوڑ کر مجبوراً دیگر اوزار استعمال کرنے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں اینما سرنج استعمال کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ لیکن جب پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ پاخانہ بھی خارج نہیں ہوتا ہے۔ پیٹ اپھرا ہوا ہوتا ہے اور دیگر اوزاروں سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی ہے تو اسوقت گلیسرین سرنج استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ احتیاط رکھنا لازم ہے کہ دوا کے ہمراہ ہوا کسی قدر بھی اندر داخل نہ ہو جاوے اکثر چھوٹے بچوں کے بھی اس سرنج کو استعمال میں لاتے ہیں۔

ہر سہ اینما کا طریق استعمال معہ ادویات و وزن

ڈوش۔ اگر ڈوش کے ذریعہ اینما کرنا منظور ہے تو تقریباً دو پائنٹ (ایک پائنٹ برابر

ہے۔ ۲۰ اونس یعنی ۱۰ چھٹانک کے) گرم پانی کسی تسلے وغیرہ میں ڈالکر صابون کو ہاتھوں سے ملکر پانی میں ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ صابن عام طور پر پیرس Pears. یا کوئی عمدہ دیسی گلیسرین صابن استعمال کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے ہاتھ دھونے پر جب سفید جھاگ پانی میں بن جاتے ہیں تو اُس میں تقریباً ایک اونس عمدہ کیسٹر آئل یعنی انڈی کا تیل ملاکر ڈوش میں بھر لیتے ہیں۔ کسی چارپائی یا میز پر مریض کو دائیں یا بائیں کروٹ لٹا لیتے ہیں اور اس کے دونوں گھٹنے پیٹ سے لگوا دیتے ہیں۔ ڈوش کو کسی اونچی جگہ پر رکھدیتے یا کسی کھونٹی پر جو دیوار میں لگی ہوئی ہو لٹکا دیتے ہیں۔ نازل یا منال میں تھوڑا ویسلین لگاکر مریض کے مقعد میں داخل کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ نازل کے پیچ کو کھول دیتے ہیں پیچ کو کھولنے پر دوا ربڑ کی نالی میں گذرتی ہوئی پیٹ کے اندر داخل ہونے لگتی ہے۔ اگر مریض شروع میں پیٹ میں درد ظاہر کرے تو ڈوش کو دو ایک منٹ کے واسطے نیچا کر لیتے ہیں نیچا کرنے سے جس رفتار سے دوا آنتوں میں داخل ہوتی ہے کم ہو جاتی ہے اور شروع میں جب مریض اس کا عادی ہو جاتا ہے تو اُس کو پھر اونچا کر لیتے ہیں ..

....

.... اس طریقہ سے دو پائنٹ دوا کا اندر پہنچنے سے اگر مریض کو کسی قسم کی تکلیف۔ درد یا پیٹ میں اپھار محسوس نہ ہو تو اسی طریقہ سے ایک پائنٹ دوا اور تیار کرکے مریض کے اندر پہنچا دیتے ہیں ورنہ مریض کو تھوڑی دیر چت لیٹے رہنے دیتے ہیں یہہ دھیان رکھنا لازم ہے کہ دوران انیما اکثر تھوڑی سی دوا یا مریض کا پاخانہ باہر نکل آتا ہے

جو بستر پر گر جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو بستر پر واٹر پروف کا ٹکڑا یا کوئی ایسا پارچہ بچھوا دینا چاہیئے جس کو بہت جلد آسانی سے صاف کرا کر پھر بچھوا سکیں

اس کے بعد مریض کے مقعد کے مقام پر تولیا یا انگوچھا لگا کر تھوڑی دیر دبائے رکھتے ہیں اور آہستہ سے ڈوش کے نازل کو باہر کھینچ لیتے ہیں۔ دبانے سے پانی فوراً خارج نہیں ہونے پاتا ہے بلکہ اندر رکا رہتا ہے جس کی مدد سے انیما اچھا کامیاب ہوتا ہے۔ پانی تھوڑی دیر رکے رہنے پر مریض پاخانہ کی حاجت ظاہر کرتا ہے۔ اسوقت اسکا چارپائی یا بستر کے نزدیک پاخانہ جانیکا انتظام کر دیتے ہیں۔ اگر مریض کا پیشاب بھی بند ہو۔ پیٹ میں درد ہو تو ڈوش میں اس دوا کے ہمراہ ۲۰ قطرہ سے ۱۰۰ قطرہ تک تارپین کا تیل بھی ملا دیتے ہیں۔

اگر کسی وجہ سے مریض خود ڈوش سے انیما کرنا چاہتا ہو تو ڈوش میں حسب ہدایت سابق دوا کا پانی بنا کر رکھ لینا چاہیئے۔ ڈوش کو پہلے کے موافق دیوار پر لٹکا دینا چاہیئے اور مریض کو دوزانو ہو کر یعنی جس طریقہ سے قدمچوں پر بیٹھتے ہیں۔ نزدیک کی کرسی پر بیٹھنا چاہیئے منال پر ذرا اسا وسلین لگا کر منال کو مقعد میں لگا لینا چاہیئے۔ اور اس کے پیچ کو کھول دینا چاہیئے وزور سے اوپر کو سانس بھی لینا چاہیئے جب حسب ضرورت دوا کا پانی اندر داخل ہو جاوے تو منال کو آہستہ سے مقعد سے نکال لینا چاہیئے۔ تھوڑی دیر اگر ہو سکے تو ٹھیرنا چاہیئے ورنہ پاخانہ کے قدمچوں پر بیٹھکر حاجت پورا کرنا چاہیئے۔

اینما سرنج ۔ اگر اینما سرنج سے انیما کرانا منظور ہے تو صابن کا پانی حسب قاعدہ متذکرہ بالا ایک تام چینی کے تسلہ میں یا کسی دوسرے چوڑے منہ کے

برتن میں تقریباً دو پینٹ یا حسب ضرورت تیار کر لیتے ہیں اور اس برتن کو تقریباً ایک منٹ رکھکر اینما سرنج کا ایک حصّہ اس برتن میں رکھ کر ذرا دبائے رکھتے ہیں تاکہ وہ دوا کے پانی کی سطح سے اوپر نہ نکل آوے اور دوسرے حصّہ کو یعنی نازل والے سرے کو مریض کے مقعد کے اندر داخل کر دیتے ہیں۔ داخل کرنے کے بعد درمیانی گول حصّہ کو دباتے ہیں اور دبا کر چھوڑ دیتے ہیں جس کے ذریعہ دوا اندر پہنچتی رہتی ہے۔ صرف اس میں یہہ احتیاط لازم ہے کہ گول گیند کو یکایک نہیں چھوڑنا چاہیئے جس سے دوا جھٹکے سے اندر داخل نہ ہو ورنہ بہت ممکن ہے کہ آنتوں میں زخم نیز پیٹ میں درد شروع ہو جاوے۔ دوا پہنچانیکے بعد حسب ہدایت سابق منال کو مقعد سے نکال کر مریض کو پاخانہ کرانا چاہیئے۔

گلیسرین سرنج۔ اگر گلیسرین سرنج سے اینما کرانا منظور ہے تو ایک اونس گلیسرین یا دو مرتبہ چار چار ڈرام گلیسرین سرنج میں اوپر کا حصّہ کھول کر بھر لیتے ہیں اور مریض کو حسب قاعدہ متذکرہ لٹا کر منال کو مقعد میں داخل کر دیتے ہیں۔ پسٹن سے دوا آہستہ آہستہ دبا کر اندر داخل کر دیتے ہیں۔ اس میں بھی وہی احتیاط لازم ہے کہ پسٹن کو زور سے دبا کر دوا اندر جھٹکے سے نہیں پہنچانا چاہیئے ورنہ جیسا بتلایا جا چکا ہے نئی اور مشکل شکایات پیدا ہو جاوینگی۔ اگر چھوٹے بچوں کے اینما لگانا منظور ہے تو چار ڈرام گلیسرین کا اینما کافی رہیگا۔ پورے جوان آدمی کیواسطے ایک اونس سے ۲ اونس تک کافی ہے۔ باقی وہی طریقہ کام میں لانا چاہیئے جو دیگر قسم کے اینما میں ظاہر کیا جا چکا ہے۔

نیوٹرینٹ انیما

Nutrient Enema.

جب حلق کے غدود متورم ہوجاتے ہیں ان میں زہریلہ مادہ پیوست کرجانے
سے تمام منہ نیز زبان متورم ہوجاتے ہیں جس کے باعث لقمہ چباکر سٹکنا تو درکنار
منہ کھلنا غیر ممکن ہوجاتا ہے خوراک بدن میں نہ پہونچنے سے کمزوری حددرجہ
کی ہوجاتی ہے۔ کمزوری کے باعث نبض تک دھیمی چلنے لگتی ہے تو ایسے موقع پر
سوال یہہ ہوتا ہے کہ مریض کی کمزوری کس طریقہ سے رفع کی جاوے۔ علاوہ اس
کے بعض اوقات معدہ میں زخم ہوجانیکی وجہ سے یا کسی دیگر وجہ سے معدہ کسی خوراک
کو قبول نہیں کرتا ہے۔ جو غذا استعمال کی جاتی ہے قے کے ہمراہ باہر نکل آتی ہے
کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ایسے موقع پر بدن میں خوراک مقعد کے راستے
پہنچاتے ہیں جہاں سے جذب ہوکر بدن کو خوراک ملتی ہے۔ اس طریقہ سے کسی رقیق
صورت کی خوراک کو مقعد کے راہ اندر پہنچانے کو نیوٹرینٹ انیما دینا کہتے ہیں۔ لیکن
یہہ دھیان رکھنا لازم ہے کہ اس طریقہ سے خوراک اپنی قدرتی صورت میں استعمال
نہیں کی جاتی ہے بلکہ اس کے ہمراہ کوئی جز ایسا ہم رشتہ کردیا جاتا ہے جو اسکو
ہضم کی ہوئی غذا کی صورت میں تبدیل کرنے میں مددگار ہو۔ یہہ ہم کو بخوبی معلوم ہے
کہ ہمارا تھوک ہماری غذا کے ہاضمہ میں کافی مدد کرتا ہے۔ اس تھوک کے اندر
چند قسم کے زندہ جراثیم موجود رہتے ہیں جن کو ہاضمہ کا موجد خیال کرتے ہیں اور انیزائم
Enzyme. کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ یہہ قدرتی تحفہ آجکل

کے سائنس داں سے پوشیدہ نہیں ہے جنہوں نے اسکو یا ایسے کام کرنے والے جراثم کو علیحدہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھ چھوڑا ہے اور آخر کار کامیابی کا سہرہ حاصل ہی کیا ہے۔ اس کامیابی کے نتیجہ سے انہوں نے پیپٹو نائزنگ سفوف Peptonizing Solution تیار کیا ہے جس کی مدد سے کھانا ہضم کی ہوئی غذا کی حالت میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ اس سفوف میں ذیل کی چیزیں موجود رہتی ہیں۔

ذائمین	Zymine	۵ گرین
سوڈا بائی کارب	Soda. Bi. Carb.	۵ گرین

خوراک عام طور پر دودھ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے تیار کرنے کا یہہ طریقہ ہے کہ ایک صاف بڑی بوتل لیتے ہیں جس میں متذکرہ بالا پیپٹو نائزنگ سفوف کی مقدار گیر لیتے ہیں۔ اسمیں تقریباً ۴ اونس یعنی دو چھٹانک ٹھنڈا پانی نیز ۱۲ اونس یعنی تقریباً ۶ چھٹانک دودھ ملا لیتے ہیں۔ اُس کو چند بار ہلاتے ہیں تاکہ اشیاء ایک دوسرے میں خوب مل جاویں۔ اب بوتل کو گرم پانی میں تقریباً ۱۰ منٹ تک رکھے رہتے ہیں تاکہ بوتل کا دودھ گرم ہو جاوے اور وہ ہاضم صورت اختیار کرلے۔ اب اس دودھ کو گلیسرین سرنج کی مدد سے پہلے بتلائے ہوئے طریقہ سے مقعد کے راہ اندر پہنچا دیتے ہیں۔ یاد رکھنا لازم ہے کہ ایکمرتبہ میں ۴ چھٹانک سے زائد مقدار نہیں استعمال کرتے ہیں اور دن میں ایک مرتبہ یہہ اینما کافی ہوتا ہے۔ اگر اتفاق سے دوا اندر داخل کرنے کے بعد خارج ہو جاوے تو اُس کے ہمراہ چند قطرہ ٹنکچر اوپیم ملا کر استعمال کرانا چاہیئے۔

علاوہ اس کے ۳ گرین گریپ شگر *Grape Sugar.*
دہ اونس یعنی ۴ چھٹانک دودھ بھی ملا کر استعمال کرلیتے ہیں۔ چند موقعوں پر انڈا
دودھ بھی دیا جاتا ہے۔ تین عدد انڈے کی زردی و نمک ۴۵ گرین دہ اونس
یعنی ۴ چھٹانک دودھ ملا کر حسب طریقہ سے اندر پہنچاتے ہیں۔
نوٹ۔ اس قسم کا اینما کرنے سے نصف گھنٹہ پہلے سادہ گرم پانی سے اینما
دیکر رودوں کو صاف ضرور کر لینا چاہیئے تاکہ رودے اینما قبول کرلیں۔

اسٹومیلنٹ اینما

Stimulant Enema.

جب مریض بوجہ کمزوری چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا ہے سستی کا عالم
ہمیشہ چھایا رہتا ہے تھوڑی محنت سے کمر یا پیڑو میں درد ہونے لگتا ہے۔ پیر
کٹے ہوئے محسوس ہونے لگتے ہیں معدہ میں اسقدر ضعف آجاتا ہے کہ
طاقت ور غذا ہضم کرنا مشکل نظر آنے لگتا ہے۔ غیر ہاضم کے باعث خون کی تعداد
روز بروز کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ چہرہ پر مُردنی ظاہر ہونے لگتی ہے تو اسوقت
مریض کو فرحت اور تازگی بخشنے کی غرض سے برانڈی یا شراب کا استعمال کراتے
ہیں۔ اگر کسی مریض کو اُس کے استعمال کرنے میں گریز ہو یا کسی وجہ سے معدہ
قبول نہ کرتا ہو تو اس کو مقعد کے راہ اندر داخل کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے
مقعد کے راہ اندر برانڈی پہنچانے کو اسٹومیلنٹ انیما دینا کہتے ہیں۔
اس کا طرز عمل یہ ہے کہ دو اونس یعنی تقریباً ایک چھٹانک برانڈی ہم وزن

گرم پانی میں ملا لیتے ہیں اور اُس کو جیسا کہ گلیسرین سرنج کے بیان میں بتلایا جاچکا ہے پچکاری کی مدد سے اندر پہنچا دیتے ہیں۔ پچکاری کو باہر نکالنے کے بعد یہہ لازم ہے کہ مقعد کو کسی کپڑے وغیرہ سے چند منٹ کے واسطے دبائے رکھیں تاکہ دوا کا خارج ہونیکا اندیشہ جاتا رہے۔

میڈیکیٹیڈ اینما
Medicated Enema.

مریض کے انسان کے جسم میں مقعد کے راہ کسی رقیق صورت کی دوا کو کسی مرض کو رفع کرنیکے واسطے اندر داخل کرنیکو میڈیکیڈا اینما دینا کہتے ہیں۔ آجکل اس انیما کا رواج کچھ کم ہوتا چلا جارہا ہے اور جب تک قدرتاً مجبور نہیں ہوجاتے ہیں اس کو استعمال نہیں کرتے ہیں۔ اسپر بھی چند ادویات کا میڈیکیٹڈ اینما استقدر مفید اور تاثیر میں حیرت انگیز ثابت ہوا ہے کہ اس کا استعمال لازمی سمجھتے ہیں۔ ان میں سے ایک انجیکشن ہم باب سیلائن انجیکشن میں سیلائن سولیوشن کا میڈیکیٹڈ اینما ریکٹل انجیکشن کی سرخی میں بالتفصیل تحریر کریں گے۔ یہہ انجیکشن مرض ہیضہ میں استقدر ضروری سمجھا جاتا ہے کہ سب سے پیشتر اسکی طرف نگاہ اُٹھائی جاتی ہے۔ اور کیوں نہ ہو جب اس سے تسلی بخش نتائج حاصل ہوئے ہیں علاوہ اس کے اسٹارچ کا میڈیکیٹڈ اینما بھی دستوں کو روکنے کی غرض سے کبھی کبھی عمل میں لایا جاتا ہے اس کا طرز عمل یہہ ہے کہ اسٹارچ (نشاستہ) ایک ڈرام ٹھنڈے پانی میں ملا لیتے ہیں اور اس کے بعد اُبلتے ہوئے تقریباً

لصف پائنٹ پانی میں ہمرشتہ کرلیتے ہیں - اب یہہ اسٹارچ اینما کیواسطے
تیار سمجھا جاتا ہے لیکن یہہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ اسٹارچ گرم صورت
میں استعمال نہیں کرتے ہیں بلکہ چند منٹ ٹھنڈا ہونیکی غرض سے رکھے رہنے
دیتے ہیں - اگرچہ جلدی میں گرم اسٹارچ کا اینما دے دیا جاوے گا تو بہت ممکن
ہے کہ رودے اسکو قبول نہ کریں - اس قسم کا اینما گلیسرن سرنج سے بھی کیا
جا سکتا ہے - تھوڑی تھوڑی مقدار چند مرتبہ دن میں استعمال کرانا چاہیئے لیکن
یہہ خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ دوا جسم کے اندر جھٹکے سے داخل نہ ہو - علاوہ
اس کے تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو بیان گلیسرن سرنج وغیرہ کچھ عرصہ پیشتر
گلوکوس (Glucose) سولیوشن نیز کو نائن بائی ہائڈرو کلورائڈ
کا بھی میڈیکیٹڈ اینما دیا جایا کرتا تھا لیکن اب جسوقت سے دیگر عمدہ طرائق
انجیکشن کے ایجاد ہوئے ہیں اسکو عمل میں لانا ترک کر دیا ہے -

یوریتھرل انجیکشن

Urethral Injection.

جب انسان پر مرض سوزاک اپنا سکہ جما لیتا ہے جس میں شروع میں آلۂ تناسل کے منہ پر خراش معلوم ہوتی ہے - آخر دو تین یوم بعد پیشاب کی نالی میں ورم ہو جاتا ہے - سپاری و سوراخ بول متورم و سرخ ہو جاتا ہے - نالی میں آخرکار زخم ہو جاتے ہیں جنمیں مواد و پیپ بڑھ جاتا ہے جو پیشاب کرنیکے قبل خارج ہوتا ہے - بعد ازاں اسقدر تکلیف اور جلن محسوس ہوتی ہے کہ مریض چیخنے لگتا ہے - زور زور سے چلاتا ہے - غرضیکہ مریض پیشاب کرنا ایک عجیب محشر نما قیامت خیز زمانہ خیال کرتا ہے جس کو ختم کرنا دوسری زندگی حاصل کرنا محسوس کرتا ہے - اگر شروع ہی میں اسکی دیکھ بھال نہ کیجا دے تو چند یوم کے بعد اس میں پیپ و مواد کثیر مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے - آغاز میں زخم نالی کے اگلے حصے میں رہتے ہیں لیکن درجہ بدرجہ اندر کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں - یہاں تک کہ مثانہ تک پھیل جاتے ہیں - اس حالت میں پیشاب کے ہمراہ خون بھی آنے لگتا ہے - تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ اس خوفناک اور خطرناک مرض کا موجد ایک قسم کا جرم ہے جو اسقدر تیزی کے ساتھ ترقی کرتا ہے کہ اس سے بریت حاصل کرنا اہم نظر آنے لگتا ہے - اگر مرض سے قطعًا رہائی حاصل کرنا منظور ہے تو اس جرم کو نیست نابود کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ بہت ممکن ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر اپنا زور پیدا کرے - اس کامیابی کو حاصل کرنے کے واسطے دیگر ویکسین انجیکشن - عمل میں لاتے ہیں لیکن ان میں کامیابی

کے ہمراہ چند ادویات بصورت عرق بذریعہ پچکاری پیشاب کی نالی میں پہنچاتے ہیں اس طریقہ سے رقیق ادویات کو اعضائے تناسل میں نالی کے اندر پہنچانیکو یوریتھرل انجکشن دینا کہتے ہیں۔

اگر خالی یوریتھرل انجکشن سے ہی علاج میں کامیابی حاصل کرنیکا خیال کیا جاوے تو بیکار ہے۔ اس انجکشن کا اثر بخوبی سمجھنے کیواسطے ایک ایسے مریض کا خیال کرنا نہایت ضروری ہے جس کا خون خراب ہو گیا ہے جس کی وجہ سے تمام بدن پر پھنسی پھوڑے نیز زخم ہو گئے ہیں۔ اگر خون کی صفائی کا خیال نہ کرتے ہوئے زخموں کا خارجی استعمال جاری رکھا جاوے تو موجودہ زخم ضرور ٹھیک ہو سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ نئے نکلنے بند نہیں ہو سکتے۔ اسی طریقہ سے یوریتھرل انجکشن سے موجودہ زخم وغیرہ دھلکر صاف اور ٹھیک ہو سکتے ہیں لیکن سوزاکی مادہ موجود رہنے کی وجہ سے وہ پھر ہرے بھرے ہو جاوینگے۔ اس انجکشن کا اثر صرف جیسا بتلایا گیا ہے زخموں کو دھونے کی طرح سے ہے۔ اس کے ہمراہ ویکسین انجکشن بھی ضرور عمل میں لاتے رہنا چاہیئے ورنہ کامیابی کی امید کرنا بیکار ہے۔

اس انجکشن کو کرنے کیواسطے یوریتھرل پچکاری کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کسی موقع پر پچکاری موجود نہ ہو تو معمولی کانچ کی پچکاری سے بھی یہ انجکشن کیا جا سکتا ہے۔ قبل انجکشن مریض کو پیشاب وغیرہ سے فارغ ہونیکے واسطے ہدایت دیتے ہیں۔ بعد ازاں اس کو کسی کرسی پر سیدھا بٹھا کر اس کے اعضائے تناسل کے منہ کو بورک لوشن و الکوحل سے صاف کرتے ہیں اس کے بعد ایک اونس والی پچکاری یا یوریتھرل پچکاری میں انجکشن کی دوائی ڈال کر پچکاری کے

نازل پر ویسلین لگاتے ہیں اور اُس نازل کے اعضائے تناسل کے حشفے کو پیچھے ہٹا کر پیشاب کی نالی کے اندر پہنچاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پچکاری کے پسٹن کو ڈھکیلتے ہیں جس کی مدد سے دوا اندر پہنچتی جاتی ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ پسٹن یکایک اندر نہ ڈھکیلا جاوے۔ اگر ایسا کیا جاویگا تو زخموں کے بڑھنے کا اندیشہ ہے۔

اس طریقہ سے انجکشن کرنیکے بعد پچکاری کو نکال کر تھوڑی دیر کیواسطے سوراخ کو انگلی سے دبائے رکھنا چاہیئے۔ اس طریقہ سے دبائے رکھنے دوا یکایک باہر خارج نہ ہو سکیگی۔ تقریباً ۵ منٹ کے بعد اپنے ہاتھوں کو کاربولک یا نیم کے صابن سے خوب صاف کرنا چاہیئے اور مریض کو استری سے ہمبستری کیواسطے سخت پرہیز رکھنے کے واسطے ہدایت کرنا چاہیئے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے امراض میں ایک سے دوسرے کو مرض ہوجانیکا احتمال رہتا ہے۔ اگر یہ مرض کسی عورت کو ہے تو یہ انجکشن بذریعہ ڈوشش ہوتا ہے جس میں ایک یوریتھرل نازل زائد لگا دیا جاتا ہے۔

ادویات جو استعمال ہوتی ہیں

اس میں چند ادویات مفید ثابت ہوئی ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔ کسی خاص دوا کو ترجیح دیتے ہوئے بتلانا مشکل نظر آتا ہے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی مریض کو کسی دوا سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کسی کو دوسری سے لیکن زیادہ تر نسخہ نمبر ۲و۱ استعمال کراتے ہیں۔

(۱) سلور نائٹریٹ Silver Nitrate. ۴ گرین
دسٹلڈ واٹر Distilled Water. ۱ اونس

(۲) پراٹرگول Protargol. یک حصّہ
دسٹلڈ واٹر Distilled Water. ۳ حصّہ

اس طریقہ سے ایک حصّہ دوائی اور ۳ حصّہ پانی ملا کر جو سولیوشن تیار ہوتا ہے وہ ۲۵ فیصدی سولیوشن تیار ہوتا ہے کیونکہ اس میں ۲۵ حصّہ دوا اور ۷۵ حصّہ پانی رہتا ہے۔ اسی طریقہ پر چند موقعوں پر ۲۵ فیصدی سولیوشن ارجیرول (Argyrol). سلول (Silirol.) بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) مرکیورک پرکلورائڈ Mercuric Per Chloride یک حصّہ
ڈسٹلڈ پانی Distilled Water. ہزار حصّہ

(۴) اگر مرض ترقی کر گیا ہو جسکی وجہ سے پیپ و مواد وغیرہ زیادہ خارج ہونے لگا ہو تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مرکیورل سے بہت جلدی فائدہ ہوتا ہے۔

(۵) پوٹیسیم پرمیگنیٹ Potussium Permangnate ۴ گرین
ڈسٹلڈ واٹر Distilled Water. ۴ اونس

اسی طریقہ سے زنک پرمیگنٹ ۴ گرین ۱۰ اونس پانی میں وہ ۵ گرین زنک سلفٹ ۵ اونس پانی میں۔ ہائڈریٹس لیکیوڈ ھمہ زن پانی میں بھی ملا کر استعمال کراتے ہیں

ویجائنل انجکشن

Vaginal Injection.

عموماً براہ فرج کے راہ خراب خون جو رحم میں جمع ہوتا رہتا ہے خارج ہوجاتا ہے لیکن بعض اوقات اس خون کے علاوہ ہلکا بالائی کے رنگ کا یا زرد یا سبز رنگ کا اخراج جاری ہوجاتا ہے۔ علم تشریح انسانی جسم سے واقف کار اس امر کو بخوبی جانتے ہیں کہ حالت تندرستی میں جھلی دار استر اور متعدد گلٹیاں جو کہ فم الرحم کے قریب ہوتی ہیں ایک رطوبت خارج کرتی رہتی ہیں جو کہ مقابل کی سطح کو چکنا کرنے کے واسطے کافی ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات بوجہ رحم کے نکل آنے کثرت مجامعت۔ غلاظت امراض اسکرافیولس۔ پتھری یہہ رطوبت زائد مقدار میں خارج ہونے لگتی ہے اسکی کثیر مقدار کے خارج ہونے کو انگریزی میں لیکوریا *Leucorrhoea* اور اردو میں سیلان الرحم کہتے ہیں۔ یہہ مرض اسقدر ہی عورتوں کی تندرستی کو خستہ کرنیوالا ہے جسقدر مردوں کو جریان۔ لیکن اکثر ہمنے دیکھا ہے کہ شروع میں اس مرض کی چنداں فکر نہیں کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ ہاضمہ کی طاقت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اوّل تو کھانے کی خواہش ہی نہیں ہوتی اور اگر کسی موقع پر کھا بھی لیا جاوے تو بدہضمی کی شکایت بنی رہتی ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد۔ بدن کمزور ہوجاتا ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد رہنے لگتا ہے سستی کا عالم چھا جاتا ہے۔ غرضیکہ تندرستی خراب ہوتے ہوتے اکثر دق اپنا سکہ جما بیٹھتا ہے اور مریض زندگی سے معذور ہوکر جلد موت کو ترجیح دینے

لگتی ہے۔ ایسی عورتوں کے اول تو بچہ ہوتے ہی نہیں اور کسی موقع پر نطفہ قائم بھی
ہو جاتا ہے تو بچہ نہایت کمزور۔ مرض اسکرافیولس میں مبتلا پیدا ہوتا ہے۔ ان
سب باتوں پر غور کرتے ہوئے دانشمندی اس میں نظر آتی ہے کہ اس مرض کے
آغاز میں اس کا کافی نگہداشت سے علاج کرانا چاہیئے۔ اسمیں اکثر چند رقیق
ادویات بذریعہ ڈوش فرج میں داخل کرنا اور اسکی مدد سے اسکو صاف کرنا بھی
مفید پایا گیا ہے۔ اس طریقہ سے کسی رقیق شے کو فرج میں داخل کرنیکو فرج
یا ویجائنل انجکشن دینا کہتے ہیں۔ یہ انجکشن اسقدر آسان ہے کہ مریضہ خود
بخود بھی کر سکتی ہے لیکن بعد ماہواری یا زچہ کی حالت میں خود نہیں کرنا چاہیئے
ورنہ بجز نقصان کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس انجکشن کو بعض وقت
ڈوشنگ . . . (Douching) بھی کہتے ہیں۔ ادویات جو اس میں
زیادہ تر استعمال کی جاتی ہیں بورک ایسڈ ۲ ڈرام ایک پائنٹ پانی میں و لوٹاس
پرمینگنٹ ۲ گرین۔ دس لغایت ۲۰ اونس گرم جل میں ہیں۔ اکثر سالول۔ پرانٹرگول
اور اجیرول ۵۔۲ فیصدی سولیوشن بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ علاوہ ان کے
کاربولک ایسڈ ایک ڈرام ایک پائنٹ میں ملا کر استعمال کراتے ہیں۔ اسی طریقہ
پر لائی سول Lysol. آئی ذل Izal. و ٹنکچر آؤ ڈین
اور پر کیورک پر کلور آئڈ نے بھی تسلی بخش نتائج دکھلائے ہیں۔
ان ادویات کو استعمال کرنیکا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ان کا سولیوشن
پانی کا حسب المتذکرہ بالا مقدار میں بنا لیا جاتا ہے۔ اور اس کو ڈوش میں بھر لیتے
ہیں اور اس کو کسی دیوار پر چار یا پانچ فٹ کی اونچائی پر لٹکا دیتے ہیں۔ اس کے بعد مریضہ

کو پیٹ کے بل لٹا کر ڈوش کے نازل میں ویجائنل ٹیوب لگا کر فرج میں آہستہ آہستہ داخل کرتے ہیں۔ بعد ازاں انہیں طرائق کو عمل میں لاتے ہیں جو ریکٹل انجیکشن میں مفصل طور پر تحریر کیا گیا ہے۔

اس انجیکشن میں اس امر کا ہمیشہ دھیان رکھنا چاہیے کہ مریضہ لیٹی ہوئی رہے اسکو بیٹھا کر انجیکشن کرنا نہایت نقصان مند ثابت ہوگا۔
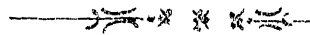
یوٹرائن انجیکشن

Uterine Injection.

جب کسی مریضہ کے رحم سے پیپ خارج ہونے لگتا ہے یا دوران حمل کسی اوپچے نیچے پر پیر پڑنے کی وجہ سے یا کسی دیگر وجوہات سے اسقاط ہوگیا ہو۔ خون جاری ہونے لگا ہو۔ دوران اخراج یکایک بند ہوگیا ہو۔ بچہ یا خون اندر سڑنے لگا ہو جس کی موجودگی سے خون میں زہریلا مادہ سرایت کرنیکا اندیشہ ہو۔ یا بروقت پیدایش بچہ اعضائے تناسل زنان میں ہاتھ گیرنے پڑنا خون وغیرہ کا زہر اثر کر گیا ہو یا قبل ہاتھ گیرنے کے صابون وغیرہ سے صاف نہ کرنیکی وجہ سے کوئی خراب مادہ تیار ہوگیا ہو تو اسکو دور کرنیکے واسطے چند رقیق صورت کی ادویات کو رحم میں پہنچانیکو یوٹرائن انجکشن و یوٹرائن ڈوش دینا کہتے ہیں۔

یہہ انجیکشن ویجائنل انجیکشن کے بمقابلہ مشکل ہے۔ اسمیں کامیابی بہت کچھ تشریح انسانی جسم کی واقفیت پر منحصر ہے۔ اسواسطے اس علاج کو صرف وہ اشخاص عمل میں لاویں جو علم متذکرہ بالا سے مکمل طور پر واقف ہوں ورنہ بجز فائدہ نقصان کا احتمال ہے۔

اس انجیکشن میں بھی ڈوش کی ضرورت پڑتی ہے لیکن اس کے معمولی نازل میں بوزمین ربڑن کیتھٹر Bozemann's Rubber Catheter. لگا دیتے ہیں۔

قبل ڈوش دینے کے ڈوش و بوزمین ربڑن کیتھٹر وغیرہ سب کو گرم پانی

میں اسٹریلائیز کر لیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو کاربولک صابن سے خوب صاف کر لیتے ہیں اس کے بعد مریضہ کو ایک گدے پر پیٹ کے بل لٹا دیتے ہیں اور اسکی چھاتیوں کے زیریں ایک تکیہ لگا دیتے ہیں۔ مریضہ کو لٹانے پر گرم پانی میں حسب ذیل مقدار سولیوشن تیار کرتے ہیں۔

لائی سول	Lysol.	دو ڈرام
گرم جل	Hot Water	۱ پائنٹ

اس سولیوشن کے تیار ہونے پر ڈوش کو اس سولیوشن سے بھر لیتے ہیں ہیں اور اعضاء تناسل زنان کے اندری اور باہری حصوں کو بموجب ویجائنل انجکشن خوب دھلواتے ہیں اس طریقہ سے دھلوانیکے بعد ذیل کے دو سولیوشن تیار کرتے ہیں اور ان کو برابر برابر کی مقدار میں ملا کر ڈوش میں بھر لیتے ہیں۔

کریولین	. . . .	½ اونس	(I)
گرم پانی	. . . .	۱ گیلن	
لائی سول	. . . . . .	۲ ڈرام	(II)
گرم پانی	. . . . . .	۱ پائنٹ	

جس ڈوش میں اس طریقہ سے تیار شدہ دوا بھر دی جاتی ہے نزدیک کی دیوار پر اس کو چار یا پانچ منٹ کی اونچائی پر لٹکا دیتے ہیں اور اس کے نازل میں لوز ربڑ ن کیتھیٹر لگا لیتے ہیں۔ اس بات کی ہدایت لازم ہے کہ پانی کی حرارت ۱۰۴ لغایت ۱۰۸ ڈگری فاہرن ہیٹ کے درمیان قائم رہے۔ اب بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے رحم کے منہ کو جس طریقہ سے ذیل کی تصویر سے

ظاہر ہوتا ہے ٹھیک کرتے ہیں۔

اس کے بعد داہنے ہاتھ میں کانچ کا نازل ہمراہ نوزیبن ربڑ کیتھیٹر لیکر بائیں ہاتھ کی انگلی کے ذریعہ رحم کے منہ تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے اندر جیسا تقاضا سے ظاہر ہوتا ہے اندر پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن اس بات کی نگہداشت لازم ہے کہ قبل کیتھیٹر اندر پہنچانے اس کے ذریعہ کچھ دوائی باہر گرا دینی چاہیئے تاکہ ہوا اندر نہ رہے ورنہ اس سے نقصان ہونیکا اندیشہ ہے۔

اس طریقہ سے کیتھیٹر اندر پہونچنے پر بائیں ہاتھ کی انگلی کو باہر نکال لیتے ہیں اور دوا اندر پہنچا دیتے ہیں۔

باب دویم

ہائپوڈرمک انجیکشن

ہائپوڈرمک انجیکشن

Hypodermic Injection.

ہائپوڈرمک سرنج یا پچکاری کی مدد سے بدن کی کھال کے اندر کی ٹشو میں
دوائی پہنچانیکو ہائپوڈرمک انجیکشن کہتے ہیں۔ اِس نو ایجاد طرزِ علاج کو سُنکر
تعجب اور حیرانی تو ضرور پیدا ہوتی ہے کہ قدرت کے خلاف راستے سے دوا کا
پہنچانا انسان نے کس خاص بنا پر اختیار کرنا مناسب خیال کیا ہے۔ یہہ امر
ہر کسی پر روشن ہے کہ مُنہ کے راستہ جو کچھ ہم کھاتے پیتے۔ نگلتے ہیں وہ معدہ
میں پہنچتی ہے۔ معدہ میں چند قسم کے غدود ہوتے ہیں جن میں ایک خاص قسم کا
رس نکلتا رہتا ہے جو غذا کو ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے اس رس کو گیسٹرک
رس کے نام سے پکارتے ہیں۔ غرضیکہ جو کچھ ہم بطور دوا مُنہ کے راستہ معدہ میں
پہنچاتے ہیں وہ بھی اس رس کی کارگذاری سے خالی نہیں جاتا ہے۔ کون کہہ سکتا
ہے کہ آیا دوا اپنی اصلی حالت میں ہی کام کر رہی ہے یا اُس رس کی موجودگی سے
وہ کسی خاص صورت میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کون بتلا سکتا ہے کہ یہہ تبدیلیاں
موافق ہیں آیا غیر موافق۔ اِن سب شک کو رفع کرنے کے واسطے انجیکشن علاج
ہی موزوں بتلایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہہ علاج دیگر علاج کی طرح پڑھکر اور
صرف علم حاصل کرکے ہی نہیں آ سکتا ہے۔ اسمیں ہاتھ کی صفائی نہایت لازم
ہے جو کسی بڑی جگہ پہ یا کسی مشہور ڈاکٹر کے زیر کام کرنے پر حاصل ہو سکتی ہے
ڈاکٹر کی لاعلمی اور ناتجربہ کاری سے مریض کو اس علاج میں عاتاً فاناً میں بہت

نقصان ہو سکتا ہے اسواسطے ہر کس کو لازم ہے کہ اس علاج کو بغیر عملی تجربہ شروع نہ کرے ورنہ ایسا کرنا بجائے فائدہ پبلک میں اس علاج کو بدنام کرنا اور عذاب لوٹنا ہے۔

اس اندیشہ کے موجود ہونے پر بھی چند موقعوں پر تجربہ میں معلوم ہوتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی شفا حاصل کرنیکا ذریعہ ہی موجود نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی مریض بیہوشی کے عالم میں پڑا ہوا ہے۔ دوا کو پینے تک کا مریض کو ہوش نہیں ہے۔ یا کوئی دوا اسقدر زہریلی یا کڑوی ہے کہ مریض اُسکو برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ استعمال کرنیکے چند سیکنڈ بعد ہی دوا قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے تو ایسے موقعوں پر انجیکشن کی مدد سے دوا با آسانی پہنچائی جا سکتی ہے جس سے نہایت عمدہ نتائج حاصل بھی ہوئے ہیں۔

ہائپوڈرمک سرنج یا پچکاری

Hypodermic Syringe.

ہائپوڈرمک سرنج اُس پچکاری کو کہتے ہیں جس کی مدد سے ہائپوڈرمک انجیکشن کئے جاتے ہیں۔ ایسی پچکاری سے واقفیت حاصل کرنیکے واسطے ہم ذیل میں ایک ایسی پچکاری کی تصویر دیتے ہیں۔

اس کو غور سے ملاحظہ کرنے پر معلوم ہوگا کہ اس کے حصّے علیحدہ کئے جا سکتے

ہیں ۔ یہہ حصّے تعداد میں کل چار ہیں جو علیحدہ علیحدہ ذیل کی تصویروں میں دکھلائے گئے ہیں ۔

تصویر نمبر ۱ — 1 — بیرل
تصویر نمبر ۲ — 2 — پسٹن
تصویر نمبر ۳ — 3 — نوزل
تصویر نمبر ۴ — 4 — نیڈل
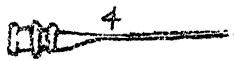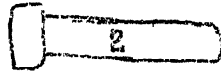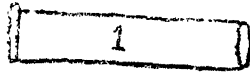
بیرل پچکاری کا وہ حصّہ ہے جسمیں دوا قبیل انجکشن بھر لی جاتی ہے یہ دونوں طرف سے کھلا رہتا ہے ۔ اگر اسکو ایک کانچ کی خالی نلی جس پر مقدار کے نشانات بنے ہوئے کہیں تو نامناسب نہ ہوگا ۔ اس نلی کے ایک جانب پسٹن لگایا جاتا ہے پسٹن کا وہ حصّہ جو نلی میں جاتا ہے اس طریقہ سے نلی میں سٹ جاتا ہے کہ ہوا ادھر سے اُدھر آسانی سے نہیں جا سکتی ہے ۔ اس پسٹن کے دوسری طرف سے جو نلی سے باہر رہتا ہے پکڑنے کی جگہ ہوتی ہے ۔ اِس جگہ کو پکڑ کر پسٹن نلی میں اوپر نیچے کیا جا سکتا ہے ۔ اوپر کرنے سے ہوا باہر نکل جاویگی اور اسکی جگہ حاصل کرنیکے واسطے دوا دوسری طرف سے کھینچ آویگی اور نیچے کرنے سے دوا پھر دوسری طرف سے نکل جاویگی ۔ نلی یعنی بیرل کے دوسری طرف جدھر سے دوا آتی اور جاتی ہے نوزل لگا رہتا ہے ۔

چند قسم کی پچکاری میں یہہ نوزل مستقل طور پر بیرل سے ملا رہتا ہے لیکن بہتر وہ ہے جسمیں علیحدہ کیا جا سکتا ہے نوزل میں نیڈل یعنی سوئیں لگی رہتی ہے ۔

اس سوئیں میں کسی قسم کی چیز ایسی نہ لگی رہ جانی چاہیے جو سڑکر خرابی پیدا کرے
بہ احتیاط تمام سرنج کیواسطے ہونی چاہیے۔ سوئیں علاوہ اس کے اسقدر تیز
اور نوکیلی ہونی چاہیئے کہ جبدم مریض کے اندر جاوے تو مریض کو اس کی تکلیف
محسوس نہ ہو۔

یہہ پچکاری تین قسم کی ملتی ہیں۔ پہلی قسم کی پچکاری مکمّل دھات کی بنی ہونی ہے
دوسری قسم کی نصف دھات اور نصف کانچ کی اور تیسری قسم کی مکمل کانچ کی بنی
ہوئی ہے۔

اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ ان میں کون پچکاری بہتر ہے۔ پہلی نگاہ پر عام
طور پر دھات کی پچکاری پسند کیجاویگی کیونکہ خیال یہ پیدا ہوگا کہ یہ دھات سی ہونیکے
باعث زائد مضبوط رہے گی۔ اسمیں ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں رہیگا۔ علاوہ اس کے
اس کو صاف کرنے میں بھی سہولت رہیگی لیکن ان سب سہولیات اور حفاظت
کا انتظام ہوتے ہوئے بھی اس کو زیادہ پسند نہیں کرتے ہیں جس کی خاص وجہ یہ ہے
کہ جبدم ڈاکٹر انجیکشن کرنیکے واسطے تیار ہوتا ہے اسکو یہہ احتیاط رکھنا لازم ہوتا ہے
کہ سوئیں بدن میں اسوقت لگاوے جب اس کو یہہ یقین ہوجاوے کہ بدن کے
اندر ہوا کا نام و نشان نہیں ہے۔ اس یقین کو پورا کرنیکے واسطے پسٹن کو
اسوقت تک آگے بڑھاتے جاتے ہیں جب تک کہ پسٹن بالکل دوا سے چھوکر اسکو
باہر نہ نکالنے لگے۔ یہ سب باتیں دھات کی پچکاری میں نظر نہیں آتی ہیں جسکی
وجہ سے بعض اوقات یکایک پسٹن کو چلانے سے دوا کل یا کل سے کچھ کم باہر نکل
آتی ہے۔ اس نقصان سے بچنے کے واسطے اور یہ بھی معلوم رکھنے کے واسطے

کہ دوا کل بدن کے اندر پہونچ گئی ہے دوسری قسم کی سرنج استعمال میں لاتے ہیں۔ اس قسم کی پچکاری میں یہہ خاص حصّہ یعنی بیرل کانچ کا باقی دھات کا بنا ہوتا ہے۔ لیکن جسوقت ایسی سرنج کو ہم اسٹریلایئز یعنی صاف کرتے ہیں تو ایک نئی مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔

عام طور پر سرنج کا صاف کرنیکا معمولی طریقہ یہہ ہے کہ ایک کانچ یا کسی انیمل چڑھے ہوئے برتن میں تھوڑا ٹھنڈا پانی لیتے ہیں اور اس میں سرنج رکھدیتے ہیں۔ اس پانی کو تقریبًا ۱۰ منٹ تک گرم کرتے ہیں۔ اسلئے پر ۵ منٹ تک اس سرنج کو پانی میں پڑا رہنے دیتے ہیں۔ یہہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چیزیں گرمی پاکر بڑھتی ہیں جسکی ایک معمولی مثال دیتے ہیں۔ آپنے غور کیا ہوگا کہ گاڑیوں میں لکڑی کے پہیئے کے اوپر ایک لوہے کا چکر جسکو ہال کہتے ہیں چڑھی رہتی ہے۔ اگر یہہ حال ٹھنڈی صورت میں ہو تو آپ کتنی ہی طاقت سے اسکو اسپر چڑھانا چاہیں تو ممکن نہیں لیکن لوہار اسکو چاروں طرف سے گرم کرنیکے بعد اس لکڑی کے پہیئے پر آسانی سے چڑھا دیتا ہے سو وجہ یہہ ہے کہ گرم کرنے پر وہ ہال بڑہ جاتی ہے جس کی وجہ سے آسانی سے اسپر چڑھ جاتی ہے جو پھر ٹھنڈے ہونے پر لکڑی کے پہیئے کو جکڑ لیتی ہے غرضکہ ہر ایک چیز تھوڑی یا بہت گرمی پاکر بڑھتی ہے۔ وہ دھات جو سرنج میں لگائی جاتی ہے اتنا ہی نہیں بڑھتی ہے جتنا کہ کانچ۔ اس برابر نہ بڑھنے کی وجہ سے وہ بعض وقت پھٹ جاتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہندوستانی مریض سرنج کے پھٹ جانے کو قابل مبارکباد واقع سمجھیگا کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اگر دوائی گر جاوے یا اوزار ٹوٹ جاوے تو جلد آرام ہوتا ہے۔ لیکن کوئی ڈاکٹر

اس نقصان اور وقت پر دھوکہ پانیکو پسند نہ کریگا یہہ سب کچھ ٹھیک ہے کہ ہم
اس کے حصّہ علیحدہ کرکے صاف کر سکتے ہیں لیکن پھر ان کو اُس وقت تک نہیں
لگا سکتے ہیں جبتک کہ وہ بالکل ٹھنڈے نہ ہو جاویں - ان سب وجوہات کو مدنظر
رکھتے ہوئے یہہ صاف نظر آتا ہے کہ مکمّل کانچ کی سرنج کو ترجیح دینا چاہیئے
لہذا آجکل عام طور پر وہ ہی استعمال کی جاتی ہے -

ایک بہترین طریقہ جس سے مکمل دھات کی سرنج صاف کی جاسکتی ہے ذیل
میں تحریر کیا جاتا ہے -

ایک چمچہ میں تھوڑا تیل لیتے ہیں اور اسمیں روئی کا ایک چھوٹا ٹکڑا گیر دیتے ہیں
اس تیل کو گرم کرتے ہیں اور جب روئی کا ٹکڑا بالکل سرخ ہو جاتا ہے جو ۱۴۰ ڈگری
۱۷۰ پر ہوتا ہے اُس تیل کو سرنج میں کھینچ لیتے ہیں اور کوشش ایسی کرتی
ہیں کہ سرنج کے تمام اندرونی حصّہ تیل سے صاف ہو جاویں - بعد ازاں اُس
تیل کو نکالدیتے ہیں - اس طریقہ سے تیل سے پچکاری چند بار صاف کرتے ہیں
اس کے بعد ۷۰ فیصدی طاقت کے ایلکوحال سے صاف کرتے ہیں اور پھر گرم
ڈسٹلڈ پانی سے خوب صاف کرتے ہیں - اس طریقہ سے وہ بالکل صاف ہو جاتی
ہے - لیکن آجکل سوئیں وغیرہ کو ۵۰ فیصدی طاقت کی ایلکوحال میں رکھتے
ہیں جسکی وجہ سے اُس کو انجیکشن کرتے وقت صاف کرنیکی ضرورت نہیں رہتی ہے
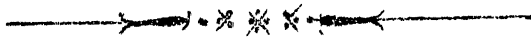
ہائیوڈرمک ادویات

ہائیوڈرمک ادویات کی تیاری میں نہایت صفائی۔ سچائی۔ اور احتیاط لازم ہے جیسا کہ ہم اگلے صفحوں میں بتلا دینگے کہ چند ادویات صرف دھوپ اور روشنی سے ہی خراب ہو جاتی ہیں۔ علاوہ اس کے ان کی طاقت نیز مناسبت قاعدہ سے رہنی چاہیئے۔ یہہ ادویات آج کل دو صورت میں تیار کی جاتی ہیں۔

(۱) ٹیبلیٹ (۲) عرق۔

ٹیبلیٹ انجیکشن۔ ٹیبلیٹ ایک قسم کی گول نیز چپٹی گولی ہوتی ہے۔ اُن کی خوبی یہہ ہے کہ عرصہ تک خراب نہیں ہوتی ہیں۔ بدستور اپنی اصلی حالت میں قائم رہتی ہیں۔ جس وقت ہائیوڈرمک ٹیبلیٹ انجیکشن کرنا منظور ہوتا ہے ان میں سے ایک یا جس قدر خوراک اجازت دے ایک کانچ یا اینمل کئے ہوئے برتن میں رکھدیتے ہیں۔ اس برتن کو قبل استعمال ابلکوحال سے دھوکر گرم صاف پانی سے دھو لیتے ہیں۔ اسی برتن میں ۱۰ الغایت ۱۵ قطرہ صاف ڈسٹلڈ پانی کے ڈالدیتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ ٹیبلیٹ اس پانی میں حل ہو جاتی ہے اور ایک قسم کا عرق تیار ہو جاتا ہے۔ اس عرق کو بذریعہ پسٹن سرنج میں کھینچ لیتے ہیں اور بعد ازاں اس کا انجیکشن کرتے ہیں اس انجیکشن کو ٹیبلیٹ انجیکشن کہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ جو استعمال میں لاتے ہیں وہ یہہ ہے کہ سرنج میں تقریباً ۱۰ قطرہ صاف ڈسٹلڈ پانی کے پہلے کھینچ لیتے ہیں اور اس کے بعد سرنج کو

اس طریقہ سے پکڑتے ہیں کہ اس کا نوزل اوپر کی جانب رہے۔ بعد ازاں نوزل
علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور بیرل میں جس میں پانی موجود ہے ایک ٹیبلیٹ گیر دی
جاتی ہے۔ ٹیبلیٹ گیرنے کے بعد نوزل پھر اپنی پرانی جگہ پر لگا دیا جاتا ہے
اور ایک انگلی سے ایلکوحال لگا کر اس سے نوزل کا منہ بند کر لیتے ہیں اور
دھیرے دھیرے پچکاری کو ہلاتے ہیں۔ اس طریقہ سے ٹیبلیٹ جلد گھل
جاتی ہے۔ اس کے بعد نوزل میں سوئیں لگا دی جاتی ہے اور پچکاری کو ایسی
حالت میں رکھا جاتا ہے کہ سوئیں کا منہ اوپر رہے۔ اب پسٹن کو آہستہ آہستہ
آگے بڑھاتے ہیں تا وقتیکہ سوئیں میں سے ایک بوند نہ نکل جاوے۔ اس بوند
کے نکلنے سے یہہ انداز لگایا جا سکتا ہے کہ اب سرنج کے اندر والی تمام ہوا
نکل گئی ہے اور ٹیبلیٹ انجیکشن کیا جا سکتا ہے۔

جن سرنج میں نوزل بیرل سے مستقل طور پر ملا رہتا ہے اور علیحدہ نہیں ہو سکتا
ہے اسمیں بیرل سے پسٹن پہلے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور وہ ٹیبلیٹ بیرل میں
گیر دی جاتی ہے۔ بعد ازاں پسٹن پھر لگا دیا جاتا ہے اور کسی کانچ کے برتن
میں ۱۰ قطرہ صاف پانی سرنج میں کھینچ لیا جاتا ہے۔ ٹیبلیٹ حل ہو نیکے بعد
اوپر دی ہوئی ترکیب سے ہوا نکال کر انجکشن کیا جاتا ہے۔

عرق دار امپولس انجکشن۔ اس قسم کی دوا معمولی عرق کی صورت میں تیار رہتی ہے جن کو
ویپرول Vaporole یا ہائی پلائڈ Hypoloid یا
امپولس Ampoules. کہتے ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور
نام جس کو عام طور پر ہر کوئی استعمال کرتے ہیں امپولس ہے یہہ عرق

ایک خاص قسم کی شیشی میں موجود رہتا ہے جو نیچے سے چوڑی اور اوپر سے تنگ اور لمبی ہوتی ہے۔ اس میں سہولیت کے علاوہ خاص فائدہ یہہ ہے کہ ہر کسی قسم کے جرم سے محفوظ رہتی ہے۔ ذیل کی تصویر میں ایک جیبی بکس ہے جسمیں کئی قسم کے ایمپولس رکھے ہوئے ہیں۔ اس کو ملاحظہ کرنے سے اس قسم کی شیشی سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔
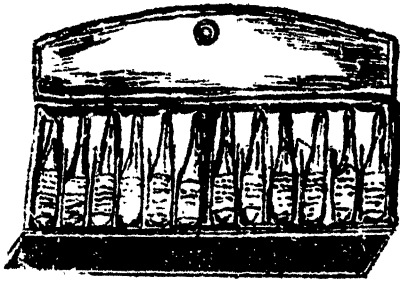
یہہ شیشی بڑھیا کانچ کی بنی ہوتی ہے۔ کانچ کے اجزاء میں وہ خراب مادہ علیحدہ کر دئے جاتے ہیں جو ان ادویات کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں دوا احتیاط کیساتھ بھری جاتی ہے اور بعد ازاں اس کا منہ کانچ پگھلا کر بند کر دیا جاتا ہے پگھلاتے وقت یہہ احتیاط رکھی جاتی ہے کہ دوا کی حرارت زائد نہ ہونے پاوے۔

اس طریقہ سے بند کی ہوئی شیشی میں ہوا کے ہو پہنچنے تک کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ جسوقت ایمپولس انجیکشن کرنا منظور ہوتا ہے شیشی کا تھوڑا سا اوپر والا حصہ دور کر دیا جاتا ہے اور اس کو ٹیڑھا کر کے اس میں ہائیپوڈرمک پچکاری کی سوئیں گھسا کر [illegible] دوائی سرنج میں کھینچ لی جاتی ہے اس کے بعد پچکاری اس طریقہ سے پکڑی جاتی ہے کہ سوئیں کا منہ اوپر کی جانب ہو اور جیسا ٹیبلیٹ انجیکشن میں بتلایا گیا ہے اس پچکاری کی ہوا نکالکر انجیکشن کر دیتے ہیں۔

یہہ یاد رکھنا لازم ہے کہ اس عرق یعنی ایمپولس میں کسی دوسری چیز مثلاً

سیلائن سولیوشن وغیرہ کے ملانے کی ضرورت نہیں ہے اس دوا کا اسی صورت میں انجکشن کرتے ہیں۔ اس دوا کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ عموماً ان میں ایک کیوبک سینٹی میٹر یا نصف کیوبک سینٹی میٹر دوا رہتی ہے۔ (ایک کیوبک سینٹی = ۱۷ قطرہ)

انجکشن کرنیکا طریقہ

ٹیبلیٹ اور ایمپولس انجکشن میں ہم نے بالتشریح سرنج میں دوا بھرنے اور اس میں سے ہوا نکالنے کا طریقہ تحریر کیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ انجکشن کس طریقہ سے کرنا چاہیئے اور کس مقام پر کرنا چاہیئے۔ یوں تو ہائپوڈرمک انجکشن بدن کے کسی مقام پر کیا جا سکتا ہے لیکن سب سے مناسب مقامات ذیل میں درج ہیں۔

ہمارا ہاتھ دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ کہنی سے کندھے تک والے حصہ کو پچھلا اور کہنی سے انگلیوں تک والے کو اگلا حصہ کہتے ہیں۔ پہلا مناسب مقام ہاتھ کے پچھلے حصہ میں پشت کی طرف ہے۔ دوسرا مناسب مقام ہاتھ کے اگلے حصہ میں سامنے کی طرف ہے۔ جانگ اور پیٹ بھی انجکشن کے واسطے بعض اوقات پسند کئے جاتے ہیں۔

خواہ بدن کا کوئی مقام پسند کیا جاوے اسکو صاف یعنی اسٹرلائز کرنا لازم ہے جس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اس مقام پر ٹنکچر آیوڈین یا الکوحال لگا دیتے ہیں۔

مقام پسند کرنے اور اسکو اسٹرلائیز کرنیکے بعد تیار شدہ سرنج کو دائیں ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور سرنج کو اس طریقہ سے پکڑتے ہیں کہ اس کا پسٹن نیچے کی جانب اور نوزل اوپر کی طرف ہو۔ اب اس مقام کو جہاں انجکشن کرنا منظور ہے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور دو انگلیوں کی مدد سے اٹھا لیتے ہیں جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہوتا ہے۔
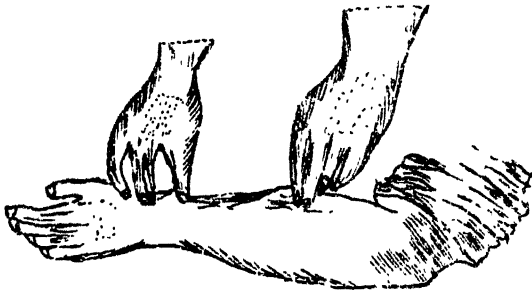
اس جگہ کو اونچا رکھنے کے بعد اس میں نہایت تیزی سے سرنج کی سوئیں سیدھی کھال میں تقریباً ایک انچ گھونس دیتے ہیں۔

نوٹ۔ سوئیں اندر کرتی مرتبہ نہایت ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے سوئیں کو اس طریقہ سے رکھنا چاہیئے کہ سوئیں کھال پر کھڑی یعنی زاویہ قائمہ (۹۰ ڈگری کا زاویہ) بنا دے۔ اس طریقہ سے سوئیں اندر کی ملائم تہہ تک پہونچ جاتی ہے۔ اگر سوئیں سیدھی نہ رہے گی یعنی ترچھی رہے گی تو وہ اندر کے ملائم حصہ تک نہ پہونچ پاویگی بلکہ کھال ہی میں رہے گی۔ ترچھے رکھنے سے دو باتیں ہونگی اول دوا دیر میں جذب ہوگی اور دیر میں اثر دکھلاویگی۔ دوئم وہ متورّم یعنی سوج

آویگا - اور مریض کو درد محسوس ہونے لگیگا - اس خطرہ کو دور کرنیکے واسطے ہمیشہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ سوئیں کھال پر کھڑی صورت میں اندر دھسائی جاوے علاوہ اس کے انجکشن ایسے مقام پر نہیں کرنا چاہیئے جس کے نیچے کوئی نس شریان یا ہڈی موجود ہو۔

سوئیں کو کھال کے اندر کرنیکے بعد بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ہٹا کر ان سے پسٹن دبا دیتے ہیں۔ پسٹن دبا دینے سے دوا اندر چلی جاتی ہے - دوا کے اندر پہنچنے پر جلدی سے سوئیں کو باہر نکال لیتے ہیں اور انگلی سے اُس چھید کو تھوڑی دیر دبائے رکھتے ہیں تاکہ دوا فوراً باہر نکل نہ جائے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو اُس مقام کو ٹنکچر بینزوین کمپاؤنڈ وردی سے بند کر دیتے ہیں۔

صاف سیلائن سولیوشن

یہہ ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ ہائپوڈرمک ادویات دو صورت میں آتی ہیں اور یہہ بھی معلوم ہے کہ ٹیبلیٹ کو حل کرنیکے واسطے یا تو صاف پانی یا سیلائن سولیوشن کی ضرورت ہے۔

پانی انسان کی اُن ضروریات میں سے ضرور ہے جن کو بھولنا ایک مشکل معاملہ ہے لیکن اسپر بھی ہم خیال کرتے ہیں کہ بہت کم ایسے ہونگے جو صاف پانی کے معنی اور اُس کی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔ خیر ہم کو اس بحث کی ضرورت نہیں صرف اس موقع پر یہہ بتلانا چاہتے ہیں کہ صاف پانی کے کیا معنی ہیں جس کو انگریزی میں اسٹریلائزڈ (Sterilized.) پانی کہتے ہیں۔

اوّل پانی بھبکے میں کھینچا جاتا ہے جس کی مدد سے ہر قسم کے نمک وغیرہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے پانی کو انگریزی زبان میں ڈسٹلڈ پانی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ڈسٹلڈ پانی بذات خود کافی صاف رہتا ہے لیکن قبل استعمال اسکو گرم کرنے سے جو جراثیم پانی میں موجود رہتے ہیں وہ مرجاتے ہیں اور انکی موجودگی سے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا ہے۔ اگر گرم کرنے کے بعد چھاننے کے کاغذ سے چھان لیا جاوے تو بہتر ہے۔ اس طریقہ سے پانی ان ادویات میں استعمال کیا جا سکتا ہے جس کو ہم صاف پانی کہیں گے۔ دوئم سیلائن سولیوشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو ذیل کے طریقہ سے تیار کرتے ہیں۔ ۱۲۰ ونس صاف پانی لیتے ہیں اور اس میں سوڈیم کلورائڈ Sodium Chloride (Na.Cl.) کی ایک ٹیبلیٹ جس کا وزن ۴۰ گرین ہوتا ہے گیر دیتے ہیں یہہ ٹیبلیٹ تھوڑی دیر میں حل ہو جاتی ہے۔ اس طریقہ سے جو سولیوشن تیار ہوتا ہے اسکو سیلائن سولیوشن کہتے ہیں۔ عام طور پر اس سولیوشن کے ۲۰ قطرہ میں ٹیبلیٹ حل کرکے انجکشن کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔

باب سوئم

ہائپوڈرمک انجکشن کا خواص الادویہ یعنی ادویات کا بیان

ایڈرنیلین کلورآئیڈ سولیوشن

Adrenalin Chloride Solution.

ایڈرنیلین کلورائڈ سولیوشن - ۱:۱۰۰۰ ایک اونس کی شیشی میں ملتا ہے یا ایسپٹک سٹیری کی امپولس میں فروخت ہوتا ہے۔
یہہ ایک رقیق حالت میں ہوتا ہے جو سپرارنیل غدود سے پیدا کیا جاتا ہے۔ سپرارنیل (Suprarenal) گردوں سے اوپر والے مقام کو کہتے ہیں۔ اسکو ڈاکٹر ٹیکمن نے سنہ ۱۹۰۰ء میں علیحدہ کرکے بطور دوا استعمال کرنا جاری کیا تھا۔ جو خون کے دوران کو تیز کرتا ہے یعنی خون کے دباؤ کو جس کو انگریزی زبان میں بلڈ پریشر (Blood Pressure) کہتے ہیں۔
اگر بدن کے کسی مقام سے خون جاری ہو رہا ہو تو اسکو بند کرنے کے واسطے ایڈرنیلین لاثانی پایا گیا ہے۔ یا اگر بدن کی کوئی کیپلری کٹ گئی ہے جسکی معرفت خون زور سے جاری ہو رہا ہے تو اسکو فوراً بند کرنیکے واسطے اس دوا کو روئی کی مدد سے لگاتے ہیں۔ اگر خون کی تیزی اسقدر ہے کہ اس مقام پر دوا لگاتے ہی دوا دھل جاتی ہے یا بہہ جاتی ہے تو اس دوا کو بطور انجکشن یعنی ہائپوڈرمک سرنج کی مدد سے اس راستہ میں جس میں سے خون نکل رہا ہے پہونچاتے ہیں۔ اس کے پہونچنے پر خون بند ہو جاتا ہے۔ جراحی عمل میں جب کسی پھوڑے وغیرہ کا آپریشن کرنا ہوتا ہے۔ تو اس کے قبل اس دوا کو اس ٹشیو میں جہاں آپریشن کرنا منظور ہے بمعرفت انجکشن پہنچا دیتے ہیں

جس کا اثر یہہ ہوتا ہے کہ زخم سے خون کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے - اگر اس
اخراج کو بند کرنا منظور ہے تو ایک کیوبک سینٹی میٹر کے ایمپولس کو ۰۰۵ کیوبک
سینٹی میٹر یعنی ایک پائنٹ صاف سیلائن سولیوشن کے ہمراہ ملا کر انجیکشن
کرنا چاہیئے -

اگر اس کو اسقدر ہلکا کر دیا جاوے کہ اسکی طاقت ۱۰۰،۰۰۰:۱ رہ جاوے تو
اُس کو انٹراوینس انجیکشن کے ذریعہ بدن کے اندر پہنچانے سے صفراوی بخار
Typhoid Fever میں جلد صحت کُلی حاصل ہوتی ہے - علاوہ اسکے
مرض پیچش میں جبکہ آنتوں سے خون جاری ہو رہا ہو نہایت فائدہ مند ثابت
ہوا ہے -

یہہ دل کو طاقت پہنچانیوالی عمدہ دوا ہے - اگر کسی بد خبر کو سنکر یکایک
دل رکنے لگا ہو یا کسی آپریشن سے دل پر اثر ہوا ہو غرضکہ دل اپنا کام بدستور
حالت میں نہ کر رہا ہو تو ۲ لغایت ۵ - ۰۲ قطرہ لغایت صدگنا سیلائن
سولیوشن میں ملا کر انٹراوینس انجیکشن کرنے سے دل کی حالت حسب معمول
ہو جاتی ہے - سیدھے دل کے پٹھے میں بھی اکثر ایسی حالت میں انجیکشن کی
معرفت اس دوا کو پہنچاتے ہیں - غالباً یہہ سب سے جلدی اثر دکھلانے والی
دوا ہے - یہہ سولیوشن زبان کے اوپر یا نیچے رکھنے سے بھی بہت جلد جذب
ہو جاتا ہے - یہہ اپنا کام ڈیجیٹلیس (Digitalis) کے موافق کرتا
ہے ایک سست چلنے والے دل کو تیز اور تیز والے کو حسب معمول چال پر لاتا ہے
اس کے ۵ لغایت ۳۰ قطرہ تھوڑے تازہ پانی کے ہمراہ پلاتے بھی ہیں -

اس کے اندرونی استعمال سے تجربہ میں ثابت ہوا ہے کہ یہ ہونگ طاعون کو نہایت فائدہ بخش ہے۔

ہیضہ میں اگر اس دوا کے ۱۰ قطرہ ۲۰ اونس سیلائن سولیوشن میں ملا کر خواہ ریکٹل (Rectal) خواہ سبکٹینس Subcutaneous خواہ انٹراوینس (Intravenous) انجیکشن کئے جاویں تو نہایت تسلی بخش نتائج ملتے ہیں منہ کے ذریعہ ۳ یا ۴ قطرہ ہمراہ تازہ پانی دن میں تین بار استعمال کرنے سے کوکر کھانسی یعنی ہوپنگ کف (Whooping Cough) میں بہت سودمند ثابت ہوئی ہے۔ اس کے ۱۰ لغایت ۱۵ قطرہ پچش میں پیٹ کے درد کیواسطے بھی استعمال کرانا شفا حاصل کرنا سمجھتے ہیں۔

مرض دمہ سے رہائی حاصل کرنیکے واسطے اس دوا کے بچوں کو ۲ دیپرڈل ۱۰ قطرہ ڈسٹلڈ پانی میں ملاکر سبکٹینس انجیکشن کرتے ہیں۔

اگر اس کو باحفاظت ٹھنڈک اور روشنی سے دور جگہ پر رکھا جاوے تو اس دوا کا سولیوشن ایک عرصہ تک بدستور قائم رہ سکتا ہے۔ بد احتیاطی سے اول وہ گلابی رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں بھی وہ قابل استعمال رہتا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ وہ بھورا یا مٹ میلا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں وہ بالکل خراب سمجھا جاتا ہے جس کا استعمال کرنا بیکار ہے۔

اگر ایڈرنیلین سولیوشن کو اسٹریلائز کرنا منظور ہے تو وہ اُبالا جا سکتا ہے اس طریقہ پر اُبالنے میں اس کی طاقت نیز خاصیت میں فرق نہیں آسکتا ہے

لیکن اتنا ضرور ہے کہ پھر وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اُس کی قائم رہنے کی طاقت برباد ہو جاتی ہے۔ اگر اسکو حل کرنا منظور ہے تو اسٹرلائیزڈ بھبکے کا کھینچا ہوا پانی جسکو ڈسٹلڈ پانی کہتے ہیں استعمال کرنا چاہیئے۔
کبھی کبھی دیکھا گیا ہے کہ ایڈرنیلین انجیکشن سے پیشاب میں چینی یعنی شکر آنے لگتی ہے یا پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔ اس واسطے لازم ہے کہ اِس انجیکشن کرنے کے دوران میں کبھی کبھی پیشاب کا امتحان کر لینا چاہیئے تاکہ شک رفع ہوتا رہے۔
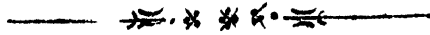
ایڈرنیلین معہ کوکین

Adrenalin and Cocaine.

ایڈرنیلین معہ کوکین ۔ٹیبلیٹ

یہہ دوا مرکب ہے ۔ایڈرنیلین اور کوکین ہائڈرو کلورائڈ کو ملا کر بنائی جاتی ہے ۔ان ہر دو ادویات کی مناسبت ذیل میں درج ہے۔

ایڈرنیلین .... $\frac{1}{12}$ گرین

کوکین ہائڈرو کلورائڈ .... $\frac{1}{6}$ گرین

یہہ دوا خاص طور پر چھوٹے چھوٹے آپریشن میں جگہ سُن کرنیکے کام میں آتی ہے ۔جگہ سُن ہونے پر مریض کو نشتر وغیرہ کے لگنے سے تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے۔

جس وقت کوئی دانت اکھاڑنا منظور ہوتا ہے تو اُس کی ایک ٹیبلیٹ کو جو کیڑے لگنے سے کھوکھلی بنجاتی ہے اسمیں رکھ دیتے ہیں ۔قدمیں یہہ نہایت چھوٹی ہوتی ہیں اکثر ۵ الغایت ۱۰ قطرہ صاف ڈسٹلڈ پانی میں حل کر لیتے ہیں اور اُس کا مسوڑی میں انجکشن کر دیتے ہیں ۔وہ مقام سُن ہو جاتا ہے ۔سُن پڑنے پر دانت اکھاڑ لیا جاتا ہے جسکی مریض کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے ۔ان دونوں دوا کا سولیوشن بھی تیار کیا جاتا ہے جس کو کوڈرینائن کے نام سے پکارتے ہیں۔

ملاحظہ ہو بیان کوڈرینائن (Codrenine)

ایڈرنیلین معہ بنزیمائن

Adrenalin and Benzamine.

ایڈرنیلین معہ بنزیمائن-ٹیبلیٹ-

یہہ دوا مُرکب ہے-اسمیں ایڈرنیلین و بنزیمائن لیکٹیٹ شامل ہیں-جو ذیل کی مناسبت میں ملائی جاتی ہیں-

ایڈرنیلین .... $\frac{1}{2}$ گرین

بنزیمائن لیکٹیٹ .... $\frac{1}{6}$ گرین

چھوٹے آپریشن میں کلوروفارم استعمال کرنا نامناسب خیال کرتے ہیں ان میں اس دوا سے ہی کام نکال لیتے ہیں-چھوٹے پھوڑے نبز-زخم جن کا آپریشن کرنا منظور ہے اُس جگہ کو اس دوا سے سُن کر لیتے ہیں-ایک ٹیبلیٹ کو ۷ قطرہ پانی میں ملاکر قبل آپریشن دو دانت اکھاڑنے کے انجکشن کرتے ہیں-ایک ٹیبلیٹ کو ۸۵ قطرہ پانی میں ملانے سے اسی طاقت کا سولیوشن تیار ہوجاتا جس کو یونیورسٹی کالج ہوسپیٹل-لندن-میں جگہ سُن کرنے کیواسطے استعمال کرتے ہیں

نوٹ

اس دوا کو ایڈرنیلین ٹو یوکین Adrelain and Eucain بھی کہتے ہیں-

اپومارفین ہائڈروکلورائڈ

Apomorphine and Strychnine

اپومارفین ہائڈروکلورائڈ۔ $\frac{1}{25}$ گرین ٹیبلیٹ۔

اس دوا کا خاص کام قے و پسینے لانا ہے۔ اگر کسی مریض کے اسوفیگس نالی میں جو منہ کا معدہ کے قلبی منہ سے تعلق پورا کرتی ہے کوئی باہری چیز اٹک گئی ہو جیسا کہ اکثر بچے کھیلتے میں کسی پھل کی گٹھلی مانند جامن کی گٹھلی۔ یا پتھر و شیشہ کی گولی۔ تانبہ کا دھیلا وغیرہ منہ میں رکھ لیتے ہیں اور اس کی کھانیکی کوشش کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ وہ حلق سے پار ہونے پر اسوفیگس نالی کے نیچے کے تنگ حصہ میں اٹک جاتی ہے۔ تو ایسی حالت میں اس دوا کا انجکشن کرنے سے قے ہونے لگتی ہیں۔ اور آن قے کے ہمراہ باہری چیز نکل جاتی ہے۔ اکثر جب کوئی سنکھیا وغیرہ زہر خواہ غلطی میں خواہ خودکشی کی غرض سے کھا لیتے ہیں تو ان کو بھی قے کی معرفت زہریلے مادّہ کو باہر نکالنے کے واسطے اس کا انجکشن کرتے ہیں۔

اگر کسی مریض کو بوجہ سرسام یا بوجہ زیادتی استعمال شراب نیند نہیں آتی ہو تو اس حالت میں بھی $\frac{1}{20}$ گرین والی اپومارفین ٹیبلیٹ کا سبکٹینس انجکشن نہایت فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

اگر کسی مریض کو معلوم ہو کہ اس کا گلا گھٹتا جارہا ہے۔ سانس لینے میں رکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔ خاص طور پر جب ایسی حالت ہو جیا ہے کہ خوف

ہیں کاربونک ایسڈگیس کے عیوض اوشجن (Oxygen) لینے کی آزدانہ حالت نہ ہو تو اس دوا کا انجکشن نہایت سودمند پایا گیا ہے۔

علاوہ اس کے برنیکو نمونیا۔ حلق کے غدود کے ورم۔ کروپ Croup. (جسمیں بچوں کے حلق میں سخت تکلیف رہتی ہے۔ علاوہ اس کے خشک گلے کو بھرّانے والی کھانسی بھی ہو) جنون۔ پاگل پن کیواسطے بھی مفید ہے۔

احتیاط لازم ہے کہ اگر مریض کی نبض کمزور ہو تو اُس کو بجائے خالی اپو مارفین انجکشن اپو مارفین معہ اسٹرک نائن کا انجکشن دینا بہتر ہوگا۔

یہہ یادرکھنا لازم ہے کہ اپو مارفین جلد خراب ہو جاتا ہے۔ اُس کو نہایت احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔ ایک کانچ کی شیشی میں جس میں کانچ کا کارک لگا ہو اس دوا کو رکھنا چاہیئے تاکہ ہوا اندر نہ پہونچ سکے۔ اسکو دھوپ نیز روشنی سے بھی بچاکر رکھنا چاہیئے۔

خوراک۔ ½ لغایت ⅒ گرین۔

اپومارفین معہ اسٹرک نائن

Apomorphine and Strychnine.

اپومارفین معہ اسٹرک نائن ٹیبلیٹ۔

یہہ دوا مرکب ہے جس میں ادویات ذیل کی مناسبت میں ملائی جاتی ہیں۔

اپومارفین ہائڈرو کلورائڈ.......... $\frac{1}{10}$ گرین

اسٹرک نائن نائٹریٹ.......... $\frac{1}{100}$ گرین

اس دوا کا بھی وہی کام رہتا ہے جو خالی اپومارفین انجیکشن کا لیکن جیسا ہم بیان اپومارفین ہائڈرو کلورائڈ میں بتلا آئے ہیں کہ جب مریض کی نبض کمزور ہو بے قاعدہ چل رہی ہو۔ تو خطرہ کو دور کرنے کی غرض سے اسٹرک نائن نائٹریٹ اور ملا دیتے ہیں اور اس ملی ہوئی ادویات کا انجیکشن کرتے ہیں۔

اٹروپین سلفیٹ

Atropine Sulphate.

اٹروپین سلفیٹ۔ ۱/۱۰۰ گرین ٹیبلیٹ۔

یہہ دوا بلاڈونا نامی دوا سے تیار کی گئی ہے۔ اس واسطے جن امراض کیواسطے بلاڈونا مفید ثابت ہوتا ہے اُنھیں امراض کے واسطے یہہ بھی اپنا کام بخوبی انجام دیگی۔ صرف فرق یہہ ہے کہ اس دوا کا انجیکشن ہوتا ہے اور وہ بھی ہائیپوڈرمک سرنج کی مدد سے اور وہ بذریعہ منہ پیکر استعمال ہوتی ہے۔

جسوقت گُردہ کے کام میں خرابی واقع ہوتی ہے جسکی وجہ سے پیشاب کم اور بار بار آنے لگتا ہے۔ وقتاً فوقتاً خون آمیز سرخی لئے ہوتا ہے۔ اگر اس کی وجہ گردہ میں پتھری کا پڑ جانا ہو تو اس دوا کا انجیکشن نہایت سودمند ثابت ہوا ہے۔

اگر کسی آرٹری میں خون کی آمدورفت بوجہ کسی پٹھے کے رُک گئی ہو تو اُسکو جاری کرنے کے واسطے یعنی اُس رُکاوٹ کو علیحدہ کرنے کے واسطے یہہ انجیکشن خاص الخاص ہے۔

جب کسی شخص کو بوجہ زائد مقدار میں افیون کھا لینے سے غشی آرہی ہو۔ نیند لینا پسند کرتا ہو۔ باتوں سے نفرت ہو۔ افیون کا زہر اپنا اثر پورا دکھا رہا ہو تو اس دوا کا انجیکشن نہایت لائق ثابت ہوا ہے۔

اگر مریض کو یہہ محسوس ہوتا ہے کہ مرض نیورلجیا Neuralgia نے اپنا شکار بنا رکھا ہے۔ جس کی علامات اس طریقے سے ظاہر ہوتی ہوں کہ کسی مقام پر بے چین کرنے والا درد ہو لیکن کسی قسم کی سوجن نہ ہو۔ نہ بخار آتا ہو۔ تو اس حصہ کی

کی بناوٹ میں فرق ہو۔ تو اس دوا کا انجیکشن نہایت تسلی بخش نتائج ظاہر کرتا ہے۔
اس دوا کا انجیکشن اس قسم کے دمہ میں بھی نہایت سودمند ثابت ہوا ہے جس میں پٹھے سکڑ گئے ہوں۔
جب کسی قسم کی ثقیل غذا کھانے سے آنتوں میں سُدّے تیار ہو جاتے ہیں جنکی باعث رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ سخت قبض کی شکایت بنی رہتی ہے۔ اُس وقت بھی اس کا انجیکشن ضروری سمجھا جاتا ہے۔
اگر کسی مریض کو مرگی کے دورے ہوتے ہوں جس میں وہ بے خبر ہو کر اچانک جہاں کھڑا ہو گر پڑتا ہو۔ ہونٹ چلتے رہتے ہوں۔ منہ سے بعض اوقات جھاگ بھی آنے لگتے ہوں تو اُس حالت میں بھی اس دوا کا انجیکشن مفید ثابت ہوا ہے۔
علاوہ ان کے اگر اعضاء تناسل زنان میں پٹھے سکڑ گئے ہوں۔ دق کے مریض کو شب کو پسینہ زائد آتا ہو۔ دوران حمل متلی و اُبکائی آتی ہوں۔ ہسٹیریا کا مرض دورے لگاتا ہو تو بھی اس دوا کا انجیکشن کرنے سے تسلی بخش نتائج حاصل ہوئے ہیں۔
اکثر دیکھا گیا ہے کہ کلوروفارم سنگھا کر بیہوشی کا عالم پیدا کرکے آپریشن کرنے سے جن مریضوں کا دل کمزور رہتا ہے یا جن مریضوں میں کافی طاقت نہیں ہوتی ہے یا جو عرصہ سے بیماری کے باعث کمزور ہو جاتے ہیں ان کا دل اکثر رک رک کر چلنے لگتا ہے اکثر بند ہونیکا اندیشہ رہتا ہے تو ایٹروپین کے ہمراہ ایڈرنیلین کا انجیکشن نہایت مفید پایا ہے۔ اکثر بیہوشی پیدا کرنیکے آدھ گھنٹے قبل اس کا انجیکشن بھی کرتے ہیں۔ تنفس میں بھی بدستور حالت قائم کرنیکے واسطے بھی بہ فائدہ

مندر رہتا ہے۔
خوراک $\frac{1}{200}$ گرین لغایت $\frac{1}{5}$ گرین۔

امیٹین ہائڈروکلورآئڈ

Emetine Hydrochloride.

امیٹین ہائڈروکلورآئڈ۔ ایمپولس نصف کیوبک سینٹی میٹر یعنی $\frac{1}{2}$ ۸ قطرہ میں $\frac{1}{3}$ گرین و $\frac{1}{2}$ گرین اور ایک گرین یک کیوبک سینٹی میٹر میں۔ ٹیبلیٹ $\frac{1}{6}$ و $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{2}$ گرین۔

یہہ دوا اپیکاک کوہانہ *Ipecacuahana* کی جڑ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اپیکاک کو مُنہ کے ذریعہ استعمال کرانے سے دیکھا گیا ہے کہ اس کے بعد ابکائیاں و جی متلانا شروع ہوجاتا ہے لیکن اس دوا کے انجکشن سے اِس قسم کا کچھ اثر نہیں ہوتا ہے اس واسطے اس دوا کا استعمال بذریعہ انجکشن بہتر سمجھا جاتا ہے۔

جب مرض پیچش امائبا (*Amoeba*) جرم کی وجہ سے ہوتی ہے اسوقت اِس دوا کا انجکشن بہت مفید پایا گیا ہے۔ یا آنتوں میں کسی خرابی کی وجہ سے خون کے دست آتے ہوں بڑی آنتوں کے کولن حصّہ میں سوجن یعنی ورم آگیا ہو جس کی وجہ سے دست جاتی مرتبہ پیٹ میں درد ہوتا ہو یا دستوں کی

شکایت پرانی ہوگئی ہو۔ آنتوں کی خرابی کی وجہ ہی سے بخار بھی آگیا ہو تو اس
دوا کا انجیکشن نہایت فائدہ بخش پایا گیا ہے۔
جگر کے ورم۔ تلی۔ و جگر کے پھوڑے کیواسطے بھی اس دوا کا انجیکشن نہایت
ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جب مریض کو برانکو نمونیا ہو۔ پھیپھڑوں سے خون خارج
ہوتا ہو۔ معدہ سے بعض اوقات خون کی قے شروع ہو جاتی ہوں۔ ناک سے خون
خارج ہوتا ہو۔ نکسیر کی بیماری پرانی ہوگئی ہو۔ تو اس دوا کا انجیکشن نہایت
سودمند پایا گیا ہے۔
مرض پائریا Piaorrhoea. ہو۔ دانتوں کی جڑ یعنی
مسوڑوں سے خاص طور پر اوپر والے جبڑے سے خون آتا ہو۔ اندیشہ ہو کہ
پس پڑ گیا ہے تو اس دوا کا انجیکشن مرض مذکورہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔
برٹش میڈیکل جنرل سنہ ۱۹۲۲ء صفحہ نمبر ۱۹۵۵ اور میڈیکل پریس نومبر ۲۹ سنہ ۱۹۲۲ء
صفحہ نمبر ۴۹۹ - ان دو انگریزی رسالوں میں اس دوا کی اسقدر تعریف کی
گئی ہے کہ اگر کسی انسان کو شراب اور تمباکو پینے کی اسقدر لت ہو کہ خوراک
میں شامل ہو گئے ہوں۔ بغیر ان دو چیزوں کے زندگی محال ہو۔ اگر ان کو استعمال
کرے تو کچھ کام کر سکے ورنہ ہمیشہ سستی اور کاہلی کا عالم چھایا رہتا ہو۔ اگر
اپنی جیب میں خرچ برداشت کرنے کی گنجائش نہ ہو تو بھی دوسروں سے قرض
و دیگر نامناسب طرائق سے روپیہ حاصل کر کے اپنا شوق کو پورا کرنیکو تیار ہو
غرضکہ خواہش حد درجہ کی ہو تو بھی اس دوا کے انٹرامسکولر انجیکشن سے بہت جلد
اسکی خواہش دور ہو جاویگی۔ خواہش دور ہونا درکنار اس سے نفرت تک پیدا

ہو جاتی ہے۔

خوراک۔ ½ لغایت ۱ گرین۔

امیٹین بسمتھ آئڈائڈ

Emetine - Bismuth Iodide

امیٹین بسمتھ آئڈائڈ ٹیبلیٹ - ایک گرین۔

چند موقع پر دیکھا گیا ہے کہ جب امیٹین ہائڈرو کلورائڈ کے بار بار انجکشن سے مرض پیچش میں زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے وہاں امیٹین بسمتھ آئڈائڈ کی ٹیبلیٹ نے تعجب خیز اثر دکھلایا ہے۔ اسکی ٹیبلیٹ پر ایک قسم کا کوٹ (Coat) چڑھا رہتا ہے جسکی باعث یہہ دوا معدہ میں حل نہیں ہوتی ہے بلکہ آنتوں میں پہونچکر اپنا اثر دکھلاتی ہے۔ اگر کسی موقع پر یہہ معلوم ہو کہ گولی جیسی کی تیسی آنتوں سے خارج ہو گئی ہے تو اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک کیپسول (Capsule) میں رکھ کر دلا دینا چاہئیے۔ یہہ ایک قسم کا جیلی کا خول ہوتا ہے جس میں بد ذائقہ ادویات رکھ کر نگلوا دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے دوا نگلوا دینے پر وہ بغیر کسی متلی کے اندیشہ کے پہونچکر اپنا کام جاری کر دیتی ہے۔

خوراک۔ ۳ ٹیبلیٹ روزمرہ۔

نوٹ - یہہ دوا ہائپوڈرمک انجکشن کیواسطے نہیں ہے۔ صرف منہ کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ لیکن امیٹین ہائڈرو کلورائڈ کے بیان کے ساتھ اس کی ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے بیان کر دی گئی ہے۔

اسکوپولمین (ہائیوسین) ہائڈرو برومائڈ

Scopolamine (Hyoscine) Hydrobromide

اسکوپولمین (ہائیوسین) ہائڈرو برومائڈ ٹیبلیٹ۔ $\frac{1}{200}$ و $\frac{1}{100}$ و $\frac{1}{75}$ و $\frac{1}{50}$ گرین

یہہ دوا خاص طور پر اُسوقت استعمال کی جاتی ہے جبکہ دیوانگی و جنون انسان پر اپنا سکہ جما لیتے ہیں جس کے باعث مریض کو نہ اپنے آرام و تکلیف کا ہوش رہتا ہے اور نہ اس بات کا کہ وہ کیا کام کر رہا ہے۔ کبھی ہنستا ہے تو کبھی روتا ہے۔ کبھی کودتا ہے و اُچھلتا ہے۔ کبھی کبھی کپڑے پھاڑنے لگتا ہے۔ اگر کوئی اس کے ناموافق کہہ دیتا ہے تو اُس کو بُرا بھلا سنانے لگتا ہے۔ عزیزان تک کو گالی وغیرہ سنانے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک اپنے خاص الخاص رشتہ داروں کو دشمن تک سمجھنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں اس دوا کا انجکشن دینے سے اُس کے دماغ کو آرام ملتا ہے۔ تھوڑی دیر میں سو جاتا ہے۔ اکثر بخار میں بھی سرسام ہو جاتا ہے۔ جس کو بائو آنا بھی کہتے ہیں۔ اس میں بھی مریض بار بار چارپائی پر سے اُٹھ کر بھاگنے لگتا ہے۔ اِدھر اُدھر کی بکنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی اس دوا کا انجکشن نہایت مفید رہتا ہے

علاوہ ان کے یہہ دوا مرض مرگی اور نیند نہ آنے میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

خوراک۔ $\frac{1}{200}$ گرین سے $\frac{1}{100}$ گرین تک دیتے ہیں۔ اگر مرض دیوانگی ترقی کر گیا ہو تو $\frac{1}{75}$ گرین سے $\frac{1}{50}$ گرین تک دیا جا سکتا ہے۔

اسکوپولمین (ہائیوسین) معہ مارفین

Scopolamine (Hyoscine) + Morphine.

اسکوپولمین (ہائیوسین معہ مارفین-ٹیبلیٹ-

اسکوپولمین معہ مارفین بعض اوقات ایتھر (Ether) اورکلوروفارم Chloroform. کے عوض قبل آپریشن بیہوشی پیدا کرنے کے واسطے کام میں لایا جاتا ہے کیونکہ اس دوا کی تھوڑی ہی مقدار سے کافی بیہوشی پیدا ہوجاتی ہے اور علاوہ اس کے اس دوا کے استعمال کے بعد کسی قسم کا قبض ومتلی وغیرہ بھی نہیں ہوتی ہے- اس دوا میں ہر دو ادویات کی مناسبت ذیل کی مقدار کے موافق رہتی ہے-

اسکوپولمین (ہائیوسین) ہائڈروبرومائڈ............... $\frac{1}{150}$ گرین

مارفین ہائڈروبرومائڈ............... $\frac{1}{6}$ گرین

اوپر کی مناسبت کی ٹیبلیٹ کو آر- بی- (R. B.) کے نام سے پکارتے ہیں- اس کا سولیوشن تیار کرکے آپریشن کے $\frac{1}{2}$ گھنٹہ قبل انجیکشن کرتے ہیں- اگر دوسری مناسبت کی ٹیبلیٹ موجود ہیں جن کو آر- اے- (R.A.) کے نام سے موسوم کرتے ہیں- اُس کی ایک ٹیبلیٹ کا سولیوشن تیار کرتے ہیں اور اُسکو تین برابر حصے میں تقسیم کرکے پہلے حصہ کا $\frac{1}{2}$ ۲ گھنٹہ قبل آپریشن- دوسرے کا $\frac{1}{2}$ ۱ گھنٹہ اور تیسرے کا نصف گھنٹہ قبل اپریشن انجیکشن دیتے ہیں-

علاوہ اس کے اس دوا کا انجیکشن اُن حاملہ عورتوں کو بھی دیا جاتا ہے جنکے

درد زہ شروع ہو گئے ہوں جو چار پانچ منٹ کے فرق کے ہوتے ہوں اور ایک منٹ تک قائم رہتے ہوں۔ اس انجیکشن کا یہہ اثر رہتا ہے کہ حاملہ پر ایک قسم کی بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کو یہہ علم نہیں رہتا ہے کہ کون میرا بدن چھو رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ لیکن اس انجیکشن کر نیکے بعد اس بات کا آزمانا نہایت لازم ہے کہ حاملہ کو کسقدر ہوش باقی ہیں۔ اگر کچھ ہوش رہے ہے تو ۴۵ منٹ بعد $\frac{1}{100}$ گرین اسکوپولمین جن کو ہائیوسین بھی کہتے ہیں انجیکٹ کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد ایک ایک گھنٹہ کے دفعہ سے $\frac{1}{150}$ گرین اسکوپولمین کا انجیکشن دیتے رہنا چاہیئے تا وقتیکہ بچہ پیدا نہ ہو جاوے۔ تیماردار ڈاکٹر کو متواتر حاملہ کی دیکھ بھال نیز نبض کی نگہداشت رکھنا چاہیئے اور اگر ضرورت پڑے تو اسی طریقہ سے ایک ایک گھنٹہ پر انجیکشن دیتے رہنا چاہیئے۔ بچہ پیدا ہونیکے وقت حاملہ تھوڑا ضرور چھٹپٹاتی ہے۔ اسواسطے اس کو پکڑے رہنا چاہیئے۔ بچہ پیدا ہونیکے ایک لغایت ۲ گھنٹہ کے اندر اندر ہوش قائم ہو جاتے ہیں۔ ہوش آنے پر دریافت کیا جاوے کہ کیا ہوا تو حاملہ اس کا کچھ جواب نہیں دی سکتی ہے۔

نوٹ۔ یہہ دھیان رکھنا نہایت لازم ہے کہ یہہ انجیکشن صرف درد زہ ناقابل برداشت ہونے پر نیز بچہ نہ ہونے پر دئے جاتے ہیں۔ ورنہ دیگر حالت میں اسکی کوئی ایسی خاص ضرورت نہیں ہے بغیر سخت ضرورت اس کا انجیکشن کرنا دانشمندی میں شامل نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات ایسا تجربہ میں آیا ہے کہ اس طریقہ سے حاملہ معہ بچہ کی زندگی ذائع ہو گئی ہیں۔

خوراک۔ $\frac{1}{200}$ گرین سے $\frac{1}{100}$ گرین تک۔

اسکوپولمین (ہائیوسین کمپاؤنڈ

Scopolamine (Hyoscine) Compound.

اسکوپولمین (ہائیوسین) کمپاؤنڈ ٹیبلیٹ۔

اس کمپاؤنڈ میں علاوہ اسکوپولمین اور مارفین کا اٹروپین ہائڈرو برومائڈ اور ملایا جاتا ہے جن کی مناسبت ذیل میں درج ہیں۔

اسکوپولمین (ہائیوسین) ہائڈرو برومائڈ .... $\frac{1}{100}$ گرین

اٹروپین ہائڈرو برومائڈ .... $\frac{1}{200}$ گرین

مارفین ہائڈرو برومائڈ .... $\frac{1}{4}$ گرین

اس دوا کو ہم انھیں کام کے واسطے لا سکتے ہیں جن کے واسطے اسکوپولمین کو لاتے ہیں لیکن صرف فرق اتنا ہی ہے کہ اگر دیوانگی و جنونگی بڑھے ہوئے درجہ کی ہوتی ہیں تو اس دوا کا انجیکشن استعمال کرتے ہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے واسطے بھی دیا جا سکتا ہے:۔

خوراک - ایک ٹیبلیٹ۔

آئوڈین
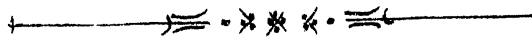
Iodine

اڈڈین۔ امپولس۔ ایک کیوبک سنٹی میٹر۔
یہہ دوا امپولس میں فروخت ہوتی ہے اور ہر ایک امپولس میں ذیل کی ادویات
تحریر شدہ مناسبت میں موجود رہتی ہیں۔

اڈڈین .... ۱/۵ گرین

پوٹیسیم آئوڈائڈ .... بمقدار بضرورت

اس سولیوشن میں آئوڈین اور پٹیشیم آئوڈائڈ اسقدر مقدار میں رہتے ہیں کہ
آئوڈین اسمیں محلول رہ سکے۔ اس دوا کا انجیکشن ہمیشہ انٹراونیس ہوتا ہے جسکی
تفصیل کی بابت ملاحظہ ہو بیان سیلائن انجیکشن۔ اس دوا کے انجیکشن سے تجربہ
میں دیکھا گیا ہے کہ امراض پلیگ اور نمونیہ کو بہت جلد شفا حاصل ہوتی ہے۔
خوراک۔ ایک کیوبک سنٹی میٹر۔
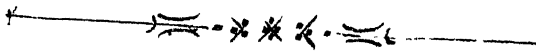
اسٹرک نائن سلفیٹ

Strychnine Sulphate.

اسٹرک نائن سلفیٹ۔ ایمپولس $\frac{1}{2}$ کیوبک سینٹی میٹر۔ و ٹیبلیٹ $\frac{1}{100}$ و $\frac{1}{60}$ و $\frac{1}{40}$ گرین۔

یہہ دوا عرق کی صورت میں تیار شدہ ملتی ہے۔ نصف کیوبک سینٹی میٹر کے ایمپولس میں $\frac{1}{60}$ گرین اسٹرک نائن سلفیٹ موجود رہتا ہے۔

اسٹرک نائن کچلے (*Nux Vomica*) سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کا علیحدہ انجکشن ہوتا ہے لیکن اکثر دیگر ادویات کے ساتھ ملا کر بھی دیا جاتا ہے۔ عموماً مارفین۔ اٹروپین۔ ڈجیٹلین وغیرہ کے ہمراہ اسکو استعمال کرتے ہیں۔ علیحدہ یعنی خالص صورت میں دو طرائق سے دلایا جاتا ہے۔ اول اسٹرک نائن سلفیٹ عرق کی حالت میں اور دوئم اسٹرک نائن ہائڈرو کلور ٹیبلیٹ کی حالت میں دیا جاتا ہے۔

جب انسان پر عزیز کی موت کی اچانک خبر سُنکر یا کسی زبردست نقصان کی خبر سُنکر غشی ہو جاتی ہے۔ دل اپنا کام بدستور حالت میں نہیں کرتا ہی اسوقت اس اسٹرک نائن کا انجکشن دیتے ہیں۔

جب مقدار سے زائد افیون کھالی جاتی ہے اور اُس کے زہر کا اثر بدن میں پھیل جاتا ہے نیند آنے لگتی ہے اُسوقت بھی اسٹرک نائن کا انجکشن مفید ثابت ہوا ہے۔ علاوہ افیون کے زہریلی مادہ کو یہہ کلورل (*Chloral*)

اور کلوروفارم Chloroform کے زہریلے مادّہ کو بھی پست کرتا ہے
عام طور پر جب نمونیا یا ٹائیفائڈ مرض میں مریض کا دل ٹھیک کام نہیں کرتا
ہے اس وقت اس کا انجیکشن سودمند ثابت ہوا ہے۔ لیکن اگر مریض ہاتھ پیر
اپنے مروڑتا ہو تو اس دوا کا انجیکشن نہیں کراتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ تنفس کو
بھی قاعدہ میں لاتا ہے۔

خوراک۔ ۳ لغایت ۲۵ قطرہ۔ ۶ گھنٹہ میں یک بار۔ دل اور تنفس ٹھیک ہونے
پر اس کا انجیکشن بند کرا دیا جاتا ہے۔ زیادہ انجیکشن کرنے سے اس کی مقدار
بدن میں اکھٹی ہو کر زہریلا اثر دکھلاتی ہے۔
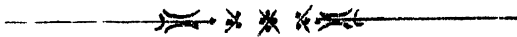
اسٹرک نائن کیکوڈائلیٹ معہ سوڈیم گلیسروفوسفیٹ

Strychnine Cacodylate and Sodium Glycerophosphate.

سوڈیم کیکوڈائلیٹ معہ سوڈیم گلیسروفوسفیٹ - ایمپولس - ایک کیوبک سینٹی میٹر یہ دوا بصورت عرق ایمپولس میں موجود رہتی ہے - ہر ایک ایمپولس میں ذیل کی ادویات ذیل کی مناسبت میں موجود رہتی ہیں -

اسٹرک نائن کیکوڈائلیٹ .... $\frac{1}{125}$ گرین

سوڈیم گلیسروفوسفیٹ .... $\frac{1}{2}$ گرین

یہ ایک نہایت عمدہ طاقت رساں ٹانک خیال کیا جاتا ہے - جب مریض ایک عرصہ کے بعد بیماری کی حالت سے اٹھتا ہے تو اس میں کمزوری حد درجہ کی ہو جاتی ہے چلتے پھرتے میں ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں - آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا رہتا ہے - غرضکہ معدہ بھی اسقدر کمزوری محسوس کرتا ہے کہ کھانا وغیرہ بھی قاعدہ سے ہضم نہیں ہوتا ہے - اس وقت معدہ نیز دیگر اعضاء کو طاقت پہنچانے کی غرض سے اس دوا کا انٹرامسکولر انجکشن دیا جاتا ہے -

علاوہ اس کے پٹھوں میں ڈھیلا ڈھالا پن آگیا ہو تو بھی اس دوا کا انجکشن نہایت تسلی بخش نتائج دکھلاتا ہے -

خوراک - یک کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۱۷ قطرہ -

اپوتھیسین
Apothesine.

اپوتھیسین ½ گرین ٹیبلیٹ۔

یہہ دوا بذات خود مرکب ہے اور سفید خورد۔ رودن کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ یہہ پانی اور ایلکوحال میں بہت جلد حل ہو جاتی ہے۔ یہہ عرصہ تک تھوڑی احتیاط سے اپنی اصلی حالت میں قائم رہ سکتی ہے۔ جلد خراب نہیں ہوتی ہے

جو کام کوکین انجیکشن کا ہے وہی اس دوا کا بھی ہے۔ یعنی چھوٹے چھوٹے آپریشن وغیرہ میں بدن کے کسی خاص حصّہ کو سُن کرنیکے واسطے استعمال کر سکتے ہیں تا کہ مریض کو نشتر کی تکلیف محسوس نہ ہو۔ یہہ ہم نے کوڈرینائن انجیکشن میں بتایا ہے کہ کوکین میں زہریلا مادّہ موجود رہتا ہے جو زائد مقدار میں استعمال کرنے پر تمام بدن میں پھیل کر اپنا اثر دکھلاتا ہے۔ اس واسطے اُس کے اثر کو محدود کرنے کے واسطے ایڈرنیلین ملا کر انجیکشن کرتے ہیں۔ زہریلی طاقت اپوتھیسین میں بھی ہے لیکن بہت کم۔ تقریباً کوکین کا ⅓ حصّہ اس واسطے اس کو بے خطر ہو کر زیادہ مقدار میں بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔ اس کا استعمال اس اصول پر منحصر ہے کہ جس حصّہ کو سُن بنانا ہو اُس کے مرکز میں اور حد کے چاروں طرف ½ لغایت ۳ فیصدی طاقت کا انجیکشن چند مقامات پر کرتے ہیں۔

اپوتھیسین بہت کثرت سے حلق کے غدود نکالنے۔ گلی ہوئی کھال کاٹنے انجائنس ہرنیا یعنی آنت اُترنے۔ زخم کو سینے چھاتیوں کو کاٹنے۔ منہ کے ملائم

آپریشن کرنے دانت اکھاڑنے میں بہت کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔
ایوقیسین ٹیبلیٹ ۱/۴ گرین وزن کی ہوتی ہیں۔ اگر ایک ٹیبلیٹ ۲۰ قطرہ یعنی ۱/۳ کیوبک سینٹی میٹر صاف پانی میں حل کیجاوے تو ۲ فیصدی طاقت کا سولیوشن بنجاویگا۔ ایوقیسین ٹیبلیٹ جو صرف دانت اکھاڑنیکے کام میں لائی جاتی ہیں کچھ حصہ ایڈرنیلین کا بھی رکھتی ہیں۔ ایک ٹیبلیٹ میں ہر دو ادویات ذیل مناسبت میں ہوتی ہیں۔

ایوقیسین .... ۱/۴ گرین

ایڈرنیلین .... ۱/۲۵۰ گرین

اگر ایک ٹیبلیٹ کو ۱۰ قطرہ پانی میں حل کر لیا جاوے تو دانت اکھاڑنیکے واسطے نہایت مناسب سولیوشن بن جاتا ہے۔ ایڈرنیلین ہونیکی وجہ سے خون زائد مقدار میں نہیں نکلتا ہے۔ اس سولیوشن کا دانت کے نزدیک مسوڑے میں انجکشن کرنیکے بعد دانت اکھاڑتے ہیں جس کی وجہ سے تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے۔
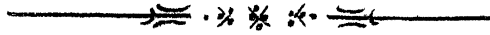
ارگوٹینائن سٹریٹ

Ergotinine Citrate.

ارگوٹینائن سٹریٹ ٹیبلیٹ۔ ۱/۲۰۰ و ۱/۱۵۰ گرین۔

عام طور پر بچہ پیدا ہونیکے بعد خون رحم یعنی بچہ دانی سے متواتر جاری رہتا ہی تا وقتیکہ کل صفائی نہ ہو جاوے لیکن کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ مقدار سے موافق زائد خون خارج ہونے لگتا ہے جسکی باعث کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل اور نبض کی رفتار میں فرق آجاتا ہے۔ ایسے موقع پر خون کو بند کرنیکے واسطے ارگوٹینائن سٹریٹ کا انجیکشن دلواتے ہیں۔ علاوہ اسکے اس دوا کا انجیکشن رحم کو سکوڑنے میں بھی مدد کرتا ہے۔ اگر اس دوا کے ساتھ اگر اسٹرک نائن ملا لیا جاوے تو بہتر ہوتا ہے کیونکہ اسٹرک نائن دل کو بھی طاقت پہونچاتا ہے۔

خورک۔ یک ٹیبلیٹ۔

—— • ✻ ✻ ✻ • ——

آئرن آرسینائٹ

Iron Arsenite.

آئرن ارسینائٹ۔ ایمپولس۔ ایک کیوبک سنٹی میٹر۔

اس دوا میں لوہے کا جزو ہے۔ اگر اس دوا کو بذریعہ منہ استعمال کراتے ہیں تو اس دوا کا لوہے کا ملا ہوا جزو علیحدہ ہو جاتا ہے جو لا محلول ہونیکے باعث اپنی ذاتی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ جن فوائد کی اس سے امید رکھی جاتی ہے بیکار رہتی ہے۔ اس لئے اس دوا کو بذریعہ انٹرامسکولر انجکشن اندر داخل کرتے ہیں۔ انٹرامسکولر انجکشن حسب معمول طرائق سے بامداد ہائپوڈرمک سرنج کیا جاتا ہے لیکن اسکی سوئیں گہری پٹھوں میں داخل کردی جاتی ہے اور دوا اندر پہنچادی جاتی ہے جہاں سے جذب ہوکر اپنا اثر نمایاں کرتی ہے۔ اس دوا کے ایمپولس میں آئرن آرسینائٹ کے ہمراہ ایمونیم سائٹریٹ بھی ملا رہتا ہے۔ جس کی مقدار ۶۵ ڈگرام ہوتی ہے۔ اس ملی ہوئی دوا کے وزن میں ۱۱ ملی گرام یعنی $\frac{1}{6}$ گرین لوہا دھات اور ۹ ملی گرام یعنی $\frac{1}{7}$ گرین آرسینس ایسڈ کا جزو رہتا ہے۔ ایمونیم سائٹریٹ اس غرض سے ملا دیا جاتا ہے کہ یہ لوہے اور ایسڈ کے حل ہونے میں مدد کرتا ہے۔

جب بوجہ مزمن یعنی پرانی پیچش انسان کے جسم سے خون کی تعداد کم ہو جاتی ہے یا نوجوان عورتوں کے بوجہ خرابی حیض خون کی مقدار کافی سے زائد خارج ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چہرہ زرد نظر آنے

لگتا ہے تو اس دوا کا انجیکشن استعمال کرتے ہیں۔
علاوہ اس کے جبکہ خون میں تعداد سفید جراثیم زیادہ ہوگئی ہو جس کے ہمراہ تلی بھی کسی قدر بڑھ گئی ہو تو بھی اس دوا کا انجیکشن سودمند پایا گیا ہے۔
اگر مرض کو رعشہ نے تنکار بنا رکھا ہو جسمیں اعضا خود بخود ہلتے رہتے ہوں تو بھی اس دوا کے انجیکشن سے تسلی بخش نتائج حاصل ہوتے ہیں۔
خوراک۔ ۱/۴ لغایت ایک کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۴ لغایت ۱۷ قطرہ

آئرن ارسینائٹ معہ اسٹرک نائن

Iron Arsenite and Strychnine

آئرن ارسینائٹ معہ اسٹرک نائن - ایمپولس (ایک کیوبک سینٹی میٹر) یہہ دوا مرکب ہے جس میں ذیل کی ادویات ہر ایک ایمپولس میں ذیل کی مناسبت میں موجود رہتی ہیں -

آئرن ارسینائٹ معہ امونیم سائٹریٹ .... ۰.۰۶۵ گرام

اسٹرک نائن نائٹریٹ .... ۰.۰۰۱ گرام

یہ دوا علاوہ اُن امراض کے جن کو خالی آئرن آرسینائٹ فائدہ پہنچاتا ہے کمزوری رفع کرنے میں - کھوئی ہوئی تندرستی کے حاصل کرنے میں یکتا ہے - اسواسطے جن مریضوں کو کمزوری صد درجہ کی ہوگئی ہو تو اس دوا کا انجکشن بمقابلہ خالی آئرن ارسینائیٹ کے زیادہ مفید ہوگا -

خوراک ۱/۴ تا ایک کیوبک سینٹی میٹر (۴ تا ۱۶ قطرہ)
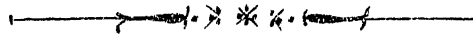
آئرن سٹریٹ

Iron Citrate.

آئرن سٹریٹ - ایمپولس - ایک کیوبک سینٹی میٹر۔

اس دوا میں صرف لوہا اور امونیم سائٹریٹ ہی رہتا جس کے ہر ایک ایمپولس میں ۱ء گرام وزن رہتا ہے۔ یہ دوا بھی مزمن ہچش نیز خرابی حیض جسمیں خون زائد مقدار میں خارج ہوتا ہے اور ہو چکا ہو مفید ہے۔

خوراک۔ ¼ لغایت ½ کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۴ لغایت ۸ قطرہ۔

اسٹروپنتھون - ہلکا

Strophanthone Dilute.

اسٹروپنتھون - ایمپولس - ایک کیوبک سینٹی میٹر۔

یہ دوا اسٹروپنتھس کومبے نامی بیج سے خاص طور پر ہائپوڈرمک اور انٹرا وینس انجکشن کیواسطے تیار کیجاتی ہے۔ یہ عرق کی صورت میں ہوتی ہے۔ ہر ایک کیوبک سینٹی میٹر اسٹروپنتھون میں ۱/۶۵ گرین اسٹروپنتھون رہتا ہے۔

آجکل روزمرہ اس دوا کی ضرورت اور قدر بڑھتی جا رہی ہے۔ ابھی تک دل کو اور نبض کو طاقت دینے کے واسطے ڈجیٹیلین ایک لاثانی دوا سمجھی جاتی تھی لیکن چند موقع پر اس کا یعنی ڈجیٹیلین کا استعمال بوجہ چند حالات مریض مانع ہے۔ ان حالتوں میں اسٹروپنتھون کا انجکشن کرتے ہیں اور تجربہ اور کیفیت

سے ثابت ہو رہا ہے کہ یہہ بہت اچھا کام دکھلا رہا ہے۔
یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ چند موقع پر جبکہ ڈجیٹیلین کے انجیکشن سے کچھ تسلی بخش شفا
نہیں حاصل ہوا ہے اُن موقعوں پر اسٹروپنتھوں کے انجیکشن سے بہت جلد
آرام ہوا ہے۔ دل کو اسقدر جلد طاقت دیتا ہے کہ اسکا استعمال روز بروز رائج
ہو رہا ہے اور بہت ممکن ہے کہ جلد اسکو ڈجیٹیلین کا مقام ملجاوے۔ علاوہ اسکے
اس کا اثر عرصہ تک قائم بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ یہہ بدن کے اندر جمع ہو کر نہیں
رہتا ہے اس وجہ سے آجکل اسکی ایک بہترین دل کو طاقت دینے والوں میں
شمار ہونے لگی ہے۔
خوراک۔ سبکٹینیس انجیکشن کیواسطے ایک کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۱۷ قطرہ دا انٹراوینس
انجیکشن کے واسطے نصف کیوبک سینٹی میٹر یعنی $\frac{1}{2}$ ۸ قطرہ کا انجیکشن دیا جاتا ہے

———— ※ ※ ※ ————

اسپارٹائن سلفیٹ

Spartine Sulphate.

اسپارٹائن سلفیٹ۔ٹیبلیٹ ½ گرین۔

جسوقت مرض استسقا جس کو بزبان انگریزی ڈراپسی (Dropsy) کہتے ہیں اپنا سکہ جمالیتا ہے تو اس دوا کا انجیکشن نہایت سودمند ثابت ہوا ہے اس مرض میں خون کا دوران رک جاتا ہے یا قوت جاذبہ کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے بہت تھوڑا آب و خون جذب ہو سکتا ہے۔ اسوجہ سے کسی غلاف میں پانی بھرنے و جمع ہونے لگتا ہے۔جگر ضعیف ہوجاتا ہے۔جس کی وجہ سے قوت ہاضمہ میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اعضاء رئیسہ یعنی قلب و دماغ پر اثر محسوس ہونے لگتا ہے۔اکثر سرد پانی و برف کے استعمال میں جگر کی خرابی سے اچھی طرح غذا ہضم نہیں ہوتی ہے اور تمام بدن میں منتشر ہوکر جسم کے مسامات میں نفوذ کرجاتی ہے۔ تمام جسم میں چمکیلا ورم آجاتا ہے جس کو انگلی سے دبایا جاوے تو اس مقام پر گڑھا پڑجاتا ہے جو بعد میں انگلی ہٹا لینے سے تھوڑی دیر میں پُر ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں نیز خون کے دوران کو حسب معمول لانے کے واسطے اس دوا کا انجیکشن کرایا جاتا ہے۔علاوہ اسکے یہہ دوا مرض گُردہ میں پیشاب خارج کرانیکے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے۔

خوراک۔ ½ گرین۔

اوویرین سبسٹینس

Ovarian Substance.

اوویرین سبسٹینس - امپولس - یک کیوبک سنٹی میٹر -

یہہ دوا اوویری کے تمام جزوں سے تیار کی جاتی ہے جس میں کورپس لیوٹیم بھی شامل ہوتے ہیں - جب کسی عورت کے رحم یا فرج کی بے قاعدہ پرورش ہونے کے باعث وہ حصّہ حسب المعمول نہیں ہوتے ہیں - غرضیکہ ان میں کوئی نقص موجود رہتا ہے تب اس دوا کا انجیکشن بہت فائدہ دیتا ہے -

عمر کافی ہونے پر حیض بند ہونیکے وقت جب کوئی خرابی واقع ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے درد وغیرہ ہونے لگتا ہے تب بھی اس دوا کا انجیکشن نہایت تسلی بخش نتایج دکھلاتا ہے -

خوراک - روزمرّہ یا تیسرے روز ایک کیوبک سنٹی میٹر کا انٹرامسکولر انجیکشن دیا جاتا ہے -

---

اوویرین ریزیڈیو

Ovarian Residue.

اوویرین ریزیڈیو - امپولس - ایک کیوبک سنٹی میٹر -

یہہ دوا اوویرین ٹشیو سے تیار کی جاتی ہے جس سے کورپورا لیوٹما

Corpora Lutea دور کردیا جاتا ہے۔

جب کسی عورت کو ماہواری قاعدہ سے نہ ہوتا ہو۔ مہینہ میں یک بار سے زائد مرتبہ ہو جاتا ہو۔ یا حیض تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہو۔ بعد میں درد سے ہونے لگتا ہو۔ حیض کے جاری ہونے سے ایک ہفتہ پہلے کمر و پیڑو میں درد ہو جاتا ہو۔ درد سر ہو کر خفیف بخار بھی ہو جاتا ہو۔ بعض اوقات چکر آتے ہوں طبیعت مالش کرتی ہو۔ غرضکہ حیض تھوڑی مقدار و تکلیف سے ہوتا ہو تو اس دوا کا انجکشن نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

یہہ دوا حیض کی ہر ایک خرابی کو دور کرتی ہے۔ اگر حیض کی خرابی کے اسباب یہہ ہوں کہ رحم پر بند جھلی ہو۔ یا بہت کم کھلی ہو جس کی وجہ سے مکمل کارروائی نہ ہو سکے۔ تنگی فرج جو بوجہ تکلیف وضع حمل ہو گئی ہو یا قدرتی ہو گلٹی و گرمی اور ورم رحم یا فرج عین الرحم کا بند ہو جاتا ہو۔ محرکات۔ شہوت۔ ورم خصیۃ الرحم کا بے قاعدہ ہو جاتا ہو۔ جسکی وجہ سے نطفہ تک قائم نہ ہوتا ہو غرضکہ بانجھپن تک کا مرض قرار دیا گیا ہو تو بھی اس دوا کا انجکشن کامیاب رہتا ہے۔

خوراک ۔ روزمرہ یا تیسرے روز ایک کیوبک سینٹی میٹر کا انٹرامسکولر انجکشن دیا جاتا ہے۔
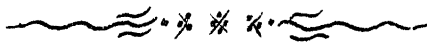
بسمتھ سیلی سائلیٹ

Bismuth Salicylate.

بسمتھ سیلی سائلیٹ - ایمپولس - ۲ گرین -

ہر ایک ایمپولس میں ۲ گرین خالص بسمتھ سیلی سائلیٹ بہت باریک سفوف کی صورت میں ایک کیوبک سینٹی میٹر زیتون کے تیل میں ملا ہوا ہوتا ہے جسمیں ۳ فیصدی کلورٹون ہمرشتہ رہتا ہے - کلورٹون کے ملانے سے انجکشن کرنے پر درد نہیں معلوم ہوتا ہے اور انجکشن کے مقام پر جلن محسوس نہیں ہوتی ہے -

اس دوا کا انجکشن بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج پٹھے کے اندر یعنی انٹرامسکولر انجکشن کیا جاتا ہے - جب مرض آتشک اپنا سکہ جما لیتا ہے جسمیں شروع حالت میں اعضاء تناسل پر ایک خارش و جلن کرنے والی لائن معلوم ہوتی ہے و ایک آبلہ بن جاتا ہے دو تین یوم بعد آبلہ پھوٹ کر زخم بنجاتا ہے - جس کے چاروں طرف اُبھرے ہوئے کنارے معلوم ہوتے ہیں - مواد بہت کم خارج ہوتا ہے - بعد میں جسم پر گلابی رنگ کے دانے (جو شروع میں بازو و چھاتی کے اوپر نکلتے ہیں) نکلنے شروع ہوجاتے ہیں - جن کا رنگ تبدیل ہوکر تانبے کے مانند سیاہی مائل ہوجاتا ہے - ہاتھ پاؤں کے تلوؤں و بعض وقت ہتھیلیوں پر چھاجن و چمپل (خراب پھوڑا) وغیرہ ہوجاتے ہیں - ایسی حالت میں بھی اس دوا کا انجکشن نہایت فائدہ مند رہتا ہے - غرضیکہ چھوٹے بڑے نیز آتشک کی ہر ایک صورت میں یہہ دوا سود مند رہتی ہے -

خوراک - ایک کیوبک سینٹی میٹر -

پٹیوٹرین

Pituitrine.

پٹیوٹرین - امپولس - ½ یا ایک کیوبک سینٹی میٹر۔
ہم نے ایڈرنیلین کلورآئڈ کے بیان میں یہہ بتلایا ہے کہ وہ نکلتے ہوئے خون کو روکنے والا نیز خون کے دوران کو تیز کرنے والی خاص دوا ہے۔ پٹیوٹرین بھی خون کے دوران کو تیز کرنے والی ایک خاص الخاص دوا سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس کام کے واسطے ایڈرنیلین کلورآئڈ کے مقابلہ اس کو ترجیح دیتے ہیں جسکی خاص وجہ یہہ ہے کہ اسکا اثر زائد عرصہ تک قائم رہتا ہے۔
علاوہ اس کے دل کو طاقت پہنچانے کے واسطے بھی یہہ نہایت کارآمد دوا خیال کی جاتی ہے جس وقت مرض ہیضہ میں زیادہ قے اور دست ہونیکے باعث خون میں نمک اور پانی کا جز کم ہو جاتا ہے۔ نمک اور پانی کم ہونے پر دل کی رفتار میں فرق آجاتا ہے۔ آہستہ آہستہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس وقت دل کو طاقت پہنچانے کے واسطے اس کا انجیکشن کیا جاتا ہے۔ جب کسی بدخبر کو سنکر یکایک دل آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے۔ کبھی چلتے چلتے رک جاتا ہے رک کر پھر چلنے لگتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چند منٹوں میں دل اپنا کام چھوڑنے والا ہے تو بھی اسکا انجیکشن کرتے ہیں۔ کسی بڑے اوپریشن ہونیکے بعد جس سے کثیر تعداد میں خون خارج ہوا ہو اور یہہ اندیشہ ہو کہ اسکا دل پر پورا اثر ہونیوالا ہے تو بھی اس دوا کو ہمدم خیال کیا جاتا ہے۔ مرض نمونیا۔ فتھیریا یعنی خناق وبائی *Diphtheria.*

پیریٹونٹس (Perilonitis) وابنڈوکارڈیٹس Endocarditis
میں بھی جبوقت دل پر اثر محسوس ہوتا ہے بغرض طاقت اسکا انجکشن کیا جاتا ہے۔
ڈفتھیریا یا جس کو خناق دبائی کہتے ہیں ایک بڑا خوفناک وخطرناک مرض ہے جسمیں
حلق کے اندر ورم ہوکر تنفس کی نالیاں ایک خاص قسم کے پردہ سے ڈھک جاتی
ہیں۔ جس کے ہمراہ نیز سر درد اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض پست ہمت۔ نڈھال
سست ہو جاتا ہے۔ غنودگی۔ گردن میں اکڑاؤ۔ آواز کا بھاری ہو جانا۔ حلق
میں سوزش فوراً معلوم دینے لگتی ہے۔ دلپر اسقدر زبردست اثر ہوتا ہے
کہ ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چند منٹ میں اس کا کام پورا ہونیوالا ہے۔
اس طریقہ سے جلد خبر نہ لینے پر مریض جلد اجل کا شکار بنکر راہ عدم کو کوچ کرتا
ہے۔ اسی طریقہ سے پیریٹونٹس (Peritonitis) بھی ایک
خطرناک مرض ہے جسمیں معدہ کا خول جسکو انگریزی میں پیریٹونیم سے
(Peritonium) نام سے پکارتے ہیں متورم ہو جاتا ہے جس کا
دلپر بہت جلد اثر ہوتا ہے۔ علاوہ ان کے مرض اینڈوکارڈیٹس میں دل کے خول
اینڈوکارڈیم (Endocardium) کے اندرونی حصّہ
پر کچھ روئے جمع ہو جاتے ہیں جس کے باعث خون کے دوران میں فرق پیدا
ہو جاتا ہے جس کا دل کی رفتار نیز چال پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ان سب امراض میں
دل کو طاقت پہنچانے کے واسطے اس دوا کا انجکشن لاثانی ہے۔
بچّہ پیدا ہونے کے بعد اکثر رحم کے سکڑ جانے کی وجہ سے درد رُک رُک کر ہوتے
رہتے ہیں اکثر کم از کم ۲ گھنٹے تک درد متواتر رہتے ہیں لیکن بعض عورتوں کے

زائد عرصہ تک اور سخت تکلیف سے جاری رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں رحم کو حسب معمول حالت میں لانے کے واسطے اس انجیکشن کو کرتے ہیں جس سے درد میں بہت جلد کمی ہو جاتی ہے۔

جبکہ شریان کمزور ہو جاتی ہیں جن میں سے اکثر خون جاری ہونے لگتا ہے مثلاً نکسیر کا جاری ہونا اس میں بھی اس دوا کا انجیکشن تسلی بخش نتائج دیتا ہے

بعض عورتوں کو حیض زیادتی سے آتا ہے۔ معمول سے زیادہ دن تک جاری رہتا ہے یا ایک ماہ میں چند مرتبہ جاری ہونے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے۔ چکر آنے لگتے ہیں۔ جسم کمزور رنگ زرد۔ پیڑو میں درد۔ بعض وقت پیروں پر ورم آجاتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی اس کا انجیکشن کارآمد ثابت ہوا ہے۔

موسم گرما کے شروعات میں اکثر زکام ہو جاتا ہے۔ از حد چھینکیں آتی ہیں۔ ناک اور حلق میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ چیرتا ہوا درد سر رہتا ہے۔ جس کو (ہے فیور) Hay Fever کہتے ہیں۔ اس مرض میں بھی یہ دوا سود مند رہتی ہے۔

امراض دمہ۔ تنفس کا رک جانا وغیرہ میں بھی اس دوا کا انجیکشن کرتے ہیں۔

خوراک۔ آپریشن کے بعد ایک لغایت دو کیوبک سینٹی میٹر۔ افسوس ناک خبر سننے پر ۱/۲ لغایت ایک کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۲ لغایت ۱۷ قطرہ ہمراہ گرم سلائن سولیوشن کا انٹراوینس انجیکشن کرنا چاہیئے۔ معمولی خوراک۔ ایک کیوبک سینٹی میٹر۔

پٹیشیم پرمینگینیٹ

Potassium Permanganate.

پٹیشیم مینگنیٹ ٹیبلیٹ - ۲ گرین -

یہہ عام اصول تقریباً سب کو ہی معلوم ہے کہ تندرستی قائم رکھنے کیواسطے انسان کو کم از کم دن میں ایک مرتبہ اپنے جسم کے تمام حصوں کو صاف کرنا چاہیئے - غرضکہ قدیم ہندوستان میں پھیپھڑے وغیرہ تک کو سانس روک کر صاف کیا کرتے تھے اور وہ طریقہ آجکل مروّج ہے - اس اصول کی پابندی عورتوں میں بھی لازم ہے - لیکن دیکھا گیا ہے کہ بہت کم عورتیں ایسی ہیں جو اپنے اعضائے تناسل کو صاف کرتی ہیں - اسکو صاف نہ کرنے سے طرح طرح کے امراض پیدا کر لیتی ہیں - اگرچہ کچھ صاف بھی کرتی ہیں تو ان کے طرز و طرائق نہایت پرانے ہیں جن کی وجہ سے کافی صفائی نہیں ہو پاتی ہے - اس کو صاف کرنیکے واسطے اور سفید رطوبت کے خارج ہونے کے مرض سے رہائی حاصل کرنیکے واسطے اس دوا کی ایک ٹیبلیٹ ۲۰ اونس گرم پانی میں حل کر کے بذریعہ ڈوش اندر پہنچانا چاہیئے -

یہہ اوزار زیادہ پیچیدہ نہیں ہے جس کا بیان ہم سمپل انجیکشن میں بالتفصیل کر آئے ہیں - اس میں ایک اینمل چڑھا ہوا برتن ہوتا ہے جس میں اوپر ایک کنڈا لگا رہتا ہے - اس کنڈے کی مدد سے یہہ اوزار دیوار پر تقریباً ۵ فٹ کی اونچائی پر کسی کیل میں لٹکا دیا جاتا ہے - اس برتن کے نیچے کے حصے میں ایک اینمل چڑھی ہوئی نلی لگی رہتی ہے - اس نلی میں ربڑ کی نلی لگی رہتی ہے جو

تقریباً ۲ گز لمبی رہتی ہے۔ ربڑ کی نلی کے دوسرے کنارے پر ایک قسم کی لکڑی کی ٹونٹی لگی رہتی ہے۔ اس ٹونٹی کے کھلنے سے برتن میں سے پانی باہر نکل سکتا ہے اور نکلتے ہوئے پانی کو روکا جاسکتا ہے۔ اس آلہ کو اوپر دئیے ہوئے طریقہ سے بنائے ہوئے سولیوشن سے بھر لیتے ہیں۔ مریضہ کو لیٹنے کے واسطے کہتے ہیں۔ اس ڈوش کی ٹونٹی میں ویجائنل ٹیوب لگا کر اس ٹیوب کو اعضائے تناسل زنان میں داخل کرتے ہیں۔ اب ٹونٹی کھول دیتے ہیں۔ اسکے کھلنے پر دوا اندر پہونچ جاتی ہے۔ اگر بچہ پیدا ہونیکے بعد بھی اس ڈوش کی ضرورت پڑے اسی طرز عمل کو اختیار کرتے ہیں۔ اس دواکے ڈوش دینے سے مستورات کو مرض لیکوریا میں نہایت تسلی بخش شفا حاصل ہوئی ہے۔

اگر کسی مریضہ کو سوزاک کی بیماری ہو تو بھی اس دوا کا پیشاب کی نالی میں بذریعہ ڈوش وغیرہ انجیکشن کیا جاتا ہے۔ ایک ٹیبلیٹ ۸ اونس گرم پانی میں ملا کر انجیکٹ کرتے ہیں۔ بغرض مفصل حالات ملاحظہ ہو باب سمپل انجیکشن بیان یوریتھرل انجیکشن۔ صفحہ نمبر

اگر کسی انسان کو سانپ نے کاٹ لیا ہے تو بھی اس دوا کا انجیکشن کرتے ہیں جس کا طرز عمل یہہ ہے کہ جس مقام پر سانپ کاٹتا ہے اس کے چار پانچ انچہ دوری پر بدن کو ادھر ادھر خوب زور سے ریشم کے دھاگے سے باندھ دیتے ہیں تاکہ خون کا دوران آزادانہ صورت میں قائم نہ رہے۔ اگر یہہ بدستور رہیگا تو خون میں زہر فوراً اثر کر جادیگا اور زندگی سے ناامید ہونا پڑیگا اس طریقہ سے خون کو روکنے سے زہر ملا مادہ بدن میں سرایت نہیں کر پاتا ہے۔

اب اس مقام کو جہاں سانپ نے کاٹا ہے ایک صاف چاقو سے کھرچتے ہیں
اور سفوف کئے ہوئے پٹیشیم پرمینگنیٹ سے رگڑتے ہیں - اسی درمیان میں
ایک فیصدی طاقت کے سولیوشن کا اس زخم پر اور اس کے چاروں طرف کافی
دور تک ہائپوڈرمک انجکشن کرتے ہیں -
خوراک - ایک ٹیبلیٹ گرم پانی میں -

پائلوکارپین نائٹریٹ

Pilocarpine Nitrate.

پائلوکارپین نائٹریٹ ٹیبلیٹ - $\frac{1}{4}$ گرین
یہہ خاص طور پر اسوقت کام آتی ہے جب گردہ کی شکل - صورت نیز بناوٹ
میں کوئی فرق پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے پیشاب سفیدی مائل مانند البیومین
کے آنے لگتا ہے - خون سے پیشاب وغیرہ مکمل طور پر علیحدہ نہ ہونے کے باعث
جسم کا کوئی حصہ پھول آتا ہے -
جب پسینہ لینا منظور ہوتا ہے تو اس دوا کا انجکشن کرتے ہیں - اس دوران
میں مریض کو کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھکے رہتے ہیں ورنہ ہوا لگ کر درد نیز ورم
جسم میں پیدا ہونیکا اندیشہ رہتا ہے -
جب بیلاڈونا - مرکری (پارہ) - ہائیوسامس کا زہریلا مادہ بدن میں اثر
کر جاتا ہے تو اسوقت بھی اس دوا کا انجکشن سودمند ثابت ہوا ہے -

علاوہ اس کے پلوریسی۔ نمونیا۔ گٹھیا۔ مرگی۔ دمہ وغیرہ میں بھی اس دوا کو استعمال کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال کرنے سے قبل مریض کے دل کا امتحان کر لینا چاہیئے۔ اگر دل کمزور ہے تو اس دوا کو کبھی بھی استعمال نہیں کرنا چاہیئے ورنہ نتیجہ ہمیشہ بد ہوگا۔

خوراک - ½ گرین تک۔

پٹریسین
Pitressin.

پٹریسین۔ امپیولس۔ نصف کیوبک سینٹی میٹر

اس دوا کو پہلے ویسوپریسین کے نام سے پکارتے تھے۔ اس دوا کا خاص استعمال قبل کسی بڑے آپریشن کے ہوتا ہے۔ اگر کسی مریض کا دل کمزور خیال کیا جاتا ہے تو اسکو قبل اور بعد آپریشن اس دوا کا انجیکشن دیتے ہیں تاکہ اس کے دل کو کسی قسم کا دھکا محسوس نہ ہو۔

جب کسی مریض کو ذیابطیس کی شکایت رہتی ہے جس میں پیشاب کے ہمراہ شکر جانے لگتی ہے تو بھی اس دوا کا انجیکشن سودمند ثابت ہوا ہے۔

علاوہ ان کے خون کو روکنے نیز اس دباؤ کو بڑھانے کے واسطے بھی اس دوا کو استعمال کرتے ہیں۔

خوراک - نصف کیوبک سینٹی میٹر

تھروپروٹین سولیوشن

Thyroprotein Solution.

تھروپروٹین سولیوشن۔ امپولس۔ $\frac{1}{50}$ گرین ایک کیوبک سینٹی میٹر مین ہر ایک امپول مین $\frac{1}{50}$ گرین تھروپروٹین اسٹریلائز ڈ سیلائن سولیوشن معہ ۵ء فیصدی کلورٹون ملا ہوا رہتا ہے۔ کلورٹون اسکو حفاظت سے قائم رکھنے کے واسطے رکھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر بیب Dr. Beebe باشندے نیویورک امریکہ نے اپنے نو ایجاد طریقہ سے تندرست تھرو ئڈ گلٹی سے جو نرخرہ سے ملی رہتی ہے یہہ دوا تیار کی ہے۔ قدرتاً اسمیں ۳۳ء فیصدی جز آوڈین کا موجود رہتا ہے۔

جب گلے کی کسی گلٹی کے متورم ہو جانے کے باعث گلے کے اگلے حصہ پر ایک قسم کا پھوڑا نکل آتا ہے تو اس دوا کا انجیکشن نہایت مفید پایا گیا ہے۔

علاوہ اسکے جب آنکھ کا ڈیلا اپنی حسب معمول جگہ سے آگے نکل آتا ہے جسکی باعث بینائی میں فرق پیدا ہو جاتا ہے تو اس دوا کا انجیکشن نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

خوراک۔ یک لغایت دو کیوبک سینٹی میٹر۔

ٹیوبرکیولن
Tuberculin.

ٹیوبرکیولن۔ ٹیبلیٹ۔

یہہ دوا دو اقسام کی ٹیبلیٹ میں فروخت ہوتی ہے۔ پہلی (بی۔ ای) کے نام سے پکاری جاتی ہے دوئم (ٹی۔ آر) کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ ہر دو قسم کی ٹیبلیٹ پانچ اقسام کی طاقت میں ملتی ہے۔ یہہ گولیاں شیشے کی نالیوں میں ملتی ہیں جن میں ہر ایک نلی میں دس ٹیبلیٹ موجود رہتی ہیں۔ ہر قسم کی ٹیبلیٹ میں ذیل میں اُن کے آگے ٹیوبرکیولن کی مقدار دی ہوئی ہے۔

پہلی طاقت والی ٹیبلیٹ .... $\frac{1}{10000}$ ملی گرام

دوسری طاقت والی ٹیبلیٹ .... $\frac{1}{1000}$ ملی گرام

تیسری طاقت والی ٹیبلیٹ .... $\frac{1}{100}$ ملی گرام

چوتھی طاقت والی ٹیبلیٹ .... $\frac{1}{10}$ ملی گرام

پانچویں طاقت والی ٹیبلیٹ .... ۱ ملی گرام

یہہ ٹیبلیٹ سل دق کے مریض کو دلوائی جاتی ہیں۔ آجکل اس مرض کی کثیر تعداد میں زندگی ذائع ہو رہی ہیں جسکی وجہ سے آجکل بہت کم ایسے اشخاص نکلیں گے جو اس شدید مرض سے واقف نہ ہوں۔ اس مرض کی مکمل شناخت بذریعہ سٹیتھسکوپ ممکن ہے جسکی آوازوں کا حال مفصل طور پر ہمارے رسالہ بنام رہنمائے سٹیتھسکوپ میں دیا ہے جس کو اس موقع پر بیان کرنا مضمون کی حد سے باہر

جاتا ہے۔ ہاں علاوہ اسکے عام شناخت یہہ ہے کہ حرارت یا بخار سہ پہر کو ہو جاتا ہے
ٹھسکے کی خشک وٹھائیں ٹھائیں کی آواز نکلنے والی کھانسی ہوتی ہے۔ اکثر بلغم بھی
نکلتا ہے۔ طبیعت متفکر رہتی ہے۔ بھوک بہت کم ہو جاتی ہے۔ جب غیر ہضم
غذا خارج ہونے لگتی ہے تب بھوک بڑھ جاتی ہے۔ خواہ بھوک کم ہو یا زیادہ
کمزوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ پسینہ زیادہ نکلنے لگتا ہے۔ چہرہ بارونق
بنا رہتا ہے۔ ترقی پا جانے پر پھیپھڑوں سے خون آنے لگتا ہے پھیپھڑوں
میں ٹیوبرکیولس سمیت کی وجہ سے انجماد خون ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ مواد بڑھ جاتا
ہے۔ پھیپھڑے سڑ جاتے ہیں اور مریض ختم ہو جاتا ہے۔ اس مرض کیلئے
اس دوا کا انجیکشن استعمال میں لایا جاتا ہے۔

اس دوا کا استعمال نیز انجیکشن نہایت آسان ہے۔ ان انجیکشن میں اول
سب سے کم طاقت والی ٹیبلیٹ سے شروع کرتے ہیں یعنی $\frac{1}{10}$ ملی گرام والی
ٹیبلیٹ کو اگلے صفحہ پر دئے ہوئے نقشہ کے مطابق صاف پانی میں حل کر لیتے ہیں
پانی کی مقدار کسی حالت میں دس کیوبک سینٹی میٹر سے زائد نہیں لیتے ہیں۔
شروع میں ۱ کیوبک سینٹی میٹر پانی لیتے ہیں اور آہستہ آہستہ گھٹاتے جاتے ہیں
ایک مرتبہ میں اس بنے ہوئے سولیوشن میں سے ایک کیوبک سینٹی میٹر سے
زائد کا انجیکشن نہیں دیتے ہیں۔ پہلی مرتبہ انجیکشن دینے کے بعد الغا ...
کے بعد پھر ٹیبلیٹ کو تقریباً ۸ کیوبک سینٹی میٹر پانی میں حل کرتے اور اسکا ایک
کیوبک سینٹی میٹر انجیکشن کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے ہر مرتبہ تھوڑے تھوڑے
پانی کی مقدار میں حل کرکے انجیکشن دینے کے بعد دوسری طاقت والی

ٹیبلیٹ سے اسی طریقہ پر انجکشن کرتے ہیں۔

پہلی مرتبہ۔	ایک ٹیبلیٹ	۱۰ کیوبک سینٹی میٹر صاف پانی میں ملاکر
دوسری مرتبہ۔	//	۸ر۷ // // // // //
تیسری مرتبہ	//	۳ر۶ // // // // //
چوتھی مرتبہ	//	۵ // // // // //
پانچویں مرتبہ	//	۴ // // // // //
چھٹی مرتبہ۔	//	۱ر۳ // // // // //
ساتویں مرتبہ	//	۵ر۲ // // // // //
آٹھویں مرتبہ	//	۲ // // // // //
نویں مرتبہ	//	۶ر۱ // // // // //
دسویں مرتبہ	//	۳ر۱ // // // // //

پہلی مرتبہ طاقت والی ٹیبلیٹ سے انجکشن کرنیکے بعد دوسری طاقت والی ٹیبلیٹ سے بالکل اسی طریقہ سے دس انجکشن کرتے ہیں۔ اور اسکے بعد تیسری طاقت والی ٹیبلیٹ سے کرتے ہیں۔ وعلیٰ ہٰذا اسی طریقہ سے چوتھی اور پھر پانچویں طاقت والی ٹیبلیٹ کو استعمال میں لاتے ہیں۔

اس انجکشن کیواسطے پارک۔ ڈیوس کمپنی نے ایک خاص پچکاری تیار کی ہے جس میں ایک کیوبک سینٹی میٹر کا نشان ۱۰۰ حصوں میں منقسم رہتا ہے۔ اس پچکاری کی مدد سے انجکشن میں نہایت زیادہ سہولیت ہو جاتی ہے اور دوا مناسب مقدار میں بدن کے اندر پہنچائی جا سکتی ہے۔ اگر اس پچکاری کی مدد

سے ڈائلیوشن تیار کرنا منظور ہے تو یہ طرز عمل ہے کہ پہلے $\frac{1}{100000}$ ملی گرام والی ٹیبلیٹ پچکاری کے بیرل میں ڈالدیتے ہیں۔ اسکے بعد صاف جل ایک کیوبک سینٹی میٹر کی مقدار کے برابر بیرل کے اندر بذریعہ پسٹن کھینچ لیتے ہیں ٹیبلیٹ اسمیں حل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد نیچے دئے ہوئے نقشے کے مطابق $\frac{1}{10}$ کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۱ر سے لیکر $\frac{8}{10}$ کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۸ر تک استعمال کرتے ہیں۔ انجیکشن ۷ لغایت ۱۰ یوم کے وقفہ سے دئے جاتے ہیں۔

مرتبہ	مقدار جو انجیکٹ کی جائے				
پہلی	۱ر	〃	〃	〃	〃
دوسری	۱۳ر	〃	〃	〃	〃
تیسری	۱۶ر	〃	〃	〃	〃
چوتھی	۲۰ر	〃	〃	〃	〃
پانچویں	۲۵ر	〃	〃	〃	〃
چھٹی	۳۲ر	〃	〃	〃	〃
ساتویں	۴۵ر	〃	〃	〃	〃
آٹھویں	۵۰ر	〃	〃	〃	〃
نویں	۶۳ر	〃	〃	〃	〃
دسویں	۸۰ر	〃	〃	〃	〃

اوپر دئے ہوئے طریقے سے پہلی طاقت والی ٹیبلیٹ کا انجیکشن کرنے کے بعد دوسری، تیسری و چوتھی نیز پانچویں طاقت والی ٹیبلیٹ سے انجیکشن کرنا

چاہئے۔ اگر انجیکشن کے بعد حرارت بڑھ جاوے تو انجیکشن کی دوا کی مقدار میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈجیٹیلین
Digitalin.

ڈجیٹیلین $\frac{1}{100}$ گرین ٹیبلیٹ۔

اس دوا کا انجیکشن اُس موقع پر دیا جاتا ہے جبکہ مریض کی نبض کمزور پڑتی چلی جاتی ہے بدن میں گرمی کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ دل کی طاقت زوال پر آجاتی ہے۔ تجربہ میں ثابت ہوا کہ یہ دوا دل اور نبض کو طاقت پہونچانے میں یکتا ہے۔ علاوہ اس کے جبکہ مریض کو پیشاب رُک رُک کر آتا ہے اور وہ بھی مقدار میں قلیل۔ ہمیشہ حاجت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ ایسا خیال بنا رہتا ہے کہ پیشاب ہونے والا ہے لیکن حاجت رفع کرتے وقت چند قطرہ خارج ہو کر بند ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی اس دوا کا انجیکشن نہایت مفید ثابت ہوا ہے جس کی مدد سے پیشاب کافی مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے اور حاجت کا شک بھی رفع ہو جاتا ہے۔ خوراک $\frac{1}{100}$ گرین لغایت $\frac{1}{50}$ گرین۔

ڈجیٹیلین معہ اسٹرک نائن

Digatalin and Strychnine

ڈجیٹیلین معہ اسٹرک نائن۔ ٹیبلیٹ۔

یہہ دوا مرکب ہے جس میں ذیل کی ادویات ذیل کی مناسبت میں موجود رہتی ہیں

ڈجیٹیلین .... $\frac{1}{100}$ گرین

اسٹرک نائن نائٹریٹ .... $\frac{1}{60}$ گرین

جس وقت مریض ٹائفائڈ بخار یا نمونیا کا شکار ہو جاتا ہے اور اس دوران میں دل کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ نبض بھی بے قاعدہ چلنے لگتی ہے۔ اکثر چلتے چلتے رک جاتی ہے۔ رک کر پھر چلنے لگتی ہے۔ اگر ایسی حالت ہو جاوے تو ہر چھے گھنٹہ کے دفعہ سے ڈجیٹیلین معہ اسٹرک نائن کا انجکشن نہایت سودمند ثابت ہوا ہے۔

خوراک۔ ایک ٹیبلیٹ۔

سوڈیم کیکوڈائلیٹ

Sodium Cacodylate

سوڈیم کیکوڈائلیٹ - ایمپولس - (۳/۴ گرین یک کیوبک سینٹی میٹر میں) و
(۳ گرین یک کیوبک سینٹی میٹر میں) - یہہ دوا دو اقسام کے ایمپولس میں ملتی ہے
جن میں دوا کی تعداد ۳/۴ گرین اور ۳ گرین ہوتی ہے جیسا اوپر ظاہر ہوتا ہے۔

الف - یہہ یاد رکھنا لازم ہے کہ اس دوا میں ارسینک یعنی سنکھیا کا جز آرگینک
کمپاؤنڈ کی صورت میں ہوتا ہے اس لئے اُن امراض میں جن میں سنکھیا کی ضرورت سمجھی
جاتی ہے اور اُس کے نقصانات سے محفوظ بھی رکھنا منظور ہوتا ہے تو اس دوا کو
استعمال کراتے ہیں - یہہ ان آرگینک نہ ہونیکی وجہ سے زائد مقدار میں بھی دی جاسکتی
ہے لیکن احتیاط لازم ہے کہ یہہ اجتماع ہوکر اپنا زہریلا اثر نہ کرنے پاوے اس
واسطے شروع میں ۸ قطرہ استعمال کرنا چاہیئے اور آہستہ آہستہ قطرہ بہ قطرہ بڑھا کر
۱۷ قطرہ تک دینا چاہیئے۔

جب خون میں سُرخ جراثیم کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو اس دوا کا انجیکشن مفید
ثابت ہوا ہے - مزمن ملیریا - نسوں کی کمزوری میں بھی سودمند ظاہر ہوا ہے۔
علاوہ ان کے مرض سوریاسس (Psoriasis) میں جبکہ جسم
کا کوئی حصہ دیگر مقامات کے مقابلہ پھول آتا ہے اور جس پر سفید دھاریاں نظر
آنے لگتی ہیں تو اس کا انجیکشن نہایت کارآمد ثابت ہوا ہے۔

خوراک - ۱/۲ لغایت یک کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۸ لغایت ۱۷ قطرہ۔

ب - یہ مقدار خاص طور پر اُن مریضوں کے واسطے موزوں رہتی ہے جن کو مرض آتشک کی شکایت ہو جس کی ترقی اُس حد کو پہونچ گئی ہو کہ تمام جسم پر مادہ پھوٹ کر دانہ کی صورت میں نکل آیا ہو اور ہمراہ اس دوا کے پارہ کا استعمال بھی کرانا منظور ہو - اس دوا کا روزمرّہ انجکشن اُسی حالت میں کرنا مناسب ہے جب تیمارداری نیز طبّی نگہداشت کامل ہو ورنہ ایک یا دو روز کا وقفہ دیکر کرنا بہتر ہے - اگر ہمراہ اُس کے پارہ کا علاج اول بدلکر ہو رہا ہے تو اول دو یا تین ہفتہ اس کو استعمال کرانا چاہیئے بعد ازاں اسکو بدل کر تقریبًا برابر عرصہ تک پارہ استعمال کرانا چاہیئے - اس طرزِ عمل کو اختیار کرنے سے یہ مفید مطلب ثابت ہوا ہے کہ سنکھئے کی مقدار دوران استعمال پارہ اور پارہ کی مقدار دوران استعمال سنکھیا زائل ہوتی رہتی ہے -- اس طریقہ سے ہر دو دوا میں سے کسی کو جمع ہو کر اپنا بد اثر دکھلانیکا موقع نہیں مل پاتا ہے -

علاوہ مرض آتشک اس دوا کا انجکشن ملیریا بخار میں اُس حالت میں کیا جاتا ہے جبکہ کونین سے صحت کلی حاصل نہیں ہوتی ہے - خون میں کمی سرخ جرایم ہونے پر بھی جبکہ حالت زائد خراب ہوتی چلی جاتی ہے استعمال ہوتا ہے - دردِ عصبی یعنی Neuralgia - میں یہ خاص طور پر کارآمد ثابت ہوا ہے - یہ درد عجیب قسم کا ہوتا ہے جس میں سوزش و ورم دونوں حالتوں میں سے کوئی بھی نہیں رہتا ہے - صرف ایک لہر اُٹھنے کی وجہ سے مقام ماؤف ٹھہر آجاتا - بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے تیزی سے چھری یا نشتر لگا دیا ہے -

مرض گوئٹر یعنی گھینگھا (Goitre.) میں جبکہ حلق کے سامنے

ٹھوڑی کے نیچے کے حصہ پر پھوڑے کے مانند گلٹی بنجاتی ہے جس کی وجہ
کسی غدود کا متورم ہو جاتا ہو تو اس دوا کا انجیکشن نہایت مفید ثابت ہوا ہے
یہہ مرض عام طور پر اُس جگہ کے آدمیوں کو ہوتا ہے جہاں کے پانی میں مگنیشیا کے ہمراہ
چونا زیادہ مقدار میں ملا رہتا ہے۔

جن مریضوں کو مارفین کا انجیکشن دیا جاتا ہے تو اُس کے ساتھ اول بدلکر
اُسکو بغرض طاقت قائم رکھنے استعمال کراتے ہیں یا اُس کے استعمال کے
بعد چند یوم تک اسکا انجیکشن کرتے ہیں۔

خوراک۔ ۳ گرین۔
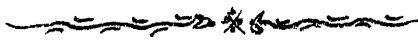
سوڈیم گلیسروفوسفیٹ

Sodium Glycerophosphate.

سوڈیم گلیسروفوسفیٹ۔ ایمپولس ½ ۰ اگرین ایک کیوبک سینٹی میٹر میں
جو اصحاب ہیومن اناٹومی

یعنی تشریح انسانی جسم سے واقف ہیں۔ ان کے واسطے یہہ کوئی نئی بات نہیں ہے
کہ دماغ کا بذریعہ نسیں Nerves بدن کے تقریباً ہر ایک حصہ سے تعلق
رہتا ہے۔ جسوقت ان نسوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے احساسات میں فرق
پیدا ہوجاتا ہے۔ جس کا دل اور دماغ پر بمقابلہ دیگر حصوں کے اثر زیادہ معلوم
ہوتا ہے۔ اگر مجبوری ایسا اتفاق ہو جاوے تو پسینہ سے جسم شرابور ہو جاتا ہے

دل کی دھڑکن غیر معمولی ہوجاتی ہے۔ سانس جلد جلد چلنے لگتا ہے۔ اگر فوراً مدد
نہ کیجاوے تو دل بیٹھا ہوا محسوس ہونے لگتا ہے۔ ہوتے ہوتے اسقدر کمزوری
ہوجاتی ہے کہ افسوس ناک خبروں کو سنکر برداشت کرنا اہم نظر آتا ہے۔ علاوہ دل
کے دماغ کی اسقدر حالت ہوجاتی ہے ذرا زائد محنت سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا
ہوجاتا ہے۔ چاروں طرف کی چیزیں گھومتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مریض اکثر چکر
کھاکر بھی گر پڑتا ہے۔ بیہوش ہوجاتا ہے۔ جب مکرر کھڑا ہوتا ہے تو پھر وہی عمل
ہوتا ہے۔ اگر شروع میں احتیاط نہ لی جاوے تو جنون اور دیوانگی کا شکار بن جانا
کچھ متعجب نہیں۔ جب ایسی حالت مریض میں ظاہر ہوں تو شروع ہی میں اس
دوا کا انجیکشن کرنا چاہیئے جس سے نسیں طاقت پاکر دل اور دماغ کو حسب معمول
حالت میں قائم رکھ سکیں۔ اس دوا کی اس مرض میں اسقدر تعریف پائی گئی ہے
کہ اس کو انگریزی میں نرو ٹونک (Nerve Tonic) یعنی
نسوں کی طاقت پہنچانیوالی کہتے ہیں۔

علاوہ اسکے اگر ہڈیوں میں چند کھار کا جز کم ہوگیا ہو مثلاً کیلشیم فوسفیٹ
وغیرہ جسکی باعث ہڈیوں میں کمزوری آگئی ہو۔ چلنے پھرنے میں پیر لڑکھڑاتے
نظر آتے ہوں تو اس دوا کا انجیکشن ضرور کرانا چاہیئے جو نہایت مفید ثابت
ہوا ہے۔

اکثر بچوں کو مرض رکیٹس Rickets. شکار بنا لیتا ہے جسمیں
بچوں کی ہڈیاں نہیں بڑھتی ہیں۔ نرم اور ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ بعض وقت سر بڑا ہوجاتا
ہے۔ پیٹ بھی بڑھ جاتا ہے۔ سر کی ہڈی کے جوڑ عمدہ طریقہ سے پیوستہ نہیں ہونے

ہیں۔ بچہ دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی اس دوا کا انجیکشن نہایت کارآمد پایا گیا ہے۔

ڈاکٹر روبن Dr. Robin صاحب کا تجربہ یہ ہے کہ اس دوا کا چار گرین پٹھوں کے اندر گہرے حصہ میں دن میں ایک یا دو مرتبہ انجیکشن کرنے سے عرق النسار Sciatica نیز کمر کے درد Lumbago کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ عرق النسا ایک قسم کا مشہور درد ہے جو سرین کے جوڑ سے نیچے پاؤں تک اتر کر انگلیوں تک پہونچ جاتا ہے۔ بعض وقت گھٹنے کے پچھلی طرف سے ہوتا ہوا ٹخنہ تک محسوس ہوتا ہے۔ کبھی کبھی دونوں پاؤں میں ہو جاتا ہے جو ٹانگوں کو بہت کمزور کر دیتا ہے۔ جس کو لنگڑی کا درد بھی کہتے ہیں۔

خوراک۔ ایک کیوبک سینٹی میٹر یعنی ۱۷ قطرہ۔

فائسواسٹگمین

Physostigmine.

فائسواسٹگمین ٹیبلیٹ۔ $\frac{1}{100}$ گرین

اس دوا کا دوسرا نام ایسرین سیلیسیائلیٹ Eserine Salicylate بھی ہے۔ اس دوا کا خاص استعمال یہ ہے کہ جب وقت آنکھ کی پتلی کو سکڑانا منظور ہوتا ہے تو اس دوا کا انجیکشن کرتے ہیں۔

کوکین ہائڈروکلورائڈ

Cocaine Hydrochloride.

کوکین ہائڈروکلورائڈ - ¼ گرین ٹیبلیٹ .... نمبر ۵
½ گرین ٹیبلیٹ .... نمبر ۴

جسوقت چھوٹا آپریشن کرنا ہوتا ہے تو اُس جگہ کو سُن بنانیکے واسطے اس دوا کا سبکٹینس انجکشن کرتے ہیں۔ جگہ سُن ہونیکے باعث نشتر سے چیرا لگانے کوئی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ سولیوشن ½ فیصدی لغایت ۱۰ فیصدی تک استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم کو ۲ فیصدی سولیوشن بنانا منظور ہے تو ۴ نمبر کی دو ٹیبلیٹ ۴۵ قطرہ بھپکے کے کھینچے ہوئے پانی جس کو ڈسٹلڈ پانی کہتے ہیں ملانا چاہیئے۔ اسی طریقہ ۴ فیصدی سولیوشن بنانیکے واسطے ۲۴ قطرہ پانی و ۵ فیصدی سولیوشن کیواسطے ۲۱ قطرہ اور ۱۰ فیصدی سولیوشن بنانیکے واسطے ۱۰ قطرہ لینا چاہیئے۔ اس سولیوشن کو قابل آپریشن جگہ مقررکے بیچ میں اور اُسکی حد کے اندر چند مقامات پر سبکٹینس انجکشن کرنا چاہیئے۔

عموماً دانت اپنی عمر پر آکر خودبخود گر جاتے ہیں لیکن چند موقع پر دیکھا گیا ہے کہ ایام جوانی میں دانت بوجہ کیڑا لگ جانے اور اس کی احتیاط نہ کرنے پر اسقدر خراب ہو کر ہلنے لگتے ہیں کہ جن کی موجودگی سے کھانے میں تکلیف رہتی ہے۔ ایسے دانت کو اکھڑوانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات کسی خاص دانت کی جڑ خون دینے لگتی ہے۔ خون دینے دبنے اسقدر

کمزور ہو جاتی ہے کہ درد کرنے لگتی ہے۔ اگر ایسے دانتوں کو اکھاڑا جاوے تو مریض کو نہایت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس دوا کا پہلے مسوڑے میں انجیکشن کر دیا جاوے اور بعد ازاں اس دانت کو اکھاڑا جاوے تو اس حالت میں مریض کو قطعی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔

Sciatca علاوہ اس کے اِس دوا کا انجیکشن عرق النساء و متواتر متلی وسچے اِنے میں مفید پایا ہے۔

خوراک۔ ½ گرین تک۔
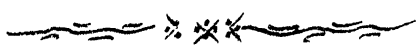
کوڈین فوسفیٹ

Codeine Phosphate.

کوڈین فوسفیٹ۔ ⅛ یا ¼ گرین کی ٹیبلیٹ کی صورت میں ملتی ہے۔

جب مرض ذیابیطس اپنا سکہ جما لیتا ہے جس کے باعث بار بار پیشاب آنے لگتا ہے۔ پیشاب کا رنگ سفیدی مائل رہتا ہے۔ جس میں شکر کی تعداد حسب موافق سے زائد ہو جاتی ہے۔ اسوقت اس دوا کا انجیکشن نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ شروعات میں انجیکشن کرا لینا مرض سے جلد اور با آسانی رہائی حاصل کرا لیتا ہے۔ ورنہ ترقی کرنے پر یہہ نہایت خوفناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ پیشاب کی رنگت بالکل دودھ کے مانند ہو جاتی ہے۔ پہلے یہہ دوا

کھلائی جاتی تھی لیکن آجکل بذریعہ انجیکشن زیادہ تر استعمال ہوتی ہے۔
خوراک ½ لغایت ¼ گرین۔
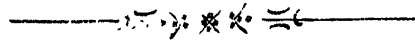
کوڈرینائن

Codrenine.

کوڈرینائن۔ ایک اونس یا ۱۰ کیوبک سینٹی میٹر کی شیشی میں یا ½ کیوبک سینٹی میٹر کے ایمپولس میں ملتا ہے۔
یہ دوا مرکب ہے۔ اس میں کوکین ہائڈروکلورائڈ اور ایڈرنیلین کلورائڈ شامل ہیں جو ذیل کی مناسبت میں ملا کر سیلائن سولیوشن میں حل کر لی جاتی ہیں

کوکین ہائڈروکلورائڈ............۲ فیصدی
ایڈرنیلین کلورائڈ.............. $\frac{1}{150}$ فیصدی

اوپر کی مناسبت میں ملانے پر ۱۷ قطرہ کوڈرینائن میں ذیل کے اوزان ہر دو دوا کے ہونے چاہیئے۔

کوکین ہائڈروکلورائڈ............ $\frac{1}{3}$ گرین
ایڈرنیلین کلورائڈ.............. $\frac{1}{1000}$ گرین

ہم نے علیحدہ علیحدہ ہر دو ادویات کی خصوصیات پچھلے صفحوں میں بیان کیا ہے جس کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ پہلی دوا بدن کے کسی مقام کو سُن بنانے واسطے خاص الخاص ہے اور دوسری دوا اگر کسی مقام سے خون نکل رہا ہو تو اُس

خون کو بند کرنے کے واسطے لاثانی ہے ان خصوصیات سے اندازلگایا جاسکتا ہے کہ کوڈرینائن انجکشن سے کیا فائدہ پہنچیگا لیکن ہم بھی سہولیت کی نظر سے ذیل میں تشریح بیان کردیں گے۔

اگر ہمکو چھوٹا آپریشن کرنا ہے تو مقرر مقام کو سُن بنانے کے واسطے اسکو استعمال کرتے ہیں تاکہ نشتر کے لگانے اور ہاتھ کے دبانے سے جو سخت تکلیف ہوتی ہے وہ محسوس نہ ہو۔ اسکے کام کے واسطے کوکین ہائڈروآکلورائڈ اکیلا بھی فائدہ بخش ہے لیکن کوڈرینائن میں ایڈرنلین کلورائڈ ملے رہنے کی وجہ سے کئی فائدہ رہتے ہیں۔ اوّلیں زائد خون نہیں خارج ہوتا ہے۔ دوئم کوکین کے زہریلے مادہ کو بدن میں سرایت ہونے سے روکتا ہے۔ مطلب یہہ کہ کوکین کا اثر اس خاص مقام پر ہی محدود رہتا ہے۔ ان فوائد کی وجہ سے کوڈرینائن کو ترجیح دیجاتی ہے۔

چھوٹے چھوٹے آپریشن کیواسطے اسکو ہلکا کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب زائد رقبہ کو سُن کرنا ہوتا ہے تو ایک حصّہ کوڈرینائن اور ۹ حصّہ سیلائن سولیوشن ملاکر چند مقامات پر انجکشن کرتے ہیں۔

اگر اس کو دانتوں کے اکھاڑنیکی حالت میں استعمال کرنا منظور ہے تو ۸ قطرہ (یعنی ½ کیوبک سینٹی میٹر جو ایک امیولس کے برابر ہوتا ہے) دانت کے چاروں طرف کئی جگہ کامل لگا دینا چاہیے۔ کچھ ڈاکٹر ایک حصّہ کوڈرینائن اور ایک حصہ سیلائن سولیوشن ملاکر استعمال کرنا پسند کرتے ہیں۔

کافور

Camphor.

کافور۔ ایمپولس۔ ۳ گرین ایک کیوبک سینٹی میٹر میں یعنی ۱۷ قطرہ میں۔

اس دوا کے نام سے تقریباً سب ہی واقف ہیں۔ اسکو بطور انجکشن استعمال کرنے کے واسطے زیتون کے تیل (Olive Oil) میں حل کر لیتے ہیں جس میں ذیل کی مناسبت رہتی ہے۔

کافور..................۳۶ گرین

تیل..................۱۶۸ قطرہ

یہہ دوا جب مرض ہیضہ میں بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ نبض غائب ہو جاتی ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے ۵ الغایت۔ ۳۰ قطرہ ہر ایک دو دو گھنٹہ پر ہائپوڈرمک انجکشن کی مدد سے بدن کے اندر پہنچائے جاتے ہیں۔ جس سے دل کو طاقت اور بدن میں گرمی پہنچتی ہے۔ مرض ہسٹیریا میں بھی اس دوا کے استعمال سے تسلی بخش نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

جب مرض ہچکی اپنا سکہ جما لیتا ہے۔ متواتر ہچکی آتی رہتی ہیں۔ اسوقت اس دوا کا انجکشن نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ اسکے مرض نمونیا میں اس دوا کا زائد مقدار میں انجکشن کرتے ہیں جس سے نہایت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

خوراک ۳ سے ۳۰ گرین تک یعنی ایک سے ۱۰ کیوبک سینٹی میٹر۔

کافور معہ ایتھر

Camphor and Ether

کافور معہ ایتھر۔ ایمپولس۔

یہہ دوا مرکّب ہے۔ اس میں ذیل کی مناسبت میں اودیات فی ایمپولس ملائی جاتی ہیں۔

کیمفر یا کافور ۳گرین

ایتھر .... ۱۰ قطرہ

خالص زیتون کا تیل .... ۷ قطرہ

اس دوا کا انجیکشن بھی انہیں امراض کو فائدہ پہنچاتا ہے جن کو خالی کافور لیکن اس ترکیب میں خاص بات دیکھی گئی ہے کہ اس کا اثر جلد معلوم ہونے لگتا ہے اور زائد عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ انہیں دو وجوہات کی وجہ سے اس کو ترجیح دینے لگے ہیں۔
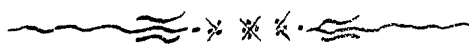
کونائن ہائڈروکلورائڈ

Quinine Hydrochloride

کونائن ہائڈروکلورائڈ۔ ایمپولس۔ ایک کیوبک سنٹی میٹر ہیں ۵ گرین۔

اس دوا کی گولیاں بھی ملتی ہیں جو منہ کے ذریعہ نگلی جا سکتی ہیں لیکن چند مریض اسقدر پُر ضد ہوتے ہیں کہ اسکو کڑوے ہونیکے باعث استعمال نہیں کرتے ہیں اور اگر کسی نہ کسی طریقہ ٹیبلیٹ کو کھلوا بھی دیا جاوے تو وہ متلی کے ذریعہ ان کو نکال دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں جبکہ معدہ ان کو قبول نہ کرے اور بعد استعمال فوراً ہی واپس کردے تو اس دوا کے ایمپولس کا ہائپوڈرمک انجکشن کرتے ہیں۔

جبکہ سردی سے بخار چڑھتا ہے۔ بدن تمام کانپنے لگتا ہے۔ ہاتھ پیر تمام ٹھنڈے معلوم دینے لگتے ہیں طبیعت یہ چاہتی ہے کہ کوئی اوپر سے دبائے رکھے۔ سردی معلوم دینے کے بعد بخار بڑھ آتا ہے۔ تھوڑے عرصہ تیزی بھر کے اتر جاتا ہے اور پھر تیسرے یا چوتھے روز اُسی وقت پر بڑھ آتا ہے غرضیکہ ملیریا بخار کے علامات ہوں تو ایسی حالت میں کونائن بائی ہائڈروکلورائڈ کا انجکشن دیتے ہیں۔ اگر مریض کو کونائن بائی ہائڈروکلورائڈ برداشت نہیں ہوتی ہے تو ان کو کونائن ہائڈروکلورائڈ کا انجکشن دیا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ تر کونائن ہائڈروکلورائڈ ہی استعمال کرتے ہیں۔

اس دوا کو دیگر ادویات کی طرح اصلی حالت میں انجیکٹ نہیں کرتے ہیں بلکہ جسقدر دوا ہوتی ہے اُس کا دوگنا حصہ صاف ڈسٹلڈ پانی ملا کر انجکشن کرتے ہیں۔ اگر

چار گنا پانی لیا جاوے تو اور بھی موزوں ہوگا۔

خوراک۔ اس دوا کی خوراک عمر اور مریض کے برداشت کرنے کی طاقت پر منحصر ہے جو تجربہ سے طے کی جا سکتی ہے لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ۳ گرین لغایت ۹ گرین استعمال کرتے ہیں۔ یعنی $\frac{1}{2}$ کیوبک سینٹی میٹر سے ۲ کیوبک سینٹی میٹر تک استعمال کرتے ہیں۔ اگر مریض کو غنودگی ہو۔ جھپکی لگ جاتی ہوں۔ جھوٹی نیند آتی ہوئی معلوم ہوتی ہو یعنی کوماٹوز (Comatose) یا کوما (Coma) کی حالت ہو تو اس کو ہلکا کرنے کے بعد انجیکشن دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں انٹراوینس انجیکشن دیتے ہیں۔ ۷ گرین دوا ۰.۴ سے ۰.۶ اونس سیلائن سولیوشن میں ملا کر دے سکتے ہیں۔ کونائن کی مقدار بدن کے اندر ایک انجیکشن میں ایک گرین سے زیادہ نہیں پہونچنا چاہیئے

احتیاط۔ اس دوا کا انجیکشن زیادہ رائج پایا جا رہا ہے لیکن اس میں ایک احتیاط نہایت ضروری ہے۔ ہائپوڈرمک سرنج کی سوئیں زیادہ گہری اندر پہنچانی چاہیئے اول تو یہ انجیکشن انٹراوینس کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا جاوے تو سوئیں کو زیادہ گہرا اندر کرکے انجیکشن کرنا چاہیئے۔ اگر اسکے خلاف دوا صرف پٹھوں میں ہی پہونچ پاویگی تو اس مقام پر ایک پھوڑا پیدا ہو جاویگا۔ اس دوا کا انجیکشن نہایت ضروری ہونے کے باعث اسکی تفصیل آگے چل کر کونائن انجیکشن کی شرح میں دیں گے۔

کونائن معہ یوریا ہائڈروکلورآئڈ

Quinine and Urea Hydrochloride.

کونائن معہ یوریا ہائڈروکلورآئڈ۔ ایمپولس۔ ۱فیصدی سولیوشن

یہہ دوا کوکین کے مانند بدن کے کسی حصّہ کو سُن بنانیکے کام میں آتی ہے لیکن اس میں چند خصوصیات موجود ہونیکی وجہ سے یہہ ایک خاص قسم کی جراحی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا زہریلا مادہ موجود نہیں ہے۔ اور اس دوا میں خود خون روکنے کی قوت موجود ہے۔ اس واسطے کسی دوسری دوا کی اس کام کو پورا کرنے کے واسطے ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ علاوہ اس کے زیادہ قیمتاً نہیں ہے۔ اس میں سن کرنے کی طاقت کوکین کے ہی برابر ہے لیکن اس کا اثر دیر میں شروع ہوتا ہے۔ تقریباً نصف گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اس وجہ سے نصف گھنٹہ قبل آپریشن اس دوا کا انجکشن کردینا نہایت ضروری ہے۔ لیکن جس طریقہ سے اثر دیر میں شروع ہوتا ہے اُسی طریقہ سے دیر تک قائم بھی رہتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا انجکشن کرنیکے کئی دن بعد تک اثر رہتا ہے۔ اسوجہ سے یہہ اُن آپریشن کے قبل استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جن میں بعد آپریشن دیر تک تکلیف باقی رہتی ہے۔ جہاں درمیان شفا درد اور تکلیف بنی رہتی ہے۔ زیادہ تر جس وقت مقعد کا آپریشن مثلاً مرض بواسیر وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ اسوقت اس کا انجکشن ضرور عمل میں لایا جاتا ہے۔ اگر انگلیوں کے کناروں کا آپریشن کرنا منظور ہے تو ایک فیصدی سولیوشن سے ہلکا استعمال کیا جاتا ہے۔

گرے آئل

Grey Oil.

گرے آئل- ایمپولس- ۱۰ فیصدی- ایک کیوبک سینٹی میٹر- ہر ایک ایمپولس میں ۱/۱۰ گرام یا ۱½ گرین مرکری یعنی پارہ موجود رہتا ہے جو اسقدر مختصر صورت میں تبدیل کر لیا جاتا ہے کہ اسٹریلائزڈ تیل میں معہ کچھ مقدار کلوریٹون Chloretone حل ہو سکے- کلوریٹون اس غرض سے ملا دیا جاتا ہے کہ درد محسوس نہ ہو یعنی اس سے درد کے احساسات رفع ہو جاتے ہیں-

یہ دوا خاص طور پر مرض سوزاک میں مفید ثابت ہوئی ہے جس وقت اعضائے تناسل پر ایک خارش و جلن کرنے والی لائن معلوم ہوتی ہے وہ ایک آبلہ بن جاتا ہے جو پھوٹ کر زخم ہو جاتا ہے- بعد میں جسم پر گلابی رنگ کے دانے جو شروع میں بازو و چھاتی پر نکلنے شروع ہوتے ہیں نکلنے لگتے ہیں جن کا رنگ تبدیل ہو کر تانبے کے مانند سیاہی مائل ہو جاتا ہے- تو ایسی حالت میں پٹھے کے اندر بذریعہ انٹرامسکولر انجکشن اس دوا کو جسم کے اندر پہنچاتے ہیں اور مفید بھی پایا گیا ہے-

خوراک- ۱/۲۰ لغایت ۱/۱۰ گرام (۳/۴ لغایت ۱½ گرین) مردوں کے واسطے اور ۱/۳۰ لغایت ۱/۱۵ گرام (½ لغایت ۱ گرین) عورتوں کے واسطے کافی خیال کیا جاتا ہے لیکن کچھ ڈاکٹر صاحبان اس سے زائد بھی استعمال کراتے ہیں-

مرکیوروسال سولیوشن

Mercurosal Solution

مرکیوروسال سولیوشن۔ ایمپولس۔ ۵ کیوبک سینٹی میٹر ۱/۲ گرام ہیں
مرکیوروسال ایک آرگینک کمپاؤنڈ ہے جس کو علم کیمیا میں ڈائی سوڈیم مرکری
سالیسائل ایٹیٹ Di-Sodium Mercury Salicylate
کہتے ہیں۔

اس میں ۴۴ فیصدی دھات کا جز ہے۔ یہہ رنگ میں سفید اور سفوف کے مانند
ہوتی ہے۔ یہہ بذریعہ انٹرامسکولر نیز انٹرا وینس انجکشن مرض آتشک میں استعمال
کی جاتی ہے۔ بغرض ترکیب انٹرامسکولر نیز انٹراوینس باب چہارم ملاحظہ ہو۔
خوراک ۔ ۱/۲ گرام۔ انٹرامسکولر انجکشن کے ساتھ اور ۱/۲ گرام انٹرا وینس انجکشن
کی حالت میں دی جاتی ہے اور دو سے لیکر ۶ یوم کے وقفہ سے انجکشن کئے
جاتے ہیں۔

مرکری سیلیسائلیٹ

Mercury Salicylate.

مرکری سیلیسائلیٹ ۔ ایمپولس ۔ یک کیوبک سینٹی میٹر۔

یہہ دوا ایک کیوبک سینٹی میٹر کے ایمپولس میں فروخت ہوتی ہے۔ ہر ایک ایمپول میں ایک گرین تیار شدہ مرکری سیلیسائلیٹ تیل میں ملا ہوا ہوتا ہے جس کے ہمراہ تھوڑی کو نائن نیتر یوریا ہائڈر دکلورائڈ بھی ملی رہتی ہے۔ یہہ ادویات اس غرض سے ملا دی جاتی ہیں کہ درد محسوس نہ ہو۔

یہہ دوا اس وقت استعمال کرائی جاتی ہے جب انسان مرض آتشک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسکا ہر چوتھے روز پٹھوں میں انٹرامسکولر انجکشن کیا جاتا ہے۔ خاص طور گلوٹیں پٹھے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اِس قسم کے انجکشن کا مفصّل بیان کونائن انجکشن میں تحریر کیا گیا ہے۔ بغرض ترکیب ملاحظہ ہو باب چہارم۔ اگر کسی وجہ سے اسکا اثر جلد ظاہر نہ ہو تو یہہ انجکشن جلد جلد بھی کیا جاتا ہے۔

خوراک ۔ ایک گرین۔

مارفین معہ اٹرو پین

Morphine and Atropine

مارفین معہ اٹرو پین ٹیبلیٹ۔ایمپولس

اس دوا کی ٹیبلیٹ تین اقسام کی ہوتی ہیں جن میں ہر دو ادویات کا وزن نیز مناسبت مختلف رہتی ہے جو حسب ذیل تحریر ہے۔

نمبر ۱ مارفین سلفٹ .... $\frac{1}{8}$ گرین
اٹرو پین سلفٹ .... $\frac{1}{300}$ گرین

نمبر ۲ مارفین سلفٹ .... $\frac{1}{4}$ گرین
اٹرو پین سلفٹ .... $\frac{1}{150}$ گرین

نمبر ۳ مارفین سلفٹ .... $\frac{1}{2}$ گرین
اٹرو پین سلفٹ .... $\frac{1}{100}$ گرین

ایمپولس میں ایک کیوبک سینٹی میٹر دوا ہوتی ہے جن میں ادویات وغیرہ کی ذیل میں تحریر کی ہوئی مقدار موجود رہتی ہے۔

مارفین سلفیٹ .... $\frac{1}{4}$ گرین
اٹرو پین سلفیٹ .... $\frac{1}{150}$ گرین
صاف پانی .... ۱۷ قطرہ

یہہ ہم پہلے بتلا آئے ہیں کہ اٹرو پین کے ملانے سے کس طریقہ سے نو ایجاد تکالیف دور ہو جاتی ہیں علاوہ اس کے یہہ دوا گردہ میں پتھری پڑ جانے کے

واسطے لاثانی ہوجاتی ہے جس میں مریض کو پیشاب کم مقدار میں نیز جلدی جلدی آوے ۔ کبھی سرخی مائل خون آمیز خارج ہو ۔ کمر میں نیچے کی جانب گردہ کے مقام پر درد چبھن کا محسوس ہو تو اس دوا کا انجکشن نہایت فائدہ مند ثابت ہوا ہے ۔
علاوہ اس کے جب مریض کو کھانسی ہو جس میں خون منہ کی راہ خارج ہوتا ہو تو اسکو بھی یہہ دوا بہت فائدہ دیتی ہے ۔
مارفین کو علاوہ اثروپین بعض وقت اسٹرک نائن کے ساتھ ملا کر بھی انجکشن کرتے ہیں جبکہ تکلیف دار کھانسی ہوتی ہے اور دل کمزور ہو جاتا ہے ۔

مارفین سلفیٹ

Morphine Sulphate.

مارفین سلفیٹ۔ ٹیبلیٹ و ایمپولس

یہہ دوا دونوں صورت میں تیار ہوتی ہے ٹیبلیٹ کی صورت میں $\frac{1}{10}$ گرین لغایت $\frac{1}{4}$ گرین تک رہتی ہیں اور عرق کی صورت میں ایک کیوبک سینٹی میٹر میں $\frac{1}{4}$ گرین لغایت $\frac{1}{2}$ گرین رہتی ہیں۔

مارفین دوا انہیں سے تیار کی جاتی ہے۔ جب کسی مریض کے بوجہ استعمال اشیاء ثقیل غذا پیٹ میں سدے پڑ گئے ہوں جس کی باعث سخت درد و تکلیف ہو۔ نہایت بے چینی کے باعث چیخنا۔ چلاتا ہو۔ یا سیدھے قولنجی موڑ پر اٹک گئی ہوں جسکی وجہ سے بیتاب کرنے والا کالک یا قولنجی درد ہو۔ یا گردہ میں پتھری پڑ جانے کی باعث اچانک چبھن والا سخت درد ہو جو پیٹ میں ہو کر فوطوں کی طرف بڑھ رہا ہو۔ تو مارفین کا انجکشن دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے درد میں کمی ہو جاتی ہے اور مریض کو نیند بھی آ جاتی ہے غرضیکہ درد کو دور کر کے نیند کو لانا اس کا خاص کام ہے۔

جس آپریشن کے بعد درد باقی رہ جاتا ہے تو بھی مارفین کا انجکشن دیتے ہیں جس سے درد بند ہو جاتا ہے۔

علاوہ اس کے مرض ایکلیمپسیا (*Edampsia*) یعنی وہ مرض جس میں حاملہ عورتوں کے اینٹھن دورے سے ہوتی ہے جس میں معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ کی نسیں سکڑی چلی جا رہی ہیں۔ ان کو بھی اس دوا کا انجکشن مفید ثابت ہوا

سے اینٹھن شروع ہونے پر ہی ½ گرین مارفین کا انجکشن کر دینا چاہیئے۔ اس کے بعد جب تک کہ اینٹھن بالکل کم نہ ہو جاوے دو گھنٹہ کے وقفہ پر ¼ گرین مارفین کا انجکشن دیتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اس امر کی احتیاط نہایت لازم ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جسم میں ۳ گرین مارفین سے زائد نہ پہونچ جاوے۔

مارفین کے انجکشن میں ایک عیب پایا گیا ہے کہ انجکشن کے بعد آیا قبض یا متلی شروع ہو جاتی ہیں لیکن اگر مارفین کے ہمراہ اٹروپین ملا کر دیا جاوے تو یہ شکایت نہیں پیدا ہوتی ہے۔

مشک معہ ایتھر

Musk and Ether.

مشک معہ ایتھر۔ ایمپولس۔ ایک کیوبک سینٹی میٹر۔
یہہ دوا کالے ہرن کی نافت سے جو مشک یعنی کستوری نکلتی ہے اس سے تیار ہوتی ہے ½ گرین اصلی کستوری ایک کیوبک سینٹی میٹر اسپرٹ ایتھر میں ملاکر بنتی ہے۔
جب دل و تنفس کو طاقت دینا منظور ہوتا ہے تو اس وقت اس دوا کا انجیکشن کرتے ہیں۔ خاص طور پر مرض ٹائیفائڈ۔ نمونیا۔ انفلیونیزا۔ وغیرہ میں جب تکلیف زیادہ رہتی ہے اور اُس تکلیف کی وجہ سے یہہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ نبض غائب ہونے والی ہے تب اس دوا کا انجیکشن نہایت مفید پایا گیا ہے

نیوکلین سولیوشن

Nuclein Solution.

نیوکلین سولیوشن نمبر ا ۵ فیصدی - ایک کیوبک سینٹی میٹر - امپولس -
ہر ایک امپول میں ایک کیوبک سینٹی میٹر سوڈیم نیوکلینٹ سولیوشن جس میں ۵ فیصدی نیوکلینک ایسڈ ہوتی ہے رہتا ہے - یہہ نہایت صاف و ہائیپوڈرمک سرنج سے استعمال کرنے کے قابل ہوتا ہے -

یہہ دیگر اقسام کے جرائم سے محفوظ رکھنے کے واسطے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں چند جرائیم برباد کرنے کی طاقت ہے - اس واسطے بغرض حفاظت استعمال ہوتا ہے -

خوراک ½ لغایت ۴ کیوبک سینٹی میٹر (۱۰ لغایت ۶۰ قطرہ) معہ ہموزن سیلائن سولیوشن -
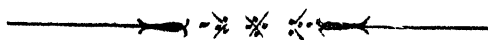
ہومیٹروپین ہائڈروکلورآئڈ

Homatropine Hydrochloride.

ہومیٹروپین ہائڈروکلورآئڈ ٹیبلیٹ - $\frac{1}{150}$ گرین -

اس دوا کا انجیکشن بروقت بیماری آنکھ ہوتا ہے - آنکھوں کی پُتلی کو پھیلانے کی غرض سے اس کا انجیکشن کیا جاتا ہے۔

ہیروئن ہائڈروکلورآئڈ

Heroin Hydrochloride.

ہیروئن ہائڈروکلورآئڈ۔ٹیبلیٹ - $\frac{1}{12}$ گرین

یہہ دوا آجکل ڈائی مارفین ہائڈروکلورآئڈ
کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ ڈائی مارفین کے ۱۹۱۴ء کے قبل چند تجارتی نام تھے
مثلاً ہیروئن۔ ایسٹو مارفین۔ اور ڈائی اسیٹائل مارفین۔ لیکن اس سال اسکے
تمام ناموں کے عیوض ڈائی مارفین رکھنا انگریزی فارموکوپیا نے منظور فرمایا اور
اسی زمانہ سے اسکو زیادہ تر ڈائی مارفین ہائڈروکلورآئڈ کے نام سے پکارتے ہیں
لہذا اس نئے نام سے ہی کچھ انداز لگایا جاسکتا ہے کہ یہہ اُن امراض کو فائدہ ضرور
کرے گی جن کو مارفین کرتی ہے لیکن تجربہ نے یہہ ثابت کیا ہے کہ بمقابلہ مارفین کے
یہہ دوا پیٹ وغیرہ کے دردوں کو زیادہ مفید ہے۔ عورتوں کے واسطے بھی مرض
اینٹھن کے دورے یعنی (Eclampsia) میں بھی بمقابلہ مارفین تسلّی
بخش نتائج دیتا ہے۔ تفصیل کی غرض سے ملاحظہ ہو دوا مارفین سلفیٹ

خوراک۔ $\frac{1}{6}$ گرین لغایت $\frac{1}{24}$ گرین۔

باب چہارم

دیگر مشہور انجیکشن

یعنی

کونائن - سیلائن وانسٹراوینن سیرم انجیکشن کا بیان

کونائن انجکشن

Quinine Injection

یہہ ہم نے کونائن ہائڈرو کلورآئڈ کے بیان میں تحریر کیا ہے کہ یہ دوا ذائقہ میں کڑوی ہے جس کے باعث چند مریض اسکو کھانا پسند نہیں کرتے ہیں۔ اگر ان کی منشاء کے خلاف اُن کو کھلا بھی دیا جاوے تو اکثر وہ اُس کو قے کے ذریعہ نکال دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں جبکہ معدہ قبول نہ کرتا ہو تو اس دوا کو بذریعہ انجکشن جسم کے اندر پہنچاتے ہیں۔

یہہ دوا خاص طور پر ملیریا بخار میں استعمال کرائی جاتی ہے۔ چونکہ ملیریا بخار ہندوستان کے اندر ہر سال اسقدر تیزی کے ساتھ پھیلتا ہے کہ ہزاروں انسان کو اجل کا شکار بنا دیتا ہے۔ اس واسطے اس انجکشن کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ہم اس موقع پر اسکا طرز عمل بالتفصیل تحریر کرتے ہیں یہہ دوا بذریعہ انجکشن چار طریقہ سے استعمال ہوتی ہے جن کے نام ذیل میں درج ہیں

1. Intravenous.	۱ - انٹراوینس
2. Intramuscular.	۲ - انٹرامسکولر
3 Rectal.	۳ - ریکٹل
4. Hypodermic.	۴ - ہائپوڈرمک
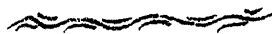
کونائن انٹراوینس انجکشن

Quinine Intravenous Injection.

یہہ ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ چند امراض کے موجد چند اقسام کے جراثیم ہیں۔ اندازہ تو یہہ کیا جاتا ہے کہ تقریباً ہر ایک مرض کا موجد کسی نہ کسی قسم کا جرم ہے لیکن تاوقتیکہ ایسے جرم کی موجودگی انسانی جسم میں ظاہر نہ کردی جاوے اس امر کی تائید ناممکن ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ جن امراض کے جراثیم کی معلومات ظاہر کردی گئی ہیں ان میں شک کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ مثلاً ملیریا یا ہیضہ۔ سوزاک وغیرہ وغیرہ۔ ان امراض کے جراثیم انسانی خون میں کسی نہ کسی طریقہ سے پہونچ جاتے ہیں اور انسان کو اس مرض کا شکار بنا دیتے ہیں۔ یہہ اسقدر تیزی کے ساتھ تعداد میں بڑھتے ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے ان کی بربادی کی کوشش کرنا چاہیئے۔ انسانی خون ہمیشہ ہمارے جسم میں دوران کرتا رہتا ہے۔ جن نالیوں میں ہوکر یہہ گذرتا ہے آرٹریز اور وین کے نام سے پکاری جاتی ہیں۔ آرٹریز میں ہوکر دل سے تمام جسم کو خون پہنچتا ہے اور وین کے ذریعہ وہ خون پھر دل کو واپس جاتا ہے۔ غور کرنے سے ہر ایک اس طرز عمل کو مفید خیال کرے گا کہ سیدھے ان نلیوں میں دوا کو پہنچاویں تاکہ فی الفور وہ دوا جراثیم سے مقابلہ کرنے لگے اور ان کی بربادی کا کام انجام دے۔ لہذا اس کے موافق بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج دوا ان نالیوں میں پہنچائی جاتی ہے لیکن ان ہر دو قسم کی نالیوں میں سے وین کو خاص طور پر پسند کرتے ہیں اور ان میں سے بھی بیسلک نامی وین کو جو ہاتھ کی ہتھیلی اوپر کی جانب رکھنے پر کہنی کے

نزدیک ایک طرف رہتی ہے۔ فدرتاً یہہ نظر نہیں آتی ہیں لیکن اگر ہاتھ کے اوپر والے حِصّہ میں ایک پٹی زور سے باندھ دی جاوے تو یہہ بررنگ نیلی نظر آنے لگتی ہے جو کہ تجربہ سے فوراً پہچانی جا سکتی ہے۔ اس وین میں دوا پہنچانے کو انٹراوینیں انجیکشن دینا کہتے ہیں۔

یہہ انجیکشن دو طریقہ سے کیا جا سکتا ہے۔ اوّلین نشتر لگا کر۔ کھال کے ہر حِصّہ کو اِدھر اُدھر کر کے۔ وین کو اوپر نکال کر اس میں چیرا لگا کر۔ ہائپوڈرمک سرنج کی مدد سے دوا داخل کرنا ہے۔ اس طریقہ سے انٹراوینس انجیکشن کرنے کا عمل مفصّل طور پر سیلائن انجیکشن کے بیان میں تحریر کیا ہے۔ جہاں اس وین کی تصویر نیز انجیکشن کرتے ہوئے بھی تصویر کے ذریعہ دکھلایا ہے۔

اس کے علاوہ دوسرا طریقہ بغیر وین کو چیرے ہوئے عمل میں لایا جاتا ہے لیکن یہہ دھیان رکھنا لازم ہے کہ اس طریقہ سے دوا زائد مقدار میں نہیں پہنچائی جاتی ہے۔ اگر زائد مقدار میں پہنچانا منظور ہے تو وین کو چیرنا نہایت ضروری ہے تاکہ خون کے دوران میں وہ دوا جسم میں پہنچتی رہے۔ اگر اس طریقہ سے زائد دوا پہنچانا ارادہ کیا جاوے گا تو اُس کا انجام یہہ ہوگا کہ دوران خون بوجہ ہاتھ کا اوپری حِصّے میں پٹی بندھے رہنے کے کم ہوگا اور جسوقت دوران کے موافق دوا کافی پہنچ جاوے گی تو اس سے زائد باہر نکلنے لگے گی۔ اور جسوقت باہر کھال پر دوا گرنی شروع ہو جاوے گی تو جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اُس مقام پر ایک قسم کا پھوڑا تیار ہو جاویگا۔ لیکن چونکہ کونائن ہمیشہ ۹ یا ۱۰ اگرین سے کم استعمال ہوتی ہے اسواسطے اس دوا کے واسطے ہر دو طریقہ کام میں لائے جا سکتے ہیں لیکن

اس پر بھی احتیاط نہایت ضروری ہے کہ ایک بوند بھی جسم کی کھال پر نہ گرے۔
اس انجکشن کا طرز عمل یہہ ہے کہ اوّلین ہاتھ کے اوپری حصے میں جس کو بازو کہتے ہیں۔ ایک ربڑ کی نلی یا کپڑے کی پٹی باندھتے ہیں۔ اس پٹی کے باندھنے سے کہنی والی وین چمک اٹھتی ہے۔ اس وین کی اوپر والی کھال پر جہاں انجکشن کرنیکا ارادہ کیا ہے تھوڑی جگہ الکوحال سے صاف کر لیتے ہیں۔ بعد ازاں ایک ہائپوڈرمک سرنج مکمل کو اسٹریلائز کر لیتے ہیں اور اُس کے حصوں کو صاف ہونے پر پھر اُسی طریقہ سے لگا لیتے ہیں اور اس میں کونائن سولیوشن کھینچ لیتے ہیں۔ یہہ سولیوشن ایک صاف برتن میں۔ اگر ین کونائن ہائڈروکلورائڈ آکیوبک سینٹی میٹر اُبلے ہوئے پانی میں حل کرتے سے تیار ہو جاتا ہے۔ اب بیسلک وین کو انگوٹھے اور دو انگلیوں کی مدد سے کھینچکر اوپر کر لیتے ہیں اور وین کو ٹھہراکر اس میں پچکاری کی سوئیں گھونس دیتے ہیں۔ پچکاری کے وین میں داخل ہوتے ہی اس میں خون آنے لگتا ہے۔ اُس وقت فوراً اوپر کی پٹی کھول دیتے ہیں اور بذریعہ پسٹن تمام دوا اندر پہنچا دیتے ہیں سد دوا اندر داخل ہونے کے بعد سوئیں کو آہستہ آہستہ نکال لیتے ہیں اور اس مقام کو تھوڑی دیر تک انگوٹھے سے دبائے رکھتے ہیں۔ بعد ازاں اُس مقام پر ٹنکچر بنزین کا روئی کا پھایا رکھ دیتے ہیں۔ اکثر یہہ تجربہ میں دیکھا گیا ہے کہ خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اس واسطے کونائن سولیوشن میں پانچ قطرہ ایڈرنیلین سولیوشن کا ملانا مفید مطلب ثابت ہوا ہے۔
یہہ انجکشن اسقدر آسان نہیں ہے کہ اُسکو ہر کوئی کامیابی کے ساتھ کر سکے

اس کے واسطے تجربہ تیز ہاتھ کی صفائی نہایت ضروری ہیں۔ علاوہ اس کے یہہ ملیریا بخار میں صرف اس وقت ہی استعمال ہوتا ہے جبکہ مریض کی حالت نازک ہو جاتی ہے۔ بیہوشی کا عالم چھایا ہوا رہتا ہے اور مریض کے خون کا امتحان کرنے سے اس میں میلگننٹ ٹرشین پیریسائٹ (Malignant Terscian Parasite) ...... نامی کیڑا ملتا ہے۔ اگر مرض کی شروعات ہے تو انٹرامسکولر انجیکشن سے بھی کافی تسلی بخش نتائج حاصل ہوتے ہیں جو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

کونائن انٹرامسکولر انجیکشن

Quinine Intramuscular Injection

یہہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ دوا کو جراثیم کے مقابلہ پہنچانیکے واسطے غور کرنے پر بہترین طریقہ دوا کا خون کی نالیوں میں پہنچانے کا ہے۔ لیکن وہ انجیکشن کسی قدر مشکل ہونے کے باعث صرف نازک حالات میں عمل میں لایا جاتا ہے۔ خون کی نالیوں کے اوپر ہمارے گوشت کے پٹھے موجود رہتے ہیں جن کو بزبان انگریزی مسلس (Muscles) کہتے ہیں۔ اگر دوا ان پٹھوں میں گہری اندر پہنچادی جاوے تو بھی جلد جذب ہو کر وہ وین میں داخل ہو جاتی ہے اور وین میں داخل ہو کر جراثیم کی بربادی کا کام شروع کر دیتی ہے جس سے مطلب پورا ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ پر کسی دوا کو کسی پٹھے میں داخل کرنے کو انٹرامسکولر انجیکشن دینا کہتے ہیں۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ اسمیں وقفہ کی ضرورت ہے جو پٹھے پٹھے پر منحصر ہے
اگر انجیکشن کسی موٹے پٹھے میں کیا گیا ہے تو یہہ وقفہ زائد ہوگا اور اگر کسی پتلے پٹھے
میں ہوا ہے تو کم۔ یوں تو کسی پٹھے میں اسکا
انجیکشن کیا جا سکتا ہے لیکن تجربہ نے یہ
ثابت کیا ہے کہ انسانی جسم میں تین پٹھے
اس کام کے واسطے نہایت موزوں ہیں۔
اولین لمبر (Lumbar) نامی
پٹھا ہے۔ یہہ پٹھا کمر میں واقع ہوتا ہے برابر
والی تصویر نمبر ۱ میں پشت کے تقریباً تمام پٹھے
دکھلائے ہیں۔ اس میں نمبر ۱ لمبر کا مقام
ظاہر کرتا ہے اور نمبر ۲ لمبر ٹرائی انگل
دوئم گلوٹیل (Glutael)
نامی پٹھا ہے۔ یہہ پٹھا جانگھ میں اوپر
کی جانب پشت کی طرف ہوتا ہے۔ اگلے
صفحہ پر تصویر نمبر ۲ میں پیر کے گھٹنے تک تمام پٹھے دکھلائے گئے ہیں۔ اسی
تصویر میں گلوٹیل نامی پٹھے کا مقام بھی نمبر ۱ سے ظاہر کیا ہے۔
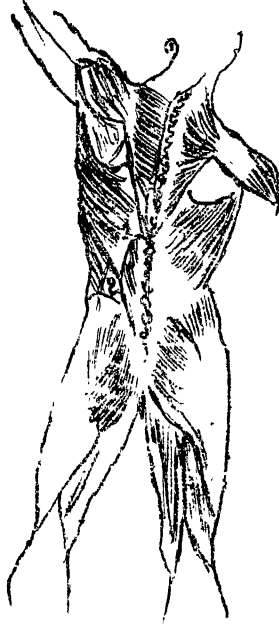
تصویر نمبر ۲

نمبر۱ گلوٹیس میمس
نمبر ۲ بائسیپ فورآرم
نمبر۳ سیمی ٹینڈی نوسس
نمبر۴ پری فورمس

تصویر نمبر ۳
1
2
4
نمبر ۱ ڈیلٹوئڈ
نمبر ۲ پیکٹورلیس مائنر
نمبر ۳ سیرالس انیٹریئر
نمبر ۴ کورلیسوئڈ
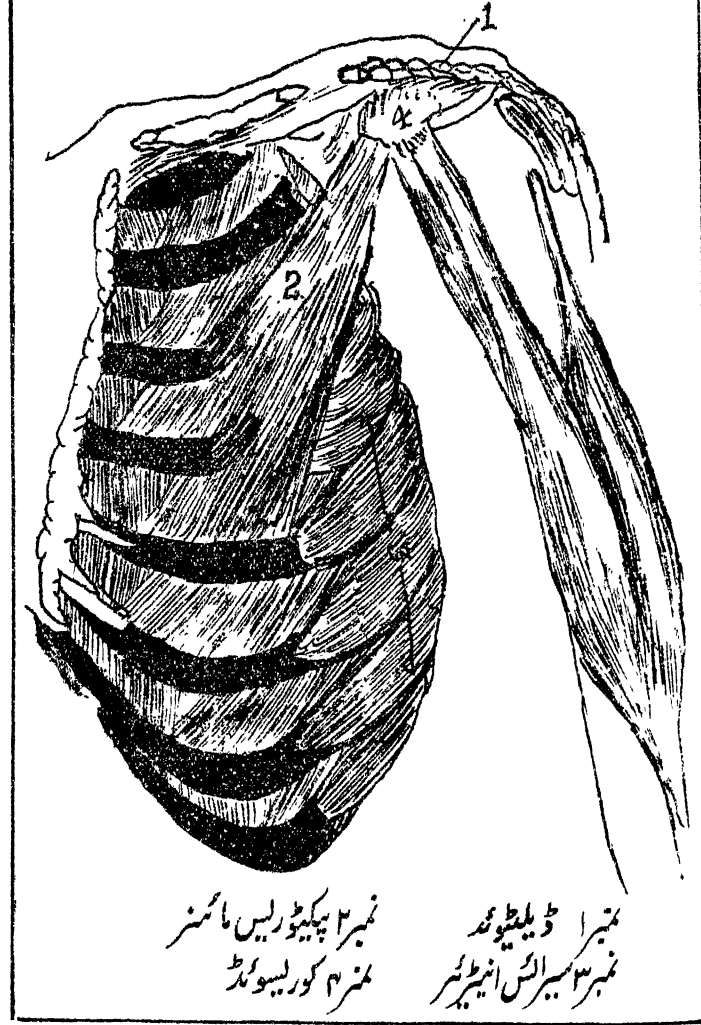
سویم ڈیلٹائڈ (Deltoid) نامی پٹھے میں انجیکشن کرتے ہیں
یہہ کندھے کا پٹھا ہے جو تصویر نمبر ۳ میں دکھلایا گیا ہے۔ اس پٹھے میں انجیکشن
خاص طور پر اُسوقت کرتے ہیں جبکہ انجیکشن عورتوں کے کرنا منظور ہوتا ہے۔
اس کا طرز عمل یہہ ہے کہ جہاں انجیکشن کرنا منظور ہوتا ہے اُس مقام کو پیشتر
ہی الکوحال یا ٹنکچر آئوڈین سے صاف کر لیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ایک ہائپوڈرمک
سرنج کو اسٹریلائز کر لیتے ہیں اور اُس کے حصے پھر لگا کر کونائن سولیوشن بھر لیتے
ہیں۔ اس سولیوشن کے بنانے کی ترکیب ہم کونائن انٹراوینس انجیکشن کے
بیان میں بتلا چکے ہیں کہ ۱۰ گرین کونائن ہائڈرو کلورائڈ کو ۱۰ کیوبک سنٹی میٹر اُبلے
ہوئے پانی میں حل کرنے سے تیار ہوتا ہے۔ اب پچکاری میں سوئیں لگا کر سوئیں
کو ٹھیک اُس مقام پر سیدھے رکھ کر اندر تقریباً ۲ یا ۳ انچ داخل کر دیتے ہیں۔ داخل
کرنے کے بعد بذریعہ پسٹن تمام دوا اندر داخل کر دیتے ہیں۔ جسوقت تمام دوا اندر
پہنچ جاتی ہے سوئیں کو پٹھے کے اندر سے باہر نکال لیتے ہیں اور اُس مقام کو تھوڑی
دیر تک بند کرے رہتے ہیں اور بعد ازاں ٹنکچر بنیزوئن یا کلوڈین کا روئی کا پھایا
رکھدیتے ہیں۔
علاوہ کونائن سولیوشن کے بازار میں اُس کے بنے ہوئے ایمپولس بھی فروخت
ہوتے ہیں جن میں ۳ یا ۶ یا ۹ گرین کونائن کی مقدار رہتی ہے۔ اس مقدار کا استعمال
عمر پر منحصر ہے۔ بڑوں کو ۹ گرین اور بچوں کو ۳ گرین دی جاتی ہے۔ ضرورت کے
موافق دن میں ایک دو یا تین بار اس کا انجیکشن کیا جا سکتا ہے۔ عموماً ایک مرتبہ
ایک جانب اور دوسری مرتبہ دوسری جانب انجیکشن کرتے ہیں۔

اس دوا کا خاص طور پر اس طریقہ میں انجکشن اسوقت نہایت فائدہ بخش رہتا ہے جبکہ ہمراہ بخار تلی و جگر بھی بڑھے رہتے ہیں اور خون کی کمی ہونے کے باعث رنگ زرد ہوتا چلا جاتا ہے۔

کونائن ریکٹل انجکشن

Quinine Rectal Injection.

ہم نے صفحہ نمبر ۱۱ پر ریکٹل انجکشن کا بیان بالتفصیل تحریر کیا ہے۔ کونائن کا ریکٹل انجکشن بھی اسی طریقہ سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ لیکن آجکل چند اقسام کے مفید انجکشن رائج ہونے پر اس کا استعمال کم ہوتا چلا رہا ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ اس طریقہ سے کونائن کا انجکشن قطعاً نہیں ہوتا ہے تو بھی غیر مناسب نہ ہوگا۔ لیکن بعض اوقات بچوں کو جن کو ہمراہ ملیریا بخار پیٹ میں اینٹھن بھی ہو تو اس دوا کا ریکٹل انجکشن کرتے ہیں۔

اس کا طرز عمل یہ ہے کہ ۲۰ گرین کونائن ہائڈروکلورائڈ نصف پائنٹ سیلائن سولیوشن میں ملاکر سولیوشن تیار کر لیتے ہیں۔ علاوہ اس کے دوسری قسم کا سولیوشن بھی کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں وہ ۲۰ گرین کونائن۔ ۱۵ اپوڈ ٹنکچر اوپیم و ایک اونس اسٹارچ مڈ سلینز و ۱۶ اونس پانی ملاکر تیار ہوتا ہے۔ سولیوشن تیار کر لینے پر ریکٹل انجکشن کے موافق کرتے ہیں۔ بغرض تفصیل ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۱۔

کونائن ہائپوڈرمک انجیکشن

Quinine Hypodermic Injection.

ہم نے صفحہ نمبر ۳۶ سے ہائپوڈرمک انجیکشن کا بیان شروع کیا ہے اور با تفصیل تحریر کیا ہے کہ کس طریقہ سے اس انجیکشن کو کرتے ہیں نیز کونائن ہائڈروکلورائڈ میں بھی تحریر کیا ہے کہ کن کن امراض کو کس طریقہ سے استعمال ہوتا ہے۔ بغرض تفصیل ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۳۶ اور بیان کونائن ہائڈروکلورائڈ یہاں پر صرف سلسلہ میں ترتیب کی غرض سے تحریر کردیا گیا ہے۔

Saline Injection.

بدن میں نمک کا پانی یعنی سیلائن سولیوشن کو انجیکشن کی مدد سے پہنچانیکو نمک کا انجیکشن دینا کہتے ہیں۔
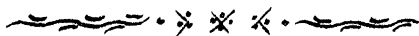
سیلائن سولیوشن

Saline Solution

سیلائن سولیوشن دو قسم کا بنایا جاتا ہے۔ ان کی قسم نمک کی مقدار پر منحصر ہے۔ ہمارے خون میں نمک کا حصّہ ایک خاص مناسبت میں پایا جاتا ہے۔ یہہ دوسری بات ہے کہ کسی انسان کے خون میں یہہ مناسبت بطور نام کچھ زیادہ یا کم ہو۔ اسی نسبت کے موافق پہلا سولیوشن تیار کرتے ہیں۔ یعنی ایک پائنٹ ڈسٹلڈ پانی میں یک ڈرام سوڈیم کلورائڈ Sodium Chloride ملاتے ہیں۔ اس نمک کو جو ہم روزمرّہ کھانے میں استعمال .... کرتے ہیں انگریزی زبان میں سوڈیم کلورائڈ کہتے ہیں۔ اس مناسبت کے تیار شدہ سولیوشن کو نورمل Normal یا آئسوٹونک Isotonic سیلائن سولیوشن کہتے ہیں۔

دوسرے قسم کے سولیوشن میں نمک کی مقدار زائد رہتی ہے اور علاوہ نمک کے چند اشیار اور بھی ملائی جاتی ہیں۔ جن کے اوزان ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ سوڈیم کلورائڈ .... ۲ ڈرام
۲۔ پٹیشیم کلورائڈ .... ۲ گرین
۳۔ کیلشیم کلورائڈ .... ۴ گرین
۴۔ ڈسٹلڈ پانی .... ۱ پائنٹ

ان چیزونکو ملاکر جو سولیوشن تیار ہوتا ہے اسکو ہائپرٹونک Hypertonic

سولیوشن کہتے ہیں۔ بیرّوز وبلکم کمپنی میں کیلشیم کلورائڈ کمپاونڈ ٹیبلیٹ۔
Calcium Chloride Compound Tablet
تیار ہوتی ہیں۔ اگر وہ ۴ ٹیبلیٹ ایک پائنٹ پانی میں حل کر لی جاویں تو ہائپرٹونک سیلائن سولیوشن تیار ہوجاتا ہے۔

استعمال

جب یکایک مرض ہیضہ حملہ کرتا ہے جس میں قے و دست شروع ہوجاتے ہیں تو اسوقت مریض کے بدن میں پانی اور نمک کا جز کم ہوجاتا ہے۔ خون میں پانی کم ہوجانے سے وہ اسقدر رقیق نہیں رہتا ہے بلکہ کسی قدر گاڑھا ہوجاتا ہے۔ گاڑھا ہونے پر اسکا دوران اسی تیزی سے نہیں ہوتا ہے جیسا کہ حسب معمول رہتا ہے۔ اس طریقہ سے دوران میں سستی آنے پر دل کی چال میں بھی فرق پیدا ہوجاتا ہے۔ بہت جلد وہ نوبت آجاتی ہے کہ دل رک رک کر چلنے لگتا ہے اور نبض بھی کمزوری سے چلنے لگتی ہے یا غائب ہوجاتی ہے۔ ایسی خطرناک حالت میں ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے کہ کسی طریقہ سے پانی کی کمی کو دور کرکے نبض اور دل کی چال کو پھر قاعدہ میں لائیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنیکے واسطے سیلائن انجکشن کی مدد لیتے ہیں۔ اس انجکشن کی مدد سے پانی و نمک کی کمی پوری ہوکر دل اور نبض طاقت پاکر بدستور چلنے لگتے ہیں۔ اگر ہیضہ کی شروع حالت ہے تو ہائپرٹونک سولیوشن کا انجکشن کرتے ہیں لیکن آخری حالت میں جبکہ دست اور پیشاب بند ہوجاتے ہیں اسوقت آئسوٹونک سولیوشن کا انجکشن کیا جاتا ہے۔

کبھی کبھی عورتوں کو جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے تو مقدار سے زائد خون نکل جانیکی

وجہ سے یا کسی بڑے آپریشن میں کافی خون بدن سے خارج ہونے پر خون گاڑھا ہو جاتا ہے اس میں پانی کی نسبت کم ہو جاتی ہے جسکا اثر جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے دل اور نبض پر ہوتا ہے۔ ایسی حالتوں میں بھی سیلائن انجکشن مفید ثابت ہوا ہے۔

سیلائن انجکشن کے طرائق

سلائن انجکشن حسب ذیل چار طرائق سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ سبکٹینس یعنی کھال کے نیچے۔ Subcutaneous.

۲۔ ریکٹل یعنی مقعد کے ذریعہ Rectal.

۳۔ انٹرابیڈومنیل یعنی پیٹ میں Intra-Abdominal.

۴۔ انٹراوینس یعنی شریان میں Intra-Venous.

اوپر دئے ہوئے چار طریقوں سے پہلے تین تو آسان ہیں جو معمولی علم اور تجربہ کا ڈاکٹر کامیابی سے کر سکتا ہے لیکن چوتھا طریقہ مشکل اور خطرناک ہے اسواسطے تا وقتیکہ ڈاکٹر کو کافی تجربہ نہ ہو اس کو عمل میں لانیکا ارادہ نہیں کرنا چاہئیے ہو نہ بہت ممکن ہے کہ ناکامیابی حاصل کرکے مریض کو تکلیف رساں ہو۔ علاوہ اسکے انٹراوینس انجکشن کرنے کے واسطے انسانی جسم کی تشریح سے Anatomy واقفیت ضروری ہے جس کے بغیر ہیضہ کی آخری حالت میں Vein. شریان کا پانا ایک اہم معاملہ ہے۔ ایسی حالت میں پہلے تین انجکشن میں سے ہی کسی کو آزمانا چاہئیے جن سے تقریباً وہی نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں جو کہ انٹراوینس انجکشن سے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ سبکٹینس اور ریکٹل ساتھ ساتھ کرنے

سے مریض کو بہت جلد شفا پہونچتی ہے۔

اسکٹینس سلائن انجکشن

سکٹینس سلائن انجکشن کرنے کے واسطے ایک علیحدہ قسم کے اوزار کی ضرورت پڑتی ہے جس کی تصویر ذیل میں دی جاتی ہے اسکو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں ایک کانچ کا پھول یا کیپ ہے جس کو انگریزی زبان میں فنل Funnel کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کا اوپر والا حصّہ چوڑا اور نیچے والا حصّہ تنگ اور لمبا ہے۔ نیچے والے حصّہ میں ایک ربڑ کی نلی لگی رہتی ہے۔ اس نلی کی لمبائی عام طور پر ۸ فیٹ رہتی ہے اس کے دوسرے سرے میں ایک سوئیں لگی رہتی ہے۔
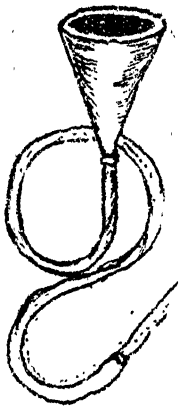
انجکشن کرنے سے پہلے فنل۔ ربڑ اور سوئیں کو ایلکوحال کی مدد سے اسٹریلائز کر لیتے ہیں اور مقدار کے مواقف علیحدہ ایک کانچ یا انیمل کے برتن میں سلائن سولیوشن تیار کر لیتے ہیں۔ سولیوشن اسقدر گرم کر لینا چاہیئے کہ اسکی حرارت ۱۰۴ الغایت ۱۰۸ ڈگری تک ہوجاوے۔ بعد ازاں ۱۰ منٹ تک سوئیں کو ابلتے ہوئے پانی میں رکھتے ہیں اور اسکو صاف کرنے کے بعد ربڑ میں لگا دیتے ہیں۔ اس کے بعد فنل۔ ربڑ اور سوئیں کو سلائن سولیوشن سے خوب بھر لیتے ہیں تاکہ یہ یقین ہوجاوے کہ اب ربڑ کے اندر ہوا باقی نہیں رہی ہے۔ اب سوئیں کو کھال کے

اندر تقریبًا ۱½ انچہ زور کے ساتھ دہسا دیتے ہیں۔ جس مقام پر سوئیں لگائیں یہہ
احتیاط لازم ہے کہ اسکے زیر کوئی دین نہ ہو۔ سوئیں اندر کرتی مرتبہ فنل کو ایسی
حالت میں رکھتے ہیں کہ سوئیں کی سطح سے نیچے ہو تاکہ سولیوشن سوئیں اندر کرنے
سے پیشتر ہی نہ نکلنے لگے۔ جوقت سوئیں اندر چلی جاتی ہے فنل کو اونچا کر لیتے ہیں تاکہ
سولیوشن سب بدن کے اندر سبکٹینیس ٹشو میں چلا جاوے اور وہاں جذب کر لیا جاوے
فنل کو ہمیشہ سولیوشن سے بھرا رکھنا چاہیئے تاکہ ہوا اندر نہ چلی جاوے۔ مقدار کے
موافق سولیوشن اندر چلے جانے کے بعد سوئیں کو زور سے فوراً باہر کھینچ لیتے ہیں اور
اس مقام کو جہاں انجیکشن کیا ہے انگلی سے دبائے رکھتے ہیں۔ بعد کو کلوروڈین
سے بھیگی ہوئی روئی اسپر رکھدیتے ہیں۔ اگر معاملہ خطرناک ہو تو پھر اوپر لکھے ہوئے
طریقہ سے دوسری جگہ انجیکشن کرتے ہیں۔ دوسرا انجیکشن پہلے انجیکشن کے ۳ گھنٹہ
بعد کرتے ہیں اور اسی طریقہ سے جب تک نبض وغیرہ قاعدہ میں نہ آوے برابر تین تین
گھنٹہ کے وقفہ سے انجیکشن کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہاتھ پاؤں میں گرمی آجاوے نبض
قاعدہ سے چلنے لگے اینٹھن وغیرہ بند ہو جاوے تو اسکا انجیکشن بند کر دیتے ہیں۔
اگر سبکٹینس کے ہمراہ ریکٹل سیلائن انجیکشن بھی کیا جاوے تو زیادہ مفید ہے اور
جلد شفا بھی حاصل ہوتی ہے۔ یہہ انجیکشن زیادہ تر دونوں بغل کے چمڑے یا عورتوں
کے دودھی یعنی چھاتیوں میں کیا جاتا ہے۔

ریکٹل سیلائن انجکشن

بعض اوقات خاص طور پر بچوں کے صرف ریکٹل سیلائن انجکشن ہی کرنے ہیں لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ سبکٹینیس سیلائن انجکشن کے ہمراہ ریکٹل سیلائن انجکشن کرنے سے مفید نتائج حاصل ہو جاتے ہیں کہ انٹراوینس سیلائن انجکشن کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ریکٹل انجکشن میں دوا جو مقعد کے راستہ بڑی انتڑیوں کے آخری حصّہ ریکٹم میں پہنچائی جاتی ہے وہ وہاں جلد جذب ہو جاتی ہے اور خون میں پہونچکر اپنا کام جلد پورا کرتی ہے۔ اس انجکشن کیواسطے جو اوزار استعمال کیا جاتا ہے وہ سبکٹینیس انجکشن کے ہی موافق ہوتا ہے لیکن صرف فرق اتنا ہوتا ہے کہ سوئیں کے عیوض ۱۲ نمبر کا ربڑ کیتھیٹر رہتا ہے ذیل میں ہم ایک اور قسم کے اوزار کی تصویر دیتے ہیں جو سبکٹینیس انجکشن کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی اوزار کے برابر ایک کیتھیٹر رکھا ہوا ہے۔ جس وقت ریکٹل انجکشن کے واسطے اس اوزار کو استعمال کرتے ہیں سوئیں کو نکال کر
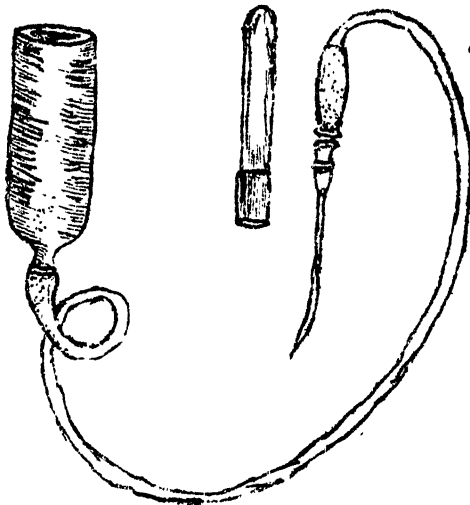
اُس نلی یعنی کیتھیٹر کو لگا دیتے ہیں۔
اس کے واسطے دو پائنٹ ڈسٹلڈ پانی میں تین گولیاں سوڈیم کلورائیڈ جو برووز ویلکم کمپنی سے دستیاب ہو سکتی ہیں حل کر لیتے ہیں۔ یہ سولیوشن انجیکشن کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔
اب مریض کو بائیں کروٹ سے لیٹنے کے واسطے ہدایت دیتے ہیں اور کیتھیٹر میں تھوڑا گلیسرین لگا کر مریض کے مقعد کے اندر کرتے ہیں۔ کیتھیٹر تقریباً ادھ تک کر دیتے ہیں۔
کیتھیٹر اوپر کرتی مرتبہ احتیاط رکھنی چاہیئے کہ وہ کافی اندر چلا جاوے ورنہ انجیکشن کے بعد اس کو نکالتے پر دوا سب باہر نکل آوے گی اور کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اسکے بعد قیف کو ۳ یا ۴ منٹ اونچا کر دیتے ہیں۔ اونچا کرنے سے سولیوشن آہستہ آہستہ مقعد کے ذریعہ بڑی انتڑیوں میں پہونچنے لگتا ہے۔
مریض کی طاقت اور ضرورت کے موافق نصف لغایت یک پائنٹ تک انجیکشن کرنا چاہیئے۔ جب تک مریض کو شفا کلی نہ ہو یعنی پیشاب صاف نہ آنے لگے۔ دل اور نبض کی رفتار قاعدہ میں نہ آوے انجیکشن تین تین گھنٹے کے عرصہ سے لگاتار کرتے رہنا چاہیئے۔

انٹراابیڈومینل سیلائن انجکشن

جس وقت سکٹیس ہر بکٹل سیلائن انجکشن سے تسلی بخش نتائج حاصل نہیں ہوتے ہیں اور انٹراوینس انجکشن دینا منظور نہیں ہوتا ہے یا مریض کمزور ہونیکے باعث وین یعنی شریان کا پتہ نہیں ملتا ہے اسوقت انٹراابیڈومینل سیلائن انجکشن کرتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں کی حالت میں یہہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسمیں دو فوائد ہیں اوّل تو باآسانی تھوڑے عرصہ میں زائد مقدار میں سیلائن سولیوشن بدن کے اندر پہنچایا جا سکتا ہے۔ دویم سیلائن سولیوشن اس مقام کے راہ بدن میں پہونچ کر بڑی سہولیت سے جذب ہوکر خون کے ساتھ ملجاتا ہے۔ اس انجکشن کی مدد سے ۱ منٹ کے اندر ۳ پائنٹ بدن میں پہنچا دیتے ہیں۔

اس انجکشن کے واسطے کسی خاص دوسری قسم کے اوزار کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ پہلے دو انجکشن میں سوئیں یا کیتھیٹر کے عیوض ایک کینولا اور ٹریکر ہوتا ہے یہہ دونوں علیحدہ علیحدہ حصہ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے میں لگائے جا سکتے ہیں۔ یہہ تو معمولی بات ہے جس کو بار بار دہرانا فضول معلوم ہوتا ہے کہ قبل از انجکشن اپنے اوزار وغیرہ کو اُبلتے ہوئے پانی میں ۱۰ منٹ رکھ کر اسٹریلائز کر لینا چاہیئے۔ صاف کرنے کے بعد ۶ ڈرام سوڈیم کلورائڈ ۳ پائنٹ ڈسٹلڈ پانی میں ملاکر انجکشن کے سیلائن سولیوشن تیار کر لیتے ہیں۔

بعد ازاں ناف سے تقریباً ۱½ انچ نیچے تھوڑی جگہ کاربولک ایسڈ (ڈائلیوٹ) سے دھو لیتے ہیں۔ ایسڈ سے دھونیکے بعد وہاں ٹنکچر آیوڈین لگا دیتے ہیں اور

مریض کو کسی لکڑی کے تخت یا چوکی پر اس حالت میں لٹاتے ہیں کہ منہ چھت کی
جانب رہے۔

چوکی کے پیر کی طرف والے پاؤں کو دو اینٹوں کی مدد سے اونچا کرا دیتے
ہیں جس سے مریض کا سر نیچے کی جانب رہے۔ ایسا کرنے سے سیلائن سولیوشن
جلد جذب ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد کینولا کو ٹریکر میں لگا دیتے ہیں اور مقام مقررہ پر ٹریکر کو گھونس
دیتے ہیں۔ اس کے بعد ٹریکر کو کینولا میں سے نکال لیتے ہیں اور کینولا کو ربڑ کی
نلی میں لگا دیتے ہیں اور قیف کو کینولا کی سطح سے اونچا کر لیتے ہیں۔ آہستہ آہستہ
تین پائنٹ سولیوشن تقریباً ۱۰ منٹ میں بدن کے اندر پہنچا دیتے ہیں۔ بعد ازاں
کینولا باہر نکال لیتے ہیں اور اس مقام کو تھوڑے عرصہ تک انگلی سے دبائے
رکھتے ہیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو روئی کا کلوروڈین سے بھیگا ہوا پھاہا
اس پر لگا دیتے ہیں۔

اگر ٹریکر موجود نہیں ہو تو حسب ذیل طریقہ سے معمولی سب کٹینس انجکشن کے اوزار
سے کام نکال سکتے ہیں۔

اس مقام کو جہاں انجکشن کرنا منظور ہے نشتر سے تھوڑا سا چیر لیتے ہیں اور
ادھر ادھر کی کھال کو ہٹا کر اوپر کی طرف کھینچ لیتے ہیں اور کسی دوسرے آدمی کو پکڑا دیتے
ہیں اس کے بعد کینولا کو داہنے ہاتھ میں لے کر آہستہ آہستہ چری ہوئی جگہ پر اندر
دھسا دیتے ہیں اور یکایک پیٹ میں گھونس دیتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ سیلائن
سولیوشن قیف میں گیرتے رہتے ہیں۔ جب وقت ۳ پائنٹ کی مقدار پوری ہو جاتی ہے

کینولا کو باہر نکال لیتے ہیں (بچوں کے واسطے ایک پائنٹ کافی ہے)۔ کینولا نکالنے کے بعد اس کٹی ہوئی کھال کو سیین دیتے ہیں۔ اور اسپر کلوریڈین سے بھیگا ہوا ایک روئی کا پھایا رکھدیتے ہیں۔ اگر پھر دوبارہ انجیکشن کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اُس سِلائی کو کاٹ کر اُسی طریقہ سے انجیکشن کردیتے ہیں۔

انٹراوینس سیلائن انجیکشن

یہہ وہ انجیکشن ہے جس میں دوا خاص وین یعنی بدن کی وہ نالیاں جن میں خراب خون دوران کرتا ہے پہنچائی جاتی ہے۔ اس انجیکشن کے واسطے پہلے ہی اوزار سے کام چل سکتا ہے صرف یہہ زیادہ کرنا ہوتا ہے کہ ایک کینولا Cannula نوزل کے عیوض پر لگانا پڑتا ہے۔ کینولا ایک قسم کی نلی ہوتی ہے۔ اسکا آخری مُنہ وین کے اندر کردیا جاتا ہے اور سیلائن سولیوشن قفل سے گیرا جاتا ہے۔ جیسا کہ تصویر صفحہ نمبر ۱۴۶ سے معلوم ہوتا ہے۔

سب سے پہلے ۵ پائنٹ کے قریب سولیوشن تیار کرلیتے ہیں اور حسب معمول سب اوزاروں کو صاف کرلیتے ہیں۔ بعد ازاں ایک نشتر، قینچی، چمٹی، سوئیں، ریشمی پٹی وغیرہ گرم پانی میں رکھ کر صاف کرلیتے ہیں۔ سولیوشن تیار اور اوزار صاف ہونیکے بعد سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ انجیکشن کس وین میں کیا جاوے۔ اس کام کیواسطے سب سے مناسب وین کُہنی کے سامنے والے حصّہ میں رہتی ہے۔ اُس کو میڈین بیسیلک وین (Median Basilic Vein) کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہہ وین اگلے صفحہ کی تصویر میں دکھلائی گئی ہے۔

Basilic Vein.

Basilic Vein.

کہنی کے تقریباً تین یا دو انچہ اوپر ہاتھ
میں ایک پٹی باندھ دینی چاہیئے۔ اتنے زور
سے نہیں باندھنا چاہیئے کہ خون کا دوران
بند ہوجاوے مگر ہاں وہ وین ضرور چمکنے
لگے۔ اب اُس مقام پر جہاں وین نظر آتی
ہے اُسکے سہارے سہارے ایک انچہ
نشتر لگاتے ہیں۔ جس سے صرف چمڑا
کٹ جاوے۔ اب چمڑے کو اِدھر اُدھر
کرنیکے بعد چمٹی سے وین کو اوپر اُٹھا لیتے
ہیں تاکہ وہ اِدھر اُدھر کی ٹشو سے مکمّل طور
پر علیحدہ ہوجاوے۔ علیحدہ ہونے سے وین
کے نیچے دو ریشمی پٹی جسکو انگریزی زبان
میں سِلک لگیچر
کہتے ہیں لگا دیتے ہیں۔ اُن میں سے ایک
لگیچر کو اوپر کی جانب اور دوسرے کو نیچے
کی جانب کھینچکر رکھتے ہیں۔ نیچے والے
لگیچر کو کس کر باندھتے ہیں۔ اس کے بعد
وین کو چمٹی سے اوپر کھینچکر اسمیں ایک لمبا نشتر
لگاتے ہیں۔ یہہ احتیاط لازم رہتی ہے کہ

چمٹی کو اُسی حالت میں قائم رہنے دیں۔ اس کو ہاتھ سے نیچے نہیں کر دیتے ہیں یا بالکل نہیں ہٹا لیتے ہیں۔ اب کینولا کو وین کے تقریباً ایک انچہ اندر کر دیتے ہیں جیسا کہ ذیل کی شکل سے ظاہر ہوتا ہے۔
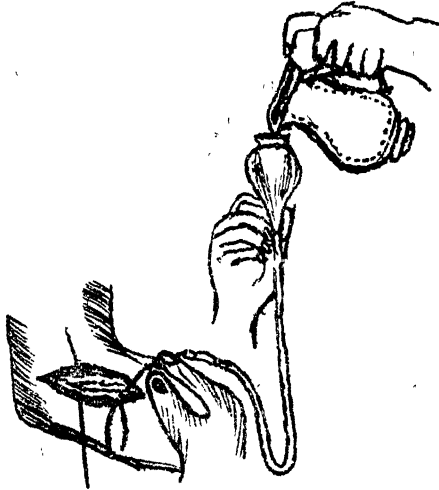
کینولا جس وقت وین کے اندر چلا جاتا ہے اُس وقت سیلائن سولیوشن سے بھرے ہوئے ڈوش کو اوپر کر دیتے ہیں جس سے سولیوشن آہستہ آہستہ وین کے اندر جانے لگتا ہے۔ اب اوپر کے ریشمی لگیچر سے کینولا کو باندھ دیتے ہیں اور وہ پٹی جو کہنی کے ۲ انچہ اوپر باندھی تھی کھول دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے تقریباً ۲ منٹ میں ایک پائنٹ سولیوشن اندر پہنچا دیتے ہیں۔ اس دوران میں وین اور فنل دونوں کو روئی یا بورک گاز Boric Gauze سے ڈھکے رہتے ہیں تاکہ کوئی باہری چیز وین کے اندر نہ چلی جاوے۔ ہر ایک انجکشن میں تقریباً

سے ۴ پائنٹ سولیوشن اندر پہنچاتے ہیں اگر ضرورت پڑتی ہے تو پھر ۳ گھنٹہ کے وقفہ سے اسی طریقہ سے دوسرا انجیکشن دیتے ہیں۔ انجیکشن کے بعد کینولا نکال لیتے ہیں کھال کو سی کر پٹی وغیرہ باندھ دیتے ہیں۔

اکثر سیلائن سولیوشن کے ساتھ ہیضہ کے مریضوں کے واسطے سوڈا بائی کارب بھی ملاکر انجیکشن کرتے ہیں۔ اگر مریض کو دوران انجیکشن سر درد ہو۔ تنفس میں مشکل ہو تو سولیوشن کی طاقت گھٹا لیتے ہیں۔ اگر زائد ہونا جاوے تو بند کر دیتے ہیں۔

اس سب کو مطالعہ کرنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس انجیکشن کا سمجھنا اور اس کو بے خوف کرنا کسقدر مشکل ہے لیکن آج کل کینولا Cannula ایک قسم کا اسقدر تیز تیار ہونے لگا ہے کہ اس کے استعمال سے کھال کو چیر کر وین نکال کر کاٹنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے اس میں صرف کہنی کے اوپر پٹی باندھ کر وین کو غور سے دیکھتے ہیں۔ اور اس تیز۔ نوکیلے کینولا کو زور سے نیچے تک دھسا دیتے ہیں جو سیدھا وین کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر حسب معمول سیلائن سولیوشن پہنچا کر انجیکشن کر دیتے ہیں۔

نوٹ ۔ اس انجیکشن کو بخوبی سمجھنے کے واسطے کسی تجربہ کار ڈاکٹر کو یہ انجیکشن کرتے ہوئے غور سے دیکھنا چاہیئے۔ بعد ازاں انہیں کی نگرانی میں دو چار مرتبہ کرنا چاہیئے اور پھر اسکی خود کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ صرف پڑھ کر اور سمجھ کر اپنے کو اس علم کا ایک قابل اور تجربہ کار ڈاکٹر خیال کرنا صرف اپنے کو دھوکا دینا ہے اور پبلک سے عذاب لوٹنے کا ارادہ کرنا ہے۔

اینٹی وینین سیرم انجکشن

Anti-Venene Serum Injection

سانپ کے زہر کا بہترین انجکشن علاج

جس وقت کسی انسان کو سانپ کاٹھ لیتا ہے جس کی باعث زہریلا مادہ بدن میں سرایت کر جاتا ہے جو بہت جلد تمام جسم میں پھیل کر زندگی کا خریدار بن جاتا ہے اُس وقت اس انجکشن کو استعمال کرتے ہیں جس کو اکثر نہایت تعجب خیز نتائج دکھلاتے ہوئے پایا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس انجکشن کا بیان تحریر کریں یہہ تبلانا نہایت ضروری خیال کرتے ہیں کہ سیرم کیا ہوتا ہے اور کس طریقہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ یہہ ہم نے چند مرتبہ تبلایا ہے کہ چند امراض کے موجد چند اقسام کے جراثیم ہیں جو کسی نہ کسی طریقہ سے انسان کے جسم میں پہونچکر خون میں زہریلی شئے پیدا کر دیتے ہیں جسکو ٹوکسین Toxin کے نام سے پکارتے ہیں۔ جب یہہ شئے کافی تیار ہو جاتی ہے تو مرض نمودار ہو جاتا ہے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس زہریلی شئے کے تیار ہوتے ہی خون میں ایک قسم کی شئے ایسی اور پیدا ہو جاتی ہے جو اُس زہریلے مادہ کو برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس شئے کو اینٹی ٹوکسین Anti Toxin کے نام سے موصوم کرتے ہیں۔ اینٹی انگریزی زبان کا لوظ ہے جس کے معنی خلاف کے ہیں۔ لہذا اینٹی ٹوکسین سے مطلب ٹوکسین کے خلاف سے ہے۔ یہہ اینٹی ٹوکسین جو خون کے پانی یعنی سیرم میں موجود رہتا اینٹی ٹوکسین سیرم کہلاتا ہے۔ چونکہ اس میں ٹوکسین کے برباد کرنے کی خاصیت موجود رہتی ہے اس واسطے

جسم سے مرض رفع کرتے ہیں نہایت کامیاب رہتا ہے۔ جس طریقہ سے ہر مرض کے علیحدہ علیحدہ جرم قدرت میں پائے جاتے ہیں اُسی طریقہ سے ہر ایک جرم کے واسطے علیحدہ علیحدہ انٹی ٹوکسین سیرم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً پلیگ کا اینٹی ٹوکسین پلیگ کے زہریلے مادہ کو برباد کریگا اور نمونیا کا اینٹی ٹوکسین نمونیا کے مادہ کو۔ یہہ ممکن نہیں ہے کہ اینٹی پلیگ نمونیا کو دور کر سکے۔

اسی اصول پر انٹی ونین سیرم تیار کیا گیا ہے جس میں سانپ کے زہر کو برباد کر کے مریض کو شفا پہنچانے کی طاقت موجود ہے۔ اس سیرم کا انجیکشن ایک قسم کی پچکاری سے کیا جاتا ہے جس کو سیرم سرنج یا سیرم پچکاری کہتے ہیں۔ جو اصحاب ہائپوڈرمک سرنج سے واقف ہیں اُن کو اس سرنج کی شکل و صورت نیز استعمال میں کوئی دقت واقع نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ یہہ تقریباً بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جس میں صرف یہہ فرق موجود رہتا ہے کہ یہہ ہائپوڈرمک سرنج سے بڑی ہوتی ہے جس میں ۱ کیوبک سینٹی میٹر سے ۲ کیوبک سینٹی میٹر تک دوا آسکتی ہے۔ علاوہ اس کے اس سرنج کی سوئیں بھی کسی قدر بڑی ہوتی ہے۔

اکثر تجربہ میں دیکھا گیا ہے کہ بعض مریض سیرم انجیکشن کو برداشت نہیں کر سکتے ہیں جس کے باعث ان کو کوئی دوسری بیماری ہو جاتی ہے اس نو تیار بیماری کو اپنے کائی لیکسس Anaphylaxcis کے نام سے پکارتے ہیں یہہ بیماری ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱۔ کسی قسم کے دانہ بدن پر نکل آنا۔ ۲۔ حرارت کا بڑھ جانا۔ ۳۔ پسینا آنا۔
۴۔ پیشاب کے ہمراہ البیومیں یعنی سفیدی آنا۔ ۵۔ بدن کی گلٹیوں کا متورم ہو جانا۔
۶۔ گانٹھوں میں درد کا پیدا ہو جانا۔

لہذا اگر مذکرہ بالا تکلیفات میں سے اس سیرم انجیکشن کے بعد کوئی بیماری پیدا

ہو جاوے تو چنداں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ خود بخود جلد دور ہو جاویگی

اس انجیکشن کا طرز عمل یہ ہے کہ پہلے اُس مقام سے جہاں سانپ نے کاٹا ہے چار یا پانچ انچہ اوپر اور نیچے والے حصے میں ربڑ کی نلی یا کسی رسی سے خوب کس کر باندہ دیتے ہیں تاکہ دوران خون بند ہو جاوے اور زہریلا مادہ جسم کے دیگر حصوں میں پہونچنے سے رک جاوے۔ بعد ازاں ۵ اگرین گولڈ کلورآئڈ Gold Chloride ۔۲ کیوبک سینٹی میٹر اسٹریلائزڈ سیلائن سولیوشن میں ملاکر اُس مقام کے چاروں طرف انجیکٹ کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے چاروں طرف انجیکٹ کرنے کے بعد اُس مقام کو نشتر سے چیر کر اس میں پٹاش پرمینگنیٹ کے روے بھر دیتے ہیں۔ اب اینٹی وینین سیرم کی شیشی سے سیرم پچکاری میں داخل کھینچ لیتے ہیں اور تقریباً ۲۰ کیوبک سینٹی میٹر تک انجیکٹ کر دیتے ہیں

اگر سانپ کا زہریلا اثر نمودار نہ ہوا ہو تو صرف اس سیرم کا سبکٹینس انجیکشن Subcutaneous Injection کرتے ہیں اور تقریباً ۱۰ کیوبک سینٹی میٹر دوا جسم کے اندر پہنچا دیتے ہیں۔ اس انجیکشن کی ترکیب سیلائن انجیکشن کے بیان میں دی گئی ہے ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۳۸

اگر معمولی طریقہ سے زہریلا اثر ظاہر ہوا ہو تو انٹرامسکولر انجیکشن کرنا چاہیئے اور مقدار دوا بیشتر ہی کے برابر یعنی ۱۰ کیوبک سینٹی میٹر پہنچانا چاہیئے۔ اس انجیکشن کی ترکیب تفصیل میں کونائن انجیکشن کے بیان میں دی گئی ہے ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۲۸

اگر زہریلے اثر کا بہت زور معلوم ہو تو فوراً احتیاط کے ساتھ انٹراوینس انجیکشن Intravenous Injection کرنا چاہیئے۔ مقدار دوا وہی ۱۰۰ کیوبک سینٹی میٹر رہتی ہے اس انجیکشن کی ترکیب سیلائن انجیکشن کے بیان میں بالتفصیل دی گئی ہے ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۳۲

باب پنجم

ویکسین ایجکشن کا اصول
نیز
چند مشہور ادویات

ویکسین انجیکشن

Vaccine Injection.

ویکسین انجیکشن کا اصول

یہہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اگر ہم دودھ کو کسی برتن میں رکھکر چھوڑ دیں تو تھوڑے
عرصہ میں اس میں ایک قسم کی کھٹی بُو اٹھنے لگتی ہے اور سٹراؤ شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن
یہہ کس وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سوال کا جواب پیسٹر Pasteur نامی
سائنس داں باشندے ملک فرانس نے ۱۸۵۶ء میں دیا۔ اُن کا قول تھا کہ اس سٹراؤ
کا موجد ایک قسم کا جرم ہے۔ اس جرم کو ہم ہوا میں پاتے ہیں۔ جسوقت یہہ جرم دودھ
میں داخل ہوتا ہے تو اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ ایسے جرام کو ہم خالی آنکھ سے نہیں
دیکھ سکتے ہیں لیکن خوردبین کی مدد سے فوراً پہچان سکتے ہیں۔ یہہ قد میں نہایت
خورد اور تعداد میں نہایت تیز رفتار سے بڑھتے ہیں۔ اگر دودھ کو کسی طریقہ سے اِن
جرائم سے دور رکھا جاوے تو وہ ہمیشہ میٹھا اور تازہ بنا رہے گا۔ آجکل یہہ سب باتیں
معمولی معلوم ہوتی ہیں لیکن خیال کیجئے پیسٹر کے زمانہ کا کہ جس وقت کوئی اس قول کو
اختیار کرنا مناسب خیال نہیں کرتا تھا۔ کسی سائنس داں کا اس خیال پر یقین لانا مشکل
کیا ناممکن معلوم ہوتا تھا لیکن کسی عاقل نے مناسب کہا ہے کہ سچائی کبھی چھپی نہیں
رہتی ہے غرضکہ ایک دن ضرور آتا ہے کہ اُس کی آواز بلند ہوتی ہے۔ غرضکہ
پیسٹر اسی یقین پر ڈٹے ہوئے کام کرتے رہے اور آئندہ چل کر انہوں نے اپنے
تجربہ کے وہ نتائج عام پبلک کو دکھائے کہ اُن کے مخالفین ہار مانکر ان کے اصولوں

کی پابندی کرنی پڑی

اس امر کو بغور سوچتے ہوئے پیسٹر نے خیال کیا کہ بہت ممکن ہے کہ انسانی امراض بھی کسی نہ کسی قسم کے جراثیم سے ہی پیدا ہوتے ہوں۔ بہت عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ پیسٹر کو معلوم ہوا کہ آجکل ملک میں بھیڑوں کی ۔ا فیصدی تعداد اینتھریکس Anthrax نامی بیماری سے ضائع ہو رہی ہے۔

ملک کو اس کثیر تعداد کا نقصان برداشت کرتے ہوئے پیسٹر سے دیکھا نہ گیا اس کو بخوبی معلوم تھا کہ اس بیماری کے جراثیم ۱۸۳۹ء میں اس مرض سے مری ہوئی بھیڑوں کے خون میں خوردبین کی نظر سے دیکھے گئے تھے لیکن اس وقت انکی کچھ ضرورت نہ خیال کرتے ہوئے ان کی موجودگی کی کچھ پرواہ نہ کی گئی تھی۔ علاوہ اس کے ۱۸۶۳ء میں ڈیوین Davin نامی سائنس داں نے ان جراثیم کی شناخت مکمل کی تھی جس کو بیسلیس اینتھریسس کے نام سے پکارنے لگے تھے۔ اس جرم کو ۱۸۷۶ء میں کوش نے ایک سولیوشن میں رکھکر تعداد میں بڑھایا اور ان کو چوہے اور خرگوش کو دیکر دیکھا کہ ان پر اس جرم کا کیا اثر ہوتا ہے لیکن ان سب کوششوں سے بھیڑوں کو موت کے جال سے بچانے کی کنجی کسی کے ہاتھ نہ لگ پائی تھی۔ آخر پیسٹر نے اپنا کام اور تجربہ ۱۸۷۷ء میں شروع کیا اور متواتر ۱۸۸۰ء تک اسی کام میں لگا رہا اور آخرکار ۱۸۸۰ء کے آخیر میں اسکو معلوم ہونے لگا کہ وہ کامیابی کی حد پر پہونچنے ہی والا ہے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ چکن کالرا Chicken Cholera کے جراثیم سے کچھ کام کر رہا تھا۔ اتفاق سے وہ جراثیم چند روز کے رکھے ہوئے تھے

چند روز رکھے رہنے سے پیسٹر کو معلوم ہوا کہ ان کی طاقت ذائل ہو گئی ہے۔ اُس نے ان جراثیم کو ایک مرغی کے بدن میں انجیکشن کر کے پہنچایا لیکن تعجب معلوم ہوا کہ اُن کا کچھ اثر نہیں ہوا لیکن یہہ کوئی زیادہ تعجب نہیں ہے کیونکہ جراثیم کی طاقت ذائل ہو گئی تھی۔ لیکن اصلیت میں تعجب تو یہ تھا کہ دوبارہ جسدم اُن پر تازہ اور طاقت ور جراثیم کا انجیکشن ہوا تو اُس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ پیسٹر اس اتفاقیہ کامیابی کو دیکھ کر اُچھل پڑا اور جوش میں کہنے لگا کہ اب میرے مُلک کی بھیڑیں بچ گئیں۔ لوگ ایسی کامیابی کو اتفاقیہ ضرور کہیں گے۔ لیکن یہہ جوئے کا اتفاق نہیں ہے یہہ وہ اتفاق ہے جو ڈھونڈھنے والے ہی کو ملتا ہے۔ اس نے بلند آواز میں تمام پبلک کو سُنایا کہ اگر کسی جرم کو مری ہوئی حالت میں جانوروں کے اندر انجیکشن کی مدد سے پہنچاویا جاویگا تو اُس جانور پر اُس جرم یعنی اُس مرض کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

اس اصول کو سُنکر کثرت سے نا اتفاقی ظاہر کی جن کو اُس نے یہہ جواب دیا کہ تم ۵۰ بھیڑیں لو۔ ان میں سے ۲۵ کو مرے ہوئے بیسلیس اینتھریسس کا انجیکشن دو اور مابقی ۲۵ ویسی ہی حالت میں رہنے دو۔ اُسکے ۱۵ یوم بعد کل ۵۰ بھیڑوں کو زندہ بیسلیس اینتھریسس کا دو اور انتظار کرو کہ اُسکا کیا اثر ہوتا ہے۔ اگر مرے ہوئے جراثیم سے انجیکٹ کی ہوئی بھیڑیں زندہ رہیں اور مابقی مرجاویں تو میرے اصول کا یقین کرنا۔ اُسکو بسر و چشم قبول کرنا۔ میرے پیرو بننا ورنہ اُسکو گھاس کوڑے کی طرح زیر پا رگڑنا اور پھینکدینا۔

ایسے پر جوش۔ ہمت اور یقین جواب کو سُنکر ایک مرتبہ اسکے دشمن بھی منہ میں اُنگلی دے گئے لیکن بولے۔ ہم کو منظور ہے۔ غرضکہ ۵ مئی ۱۸۸۱ء کو

میلوں کے نزدیک کسان۔ ڈاکٹر۔ مویشیان کے ڈاکٹر جمع ہوئے اور پچاس بھیڑیں
پیسٹر کے سامنے لاکر کھڑی کردی گئیں۔ ایک ہفتہ کے رکھے ہوئے جراثیم کا جن کی
طاقت ذائع ہوگئی تھی ۲۵ بھیڑوں کے انجیکشن کیا گیا اور باقی کو ہاتھ تک نہیں لگایا
ان بھیڑوں کو دو باڑوں میں بند کردیا گیا اور جس وقت تمام لوگ ایک کمرہ میں اکھٹے
ہوئے تو پیسٹر سے دریافت کیا گیا کہ آیا تم کو کچھ کہنا ہے۔ پیسٹر ایک گرم مزاج کا
انسان تھا۔ لیکن نہ معلوم آج قدرت نے اس کو کیا تحفہ عطا کیا تھا کہ خوشی میں غصہ
نزدیک بھی نہیں آرہا تھا۔ وہ بڑی مستقل مزاجی سے کھڑا ہوا اور تفصیل میں بتلایا
کہ وہ کدھر چل رہا ہے اور کیا پھل پاویگا۔ کیا اس کے مخالفین یہ خیال کرسکتے
تھے کہ یہ ایک بڑی زبردست ایجاد کی بنیاد رکھی کرنیکے واسطے پہلا قدم بڑھا چکا
ہے۔ کیا یہ خیال ہوسکتا تھا کہ پیسٹر کا نام ہمیشہ اس دنیا میں اس ایجاد کے ساتھ
یاد کیا جاویگا۔ آخر کار تاریخ مقرر کی گئی کہ ۲۶ یوم کے بعد ۳۱ مئی کو پھر ان ۵۰ بھیڑوں
کو پبلک کے سامنے زندہ پیسلیس انتھریسس کا انجیکشن دیا جاویگا۔

بارہ یوم تک مرے ہوئے جراثیم سے انجیکٹ کی ہوئی بھیڑیں تندرست حالت
میں تھیں۔ بارہویں یوم پیسٹر نے ان کو زندہ جراثیم کا انجیکشن اور دیا۔ اگر ان کو مرے
ہوئے جرم کا انجیکشن نہ دیا گیا ہوتا تو وہ ختم ہوگئی ہوتیں۔ لیکن پیسٹر تو بخوبی جانتا تھا
کہ اس زندہ جراثیم کے انجیکشن سے ان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ ان میں مرض روکنے
کی طاقت اور بھی بڑھ جاویگی۔ بعد ازاں ۱۵ یوم تک متواتر ان کی نگہداشت کی گئی
لیکن ان میں سے ایک بھی بیمار نہ ہوئی۔ اس سے مویشیوں کے ڈاکٹروں میں
ہل چل مچ گئی۔ جس کو دیکھئے وہ پیسٹر کی کارروائی پر بحث کر رہا ہے۔ آخر کار

۳۱ مئی کو پھر سب جمع ہوئے۔ آج اُن تمام بھیڑوں کو زندہ جراثیم کا انجکشن دینا تھا
ان کے مخالفین کہنے لگے کہ پیسٹر جو زندہ جراثیم کا سولیوشن بنا کر لایا ہے اس میں کچھ
چال ضرور ہے۔ اُس نے ہلکا او پر اور تیز نیچے رکھا ہے۔ ہلکے کا ابھی اُن ۲۵ بھیڑوں
کے انجکشن کریگا جن کو مرے ہوئے جراثیم کا پہلے انجکشن کر چکا ہے اور تیز سولیوشن
کا انجکشن مابقی بھیڑوں کے۔ لیکن پیسٹر دھوکا دینے کی نیت سے نہیں آیا تھا۔ وہ
تو سچائی کا پیرو تھا اور چاہتا تھا کہ سچ کا پایہ بلند ہو وہ سولیوشن اسنے اپنے
مخالفین میں سے ایک کو دیدیا اور کہا کہ جس طاقت سے چاہو اُس کو ہلا دو۔ پیسٹر کی
اس سچائی کو دیکھ کر دوست دشمن سب تعریف کرنے لگے۔ لیکن اس پر بھی ان میں
سے ایک صاحب بولے کہ یہ ترکیب عمل میں لاؤ کہ پہلے ایک اس باڑے کی اور
بعد میں ایک اس باڑے کی بھیڑ کو انجکشن دو تاکہ ہلکے اور تیز کا اندیشہ ہی جاتا رہے
آج تو پیسٹر سب باتیں ماننے کو تیار ہے۔ کوئی بھی بحث و حجت نہیں کیا در اصل وہ آج کامیابی حاصل کریگا۔ اس قسم کے خیالات ان لوگوں کے دماغ
میں آنے لگے۔

آخر کار ایک ایک کر کے سب بھیڑوں کو زندہ بسیلس انتھریسس کا انجکشن
دیا گیا اور طے کیا گیا کہ ۲ جون کو پھر اُن کا ملاحظہ ہوگا۔

لوگوں کو کس قدر انتظار کسقدر بیتابی کہ دو دن کاٹنے مشکل ہو گئے لیکن
پیسٹر کو خیال تک نہ آتا تھا۔ اُس لئے تو اصول کو منتشر اسوقت کیا تھا کہ جب وہ
اسکو عمل میں کامیاب دیکھ چکا تھا۔ غرضکہ ۲ جون ۱۸۸۱ء کو پھر سب جمع ہوئے
بھیڑیں پھر دیکھی گئیں۔ خوش قسمتی کہ پیسٹر کی بھیڑیں بالکل تندرست اُن کا

بال بانکا بھی نہ ہوا۔ بالقی ۲۵ بھیڑوں میں سے ۲۲ کی لاشیں پڑی ہوئی تھی۔ ۲ لب دم تھیں اور ایک بیمار ہو چکی تھی۔ مخالفین کے دانت کھٹے ہو گئے اور یک زبان ہوئے کہ پیسٹر تم ٹھیک ہو۔ اب کیا تھا تالیوں کے نعرے بلند ہو گئے۔ آج پیسٹر کو زمانہ سے عزت ملی ہے۔

پس اُسی دن سے اس علاج کی بنیاد پڑی ہے کہ اگر کسی مرض کے جراثیم مری ہوئی حالت میں انسان کے جسم میں بذریعہ انجیکشن پہنچا دئے جاوینگے تو اُس انسان پر پھر اُس مرض کے جراثیم کا اثر نہ ہوگا۔ بلکہ اُس کے حملہ سے متواتر جسم میں مرض کی مخالفت کرنے کی طاقت بڑھتی ہی چلی جاویگی۔ اس اصول پر جو علاج قائم ہوا ہے اُس کو ویکسین علاج یا ویکسی نیشن Vaccination کہتے ہیں۔

اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ علاج مرض روکنے کے واسطے یعنی Prophylactic ہے لیکن پیسٹر نے اُسی سال یعنی سنہ ۱۸۸۰ء سے پاگل کتے کے کاٹے اور اسکے کاٹے ہوئے جانور کا علاج اسی اصول پر شروع کر دیا جس میں اُس کو کامیابی ہوئی اور اس سے اس میں ثابت کیا کہ یہہ علاج صرف مرض کو روک ہی نہیں سکتا ہے بلکہ مرض کو رفع بھی کر سکتا ہے یعنی Curative بھی ہے۔

ویکسین انجکشن کی ادویات

متذکرہ بالا اصول کو پڑھکر یہہ علم ہوتا ہے کہ چند امراض کی رکاوٹ نیز اُن سے بریت حاصل کرنے کی غرض سے اُن امراض کے جراثیم جن کی طاقت ذائع ہو گئی ہو انجیکٹ کرنا چاہیئے۔ اُس سے صاف یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی مرض کے جراثم کسی طریقہ سے مریض کے خون سے علیحدہ کر لینا چاہیئے اور اُن کو کسی مناسب سولیوشن میں رکھکر تعداد میں بڑھانا چاہیئے اور بعد ازاں ان کو ایک ہفتہ یا زائد عرصہ تک بالکل علیحدہ رکھنا چاہیئے تاکہ اُن کی پرورش کا سامان نہ ملنے کے باعث اُن کی زندگی ختم ہو جاوے اب یہہ مرے ہوئے جراثم اُس مرض کی رکاوٹ نیز دور کرنے کی دوا کا کام دینگے یہی ویکسین انجکشن کی دوا ہے۔ اِن ادویات کا تیار کرنا نیز اُن سب طرائق کا علم جن کی مدد سے جراثیم کو خون سے علیحدہ کرتے ہیں اور پھر علیحدہ کر کے تعداد میں بڑھاتے ہیں اس مضمون کی بڑی بڑی کتابوں کی مدد سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہم تو اس موقع پر صرف یہہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اس انجکشن کی ادویات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ اولین اسٹوک ویکسین Stock Vaccine کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ یہہ مختلف قسم کے جراثیم کو تعداد میں بڑھا کر تیار ہوتی ہے جو بازار میں فروخت ہوتی ہے۔ اِسکی علیحدہ تین قسمیں ہیں جو ذیل میں دی ہوئی ہیں:

۱۔ سمپل Simple

۲۔ پولیویلینٹ Polyvalent

۳۔ کمبائنڈ یا مکسڈ Combined.

۱۔ سمپل ویکسین اُس دوا کو کہتے ہیں جو صرف ایک ہی قسم کے جراثیم سے تیار ہوتی ہے مثلاً گنوکوکس ویکسین ۔ Gonococcus Vaccine

۲۔ پولیویلینٹ ویکسین اُس دوا کو کہتے ہیں جو مختلف امراض کے جراثیم شامل کر کے تیار ہوتی ہے لیکن یہہ جراثیم سب ایک ہی برادری کے ہوتے ہیں مثلاً اسٹرپیٹوکوکس ویکسین — Streptococcus Vaccine

۳۔ کمپاؤنڈ یا مکسڈ ویکسین اُس دوا کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ برادری کے جراثیم سے ملکر تیار ہوتی ہے جیسے کمپاؤنڈ گنوریل ویکسین۔

دوسری قسم کی دوا اوٹوویکسین Auto vaccine کے نام سے موصوم ہے۔ یہہ تیار شدہ فروخت نہیں ہوتی ہے بلکہ فوراً تیار کیجاتی ہے اس واسطے اس دوا کا انجیکشن صرف انہیں مقامات پر ممکن ہے جہاں ان دوبات کی تیاری کا کام ہوتا ہے۔ یہہ اس طریقہ سے تیار ہوتی ہے کہ جس مریض کے یہہ انجیکشن کیا جاتا ہے اُس کا کچھ خون لیکر اُس میں سے اُس مرض کے جراثیم علیحدہ کر لئے جاتے ہیں اور اُن کی تعداد بڑھاکر فوراً اُسکا سولیوشن تیار کر لیا جاتا ہے یہہ سولیوشن پھر اُسی مریض کے انجیکٹ کر دیا جاتا ہے۔ یہہ ممکن نہیں کہ وہ کسی دوسرے مریض کے اُسی مرض کیواسطے استعمال کر لیا جاوے۔ تجربہ میں یہہ ثابت ہوا ہے کہ اوٹو ویکسین بمقابلہ اسٹوک ویکسین کے زیادہ کارگر رہتا ہے اس لئے جس مقامات پر اسکی تیاری کے انتظامات موجود ہوں وہاں پر اس قسم کے ویکسین کو ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

ویکسین انجکشن کی چند مشہور ادویات

اس انجکشن کی ادویات بھی آج کل روز مرّہ بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں لیکن ہم اس موقع پر صرف چند مشہور ادویات کا بیان تحریر کریں گے جن کے نام ذیل میں درج ہیں :-

۱- اسٹیفیلوکوکس ویکسین۔ Staphylococcus Vaccine

۲- انفلوئنزا ویکسین۔ Influenza Vaccine.

۳- اسٹریپٹوکوکس ویکسین پولیویلینٹ۔ Streptococcus.

۴- پلیگ ویکسین۔ Plague Vaccine.

۵- نمونیا ویکسین کمپائونڈ۔ Pneumonia Vaccine

۶- گونوکوکس ویکسین۔ Gonococcus Vaccine.

۷- گنوریل ویکسین۔ Gonorrhoeaal Vaccine

اسٹیفیلوکوکس ویکسین کمپاؤنڈ

Staphylococcus Vaccine Combined.

جب کوئی پھوڑا نکل آتا ہے یا کربنکل (Carbuncle) قسم کا پھوڑا بن جاتا ہے جو نہایت سرخ اور متورم ہوتا ہے یا کمرو پیڑو کے پٹھوں پر پھوڑا ہوجاتا ہے یا اسٹیفیلوکوسائی کا زہریلا مادّہ موجود رہتا ہے۔ اسوقت اس ویکسین کا انجکشن دیتے ہیں۔ شروع میں ۱/۱۰ کیوبک سینٹی میٹر کا سبکٹیس انجکشن کرتے ہیں اور بعد ازاں ۳ سے ۵ یوم تک کے وقفہ پر انجکشن دیتے رہتے ہیں اور ہر مرتبہ ۱/۱۰ کیوبک سینٹی میٹر مقدار بڑھا دیتے ہیں تاوقتیکہ شفا حاصل نہ ہو۔ مقدار دوا ایک کیوبک سینٹی میٹر ہو پہنچے پر زائد کرنیکی ضرورت کبھی نہیں پڑتی ہے حالانکہ بعض اوقات اس بھی زائد استعمال کرتے ہیں۔

انفلیونزا ویکسین۔ کمبائنڈ

Influenza Vaccine Combined

یہہ ویکسین انجکشن خاص طور پر اُسوقت استعمال ہوتا ہے جب مرض انفلیونزا اپنا سکہ جما لیتا ہے۔ یہہ ایک قسم کا بخار ہوتا ہے جس میں آنکھ و ناک سے پانی بہنے لگتا ہے۔ سینہ بلغم ست بھرا رہتا ہے اور جکڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کھانسی ہوتی ہے۔ بھوک بالکل غائب ہو جاتا ہے۔ ہر وقت نمونیا کا خطرہ رہتا ہے یہہ نہایت خطرناک بخار ہے جس میں مریض بہت جلد نڈھال اور پست ہمت ہو جاتا ہے۔ شروع میں صرف تھوڑا انجکشن کرتے ہیں اور بعد ازاں مقدار بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

اسٹریپٹوکوکس ویکسین پولیویلینٹ

Streptococcus Vaccine (Polyvalent).

جب چہرہ سُرخ نیز متورم ہوجاتا ہے یا جسم پر کوئی پھوڑا ہوجاتا ہے تب اس دوا کا انجیکشن نہایت فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ پہلے انجیکشن میں $\frac{1}{15}$ کیوبک سینٹی میٹر دوا استعمال کرتے ہیں بعد ازاں ہر انجیکشن پر دوا بڑھاتے جاتے ہیں۔

پلیگ ویکسین

Plague Vaccine.

اس ویکسین کا ٹیکا دینے سے تقریباً ۲ سال تک پلیگ کے جرایم اپنے حملہ میں کامیاب ہو کر اس کو مرض کا شکار نہیں بنا سکتے ہیں اور اگر بالاتفاق پلیگ ہو بھی جاوے تو کچھ خطرناک صورت اختیار نہیں کرتا ہے۔ جوان آدمی کیواسطے ۴ کیوبک سینٹی میٹر دوا استعمال ہوتی ہے۔

نمونیا ویکسین کمپاؤنڈ

Pneumonia Vaccine Compound.

یہہ ویکسین نمونیا کے تقریباً ہر ایک حالتوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ تجربہ سے یہہ بھی ثابت ہوا ہے کہ بہترین نتائج زیادہ مقدار میں یعنی نصف کیوبک سینٹی میٹر سے یک کیوبک سینٹی میٹر تک استعمال کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہر دو انجکشن کے درمیان تقریباً ۳ یوم کا وقفہ دیا جاتا ہے۔

گونوکوکس ویکسین
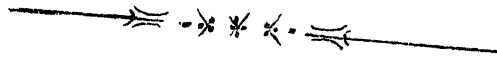
Gonococcus Vaccine.

اس دوا کا انجیکشن خاص طور پر اُسوقت مُفید ثابت ہوا ہے جب جسم میں ایک مزید عرصہ سے سوزاکی مادہ ہونے کے باعث مرض گٹھیا پیدا ہو جاتا ہے یا پیشاب کی نالی متوّرم ہو جاتی ہے یا مثانہ کا پروسٹیٹ (Prostate) غدود سوج جاتا ہے۔ یا کسی فوطہ پر ورم ہو جاتا ہے۔ ان سب حالتوں میں یہہ سود مند ثابت ہوا ہے لیکن مزمن یعنی پُرانے سوزاک کو یہہ زیادہ مفید نہیں ہے جس کی خاص وجہ یہہ ہے کہ سوزاکی مادہ کے علاوہ جسم میں اسٹیفلو کوکسائی جراثیم بھی موجود رہتے ہیں اس وجہ سے مزمن سوزاک میں گنوریل انجیکشن استعمال کرتے ہیں جو ذیل میں درج ہے۔

گونوکوکس انجیکشن میں شروع میں ۲۰۰ لغایت ۴۰۰ لاکھ جراثیم کا انجیکشن کرتے ہیں اور بعد ازاں خوراک بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور ۳ لغایت ۵ یوم کے وقفہ سے دوسرا انجیکشن کرتے ہیں۔

گنوریل ویکسین

Gonorrhoeaal Vaccine.

اس دوا میں ہمراہ گونوکوکس نیز اسٹیفی لوکوکس ۱۵ اور ۲ کی مناسبت میں ملے رہتے ہیں۔ یہ انجکشن مزمن سوزاک میں استعمال ہوتا ہے جہاں یہ نہایت سودمند ثابت ہوا ہے۔ شروع میں ۱/۵ کیوبک سینٹی میٹر کا سبکٹینیس انجکشن کرتے ہیں۔ انجکشن ۳ لغایت ۵ یوم کے وقفہ سے کئے جاتے ہیں۔ مقدار دوا ہر ایک انجکشن کے بعد ۱/۱۰ یا ۱/۵ کیوبک سینٹی میٹر بڑھا دیتے ہیں تاوقتیکہ فائدہ کی صورت ظاہر نہ ہونے لگے۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایک کیوبک سینٹی میٹر سے مقدار بڑھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

تمام شد

چند مشہور کتابیں تصنیف شدہ

ڈاکٹر رگھبیر سہائے بھارگو - ایم - ڈی - ہومیو

مخزن بائوکیمک ٹریٹمنٹ باتھ ویری سیکنڈ اڈیشن - تعداد صفحہ ۲۳۶ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
یہہ کتاب ایسی خوبی سے لکھی ہے کہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی - یہہ کتاب ڈاکٹر شولر صاحب [illegible]
کی ایجاد کے کرشمہ بارہ ادویات پر تحریر کی ہوئی ہے - ایڈیشن ہذا میں خواص الادویہ معہ نقشہ اب علاج معہ
تصویر اعضائے تحریر ہے اگر ادویات پر سے لیبل پھٹ جاوے تو اس دوا کی شناخت - نجوم کے لحاظ
سے علاج - مرکب ادویات کا استعمال - زچہ و بچہ کا علاج تحریر ہے۔

ویریو رکشا اور بداعمالیوں کا علاج قیمت ۶ اس رسالہ میں انسان کو اپنی منی کا استعمال - بدن میں
اس کی مقدار - تحریر کیا ہے غرضکہ ہر بچہ کے ہاتھوں میں دینے کے لائق ہے۔

ہومیو پیتھک لیڈی ڈاکٹر سیکنڈ اڈیشن قیمت ۶ اس رسالہ میں نگہداشت حمل و وضع حمل کے قاعدہ و دیگر
کی ادویات جن سے بچہ آسانی سے ہو جائے خواہ وہ کبھی ہو گیا ہو بذریعہ ادویات علاج کرنا تحریر کیا ہے۔

رہنمائے اسٹیتھسکوپ - تھرڈ ایڈیشن قیمت ۶ اس رسالہ کے مطالعہ سے بذریعہ آلہ اسٹیتھسکوپ
سینہ و پھیپھڑوں کی آوازوں کا حال - مرض نمونیا - پلوریسی - دق و دل کی کمزوریوں کے امراض کی
تشخیص دی ہے۔

کیتھیٹر کا گائیڈ قیمت ۳ بذریعہ کیتھیٹر پیشاب اتارنے کا طریقہ تحریر ہے۔
اینیما گائیڈ قیمت ۳ بذریعہ انیما پاخانہ اتارنے کا طریقہ تحریر ہے۔
تھرمامیٹر ماسٹر قیمت ۳ رسالہ از تھرمامیٹر کا استعمال دیا ہوا ہے۔
کپنگ گلاس منوئیل قیمت ۳ بذریعہ کپنگ گلاس پیٹ کے درد تیز قولنجی و گردہ کے درد کا
علاج تحریر ہے۔

منیجر - آر - ایس - بھارگو فارمیسی - انوپ شہر

بلند شہر